نماز 6
واجب نمازیں 7
یومیہ نمازیں 8
نماز صبح کا وقت 9
نماز ظہر و عصر کا وقت 10
نماز مغرب و عشاء کا وقت 11
احکام اوقات نماز 12
نمازوں کی ترتیب 13
مستحب نمازیں 14
قبلہ 15
نماز میں بدن کا ڈھانپنا 16
نمازپڑھنے والے کے لباس کی شرائط 17
پہلی شرط : پاک ہو 18
وہ مقامات جہاں نماز پڑھنے والے کابدن یا لباس پاک ہونا ضروری نہیں 19
دوسری شرط: مباح ہو 21
تیسری شرط: مردار کے اجزاء سے نہ بنا ہو 22
چوتھی شرط: حرام گوشت حیوان کے اجزاء سے نہ بنا ہو 23
پانچویں شرط: مرد کا لباس سونے کا نہ ہو 24
چھٹی شرط: مرد کا لباس خالص ریشم کا نہ ہو 25
نماز پڑھنے والے کے لباس کے مستحبات اور مکروہات 26
نماز پڑھنے والے کی جگہ کی شرائط 27
1. مباح ہو 28
2۔ متحرک نہ ہو 29
3۔ ایسی جگہ نہ ہو جہاں ٹہرنا حرام ہے 30
4۔ پیغمبراکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور امام علیہ السلام کی قبر سےآگے کھڑے نہ ہو۔ 31
5۔ سجدے کی جگہ پاک ہو 32
6۔ مرد اور عورت کے درمیان فاصلہ ہو 33
7۔ ہموار ہو 34
احکام مسجد 35
اذان و اقامہ 36
واجبات نماز 37
1۔ نیت 38
2۔ قیام 39
3۔ تکبیرۃ الاحرام 40
4۔ قرائت 41
5۔ رکوع 44
6۔ سجدے 46
وہ چیزیں جن پر سجدہ کرنا صحیح ہے 48
قرآن کے واجب سجدے 50

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

7۔ تشہد 51
8. سلام 52
9۔ ترتیب 53
10۔ موالات 54
قنوت 55
تعقیبات نماز 56
نماز کا ترجمہ 57
مبطلات نماز (وہ چیزیں جو نماز کو باطل کرتی ہیں) 59
شکیّات نماز 61
1۔ خود نماز میں شک 62
2۔ نمازکے اجزاء میں شک 63
3۔ نماز کی رکعتوں میں شک 64
1۔ وہ شک جو نماز کو باطل کردیتے ہیں 65
2۔ صحیح شکوک 66
نماز احتیاط 67
وہ شکوک جن کی پروا نہیں کرنی چاہئے 68
1۔ اس چیز کے بارے میں شک کہ جس کا موقع گزر گیا ہو 69
2. سلام کے بعد شک 70
3۔ نماز کا وقت گزرنے کے بعد شک 71
4۔ امام اور ماموم کا شک 72
5۔ کثیر الشک کا شک 73
6۔ مستحب نمازوں میں شک 74
سجدہ سہو 75
سہواً کلام کرنا 76
بے محل سلام کہنا 77
فراموش شدہ سجدہ اور تشہد 78
سجدہ سہو کا طریقہ 79
سجدہ سہو کے احکام 80
بھولے ہوئے سجدے اور تشہد کی قضا 81
مسافر کی نماز 82
پہلی شرط: مسافت شرعی 83
شرعی مسافت ثابت ہونے کے طریقے 85
دوسری شرط: مسافت شرعی تک جانے کا قصد ہو 86
سفر میں کسی کے تابع ہونے کے احکام 87
تیسری شرط: شرعی مسافت کا قصد برقرار رہے 88
چوتھی شرط: وطن یا ایسی جگہ سے نہ گزرے جہاں دس دن قیام کا ارادہ ہو۔ 89
پانچویں شرط: سفر جائز ہو 90
سفر کا جاری رکھنا جائز ہو 91
گناہ والے سفر سے واپسی 92

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

شکار کے لئے سفر 93
چھٹی شرط: ٹھہرنے کی جگہ ہو 94
ساتویں شرط: سفر اس کا پیشہ نہ ہو 95
آٹھویں شرط: حد ترخص تک پہنچے 97
وہ صورتیں جن میں سفر منقطع ہوجاتا ہے 99
1۔ وطن سے گزرنا 100
اصلی وطن 101
اختیاری وطن 102
موجودہ طور پر متعدد وطن 103
وطن میں دوسرے کا تابع ہونا 104
وطن کو ترک کرنا (اعراض) 105
2۔ دس دن قیام کا قصد کرنا 106
دس دن قیام کے قصد سے پھرجانا 108
محل اقامت سے خارج ہونا 109
3۔ قیام کے قصد کے بغیر ایک مہینہ رہنا 110
سفر کےدوران نافلہ نمازوں کے احکام 111
جہاں وظیفہ نماز کو قصر کرکے پڑھنا ہے وہاں پوری نماز پڑھنا 112
پوری نماز پڑھنے کے مقام پر نماز کو قصر کرکے پڑھنے کا حکم 113
متفرق مسائل 114
قضا نماز 115
نماز کے لئے اجیر بنانا 116
والدین کی قضا نماز 117
نماز آیات 118
نماز آیات کا وقت 119
نماز آیات پڑھنے کا طریقہ 120
نماز آیات میں شک 121
نماز عید فطر و عید قربان 122
نماز جماعت 123
نماز جماعت کا مستحب ہونا 124
نماز جماعت جائز ہونے کی صورتیں 125
وہ صورتیں جن میں نماز جماعت جائز نہیں 126
امام جماعت کی شرائط 127
نماز جماعت کی شرائط 128
اقتدا کے دوران ماموم کے فرائض 129
مختلف رکعات کے دوران اقتدا کی صورت میں ماموم کے فرائض 131
پہلی رکعت میں اقتدا کرنا 131
رکوع میں اقتدا کرنا 132
دوسری رکعت میں اقتدا کرنا 133
تیسری یا چوتھی رکعت میں اقتدا کرنا 134

نماز جماعت سے فرادی کی طرف پھرجانا 135
نماز جماعت کے مستحبات و مکروہات 136
نماز جمعہ 137
نماز جمعہ کی شرائط 138
امام جمعہ کی شرائط 139
نماز جمعہ کا وقت 140
نماز جمعہ کی کیفیت 141
امام جمعہ کے فرائض 142
نماز جمعہ پڑھنے والوں کے فرائض 143
نماز جمعہ کے متفرق مسائل 144
روزہ 145
روزہ واجب ہونے اور صحیح ہونے کی شرائط 146
واجبات روزہ 147
1۔ نیت 148
ماہ رمضان کے روزے کی نیت 149
رمضان کے علاوہ کسی دوسرے روزے کی نیت کرنا 150
نیت پر باقی رہنا 151
2۔ مبطلات روزہ سے پرہیز کرنا 152
1۔ کھانا اور پینا 153
2۔ جماع کرنا 154
3۔ استمناء (اپنے ہاتھوں سے منی خارج کرنا) 155
4۔ اذان صبح تک جنابت، حیض اور نفاس کی حالت میں باقی رہنا 156
5۔ حقنہ لینا 157
6۔ قے کرنا 158
7۔ خدا، پیغمبروں اور معصومین (علیہم السلام) سے جھوٹی بات منسوب کرنا 159
8۔ غلیظ غبار حلق تک پہنچانا 160
9۔ سر کو پانی میں ڈبونا 161
مبطلات روزہ کے بعض احکام 162
وہ چیزیں جو روزے دار کے لئے مکروہ ہیں 163
وہ صورتیں جن میں قضا اور کفارہ عمدی دونوںواجب ہیں 164
عمدا افطار کرنے کا کفارہ 165
وہ صورتیں جن میں روزے کی صرف قضا واجب ہے 166
قضا روزے کے احکام 167
روزے کی قضا میں تاخیر کا کفارہ 169
والدین کے قضا روزوں کے احکام 170
مسافر کے روزے کے احکام 171
اس مسافر کا حکم جس نے اپنے فریضے کے برعکس روزہ رکھا ہو 172
وہ لوگ جن پر روزہ واجب نہیں ہے 173
پہلی تاریخ ثابت ہونے کے طریقے 174

روزے کی قسمیں 175
خاتمہ: روزے اور ماہ رمضان مبارک کے آداب 177
اعتکاف 178
اعتکاف کی شرائط 179
1۔ عقل 180
2۔ نیت 181
3۔ روزہ 182
4۔ ایک ہی مسجد میں رہنا 183
5۔ کم از کم تین دن مسلسل ہونا 184
6۔ مسجد میں مستقل حاضر رہنا 185
7۔ اعتکاف کے لئے اجازت ہونا 186
اعتکاف کا کفارہ، قضا اور اعتکاف کے دوران حرام چیزیں 187

نماز

نماز اہم ترین عبادت ہے جو صحیح اور توجہ سے پڑھی جائے تو انسان کی روح کو پاکیزہ اور دل کونورانی کرتی ہے۔ اسی طرح انسان کو نا پسندیدہ صفات سے دور رہنے پر قادر بناتی ہے۔ نماز انسان اور معاشرے کو تدریجا ہر قسم کی آلودگی سے پاک کرسکتی ہے۔ نماز کو اول وقت میں اور حضور قلب کے ساتھ ریا کے بغیر پڑھنا چاہئے۔نماز پڑھنے والے کو نماز کے ہر کلمے کی ادائیگی کے دوران توجہ رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالی سے ہم کلام ہورہا ہے اور اس کو معلوم ہونا چاہئے کہ کیا کہہ رہا ہے۔

واجب نمازیں

مسئلہ1۔ واجب نمازیں درج ذیل ہیں ؛

1۔ یومیہ نمازیں

2۔ نماز طواف جو خانہ کعبہ کے واجب طواف کے بعد ادا کی جاتی ہے۔

3۔ نماز آیات جو سورج گرہن، چاند گرہن، زلزلہ وغیرہ کے وقت ادا کی جاتی ہے۔

4۔ نماز میت جو دنیا سے رخصت ہونے والے مسلمان کے جنازے پر پڑھی جاتی ہے۔

5۔ باپ کی قضا نماز اور احتیاط واجب کی بناپر ماں کی قضا نماز جو بڑے بیٹے پر واجب ہے۔

6۔ وہ نماز جو عہد، نذر، قسم یا اجارہ کی وجہ سے واجب ہوتی ہے۔[1]

---

[1] درحقیقت (ان مواقع پر) مستحب نماز واجب میں نہیں بدلتی بلکہ نذر، عہد، قسم اور اجارہ پر عمل کرنا واجب ہوتا ہے۔

یومیہ نمازیں

مسئلہ 2۔ یومیہ نمازیں شریعت اسلام کے انتہائی اہم واجبات میں سے بلکہ دین کا ستون ہیں اور ا نہیں کسی بھی حالت میں ترک نہیں کرنا چاہئے۔

مسئلہ 3۔ یومیہ واجب نمازیں 17 رکعت ہیں جوکہ درج ذیل ہیں ؛

نماز صبح (دو رکعت)

نماز ظہر (چار رکعت)

نماز عصر (چار رکعت)

نماز مغرب (تین رکعت)

نماز عشاء (چار رکعت)

نماز صبح کا وقت

مسئلہ 4۔ نماز صبح کا وقت طلوع فجر (صبح صادق) [1] سے طلوع آفتاب تک ہے۔

مسئلہ5۔ طلوع فجر (نماز صبح کا ابتدائی وقت) ثابت ہونے میں چاندنی رات اور دوسری راتوں میں کوئی فرق نہیں ہے اگرچہ بہتر ہے کہ چاندنی راتوں میں صبح کی سفیدی کے رات کی چاندنی پر غالب آنے تک انتظار کیا جائے اور اس کے بعد نماز پڑھی جائے۔

[1] صبح صادق صبح کاذب کے مقابلے میں ہے۔ صبح کاذب اس سفیدی کو کہتے ہیں جو صبح صادق سے پہلے آسمان میں نمودار ہوتی ہے اور افق پر پھیلنے کے بجائے عمودی شکل میں اوپر کی طرف اٹھتی ہے۔ صبح صادق اس وقت ہوتی ہے جب سفیدی افق کی سطح کے ساتھ متصل اور کم روشنی کے ساتھ افق پر پھیل جائےاور وقت گزرنے کے ساتھ اس کی روشنی میں اضافہ ہوجائے۔ چونکہ صبح صادق باریک ہوتی ہے لہذا اس کو مشاہدہ کرنے کے لئے مشرق کا افق پوری طرح کھلا اور مکمل تاریک ہونا چاہئے جو شہروں کے اندر نہایت مشکل ہے۔ چونکہ طلوع فجر کو واضح اور دقیق تشخیص دینا سخت ہے لہذا احتیاط کی رعایت کرتے ہوئے اذان شروع ہونے کے دس منٹ بعد صبح کی نماز ادا کی جائے۔

نماز ظہر و عصر کا وقت

مسئلہ6۔ نماز ظہر کا وقت ظہر کی ابتدا (زوال آفتاب) [1] سے اس وقت تک ہے جب غروب آفتاب سے پہلے فقط نماز عصر پڑھنے کا وقت باقی ہو۔

مسئلہ7۔ نماز عصر کا وقت نماز ظہر کا مخصوص وقت گزرنے کے بعد سے غروب آفتاب تک ہے۔

مسئلہ8۔ نماز ظہر اور عصر میں سے ہر ایک کے لئے مخصوص اور مشترک وقت ہے۔ نماز ظہر کا مخصوص وقت ابتدائے ظہر سے لے کر اتنا وقت گزرنے تک ہے کہ جس میں نماز ظہر پڑھ سکیں اور نماز عصر کا مخصوص وقت غروب آفتاب سے پہلے اتنا وقت ہے کہ جس میں فقط نماز عصر پڑھ سکیں۔ ان دونوں کا درمیانی وقت نماز ظہر و عصر کا مشترک وقت ہے۔

مسئلہ9۔ اگر مکلف نماز ظہر کو نماز عصر کے مخصوص وقت تک نہ پڑھے تو نماز ظہر قضا ہوجائے گی اوراسے نماز عصر پڑھنا ہوگی۔

---

[1] طلوع آفتاب کے ساتھ مشرق سے مغرب کی طرف لمبا سایہ نمودار ہوتا ہے جو سورج اوپر چڑھنے کے ساتھ ساتھ چھوٹا ہوتا جاتا ہے۔ جب سورج آسمان کے وسط میں پہنچ جائے اور زمین پر عمودی شکل میں دھوپ پڑے تو سایہ ختم ہوجاتا ہے۔ اگر کسی طرف مائل ہوکر سورج کی روشنی پڑے تو شمال یا جنوب کی طرف تھوڑا سایہ باقی رہتا ہے۔ اگر سایہ پوری طرح ختم ہو جائے تو سورج کے مغرب کی جانب مائل ہونے کے بعد مشرق کی طرف وہ سایہ دوبارہ پیدا ہوتا ہے یا اگر تھوڑا سایہ باقی رہا ہے تو مشرق کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔ یہ نماز ظہر کا وقت ہے۔ اسی طرح طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کا نصف فاصلہ ، ظہر شرعی ہے۔

نماز مغرب و عشاء کا وقت

مسئلہ10۔ نماز مغرب کا وقت آسمان میں (غروب آفتاب کے بعد مشرق کی طرف سے پیدا ہونے والی) سرخی ختم ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے اور اس وقت تک رہتا ہے جب آدھی رات ہونے میں اتنا وقت باقی ہو جس میں فقط نماز عشاء پڑھ سکیں۔

مسئلہ11۔ نماز عشاء کا وقت نماز مغرب کا مخصوص وقت گزرنے کے بعد سے آدھی رات تک ہے۔

مسئلہ12۔ (نماز مغرب و عشاء کے لئے) آدھی رات غروب آفتاب اور طلوع صبح صادق کا درمیانی نصف فاصلہ ہے۔

مسئلہ 13۔ نماز مغرب و عشاء کےلئے مخصوص اور مشترک وقت ہے۔ نماز مغرب کا مخصوص وقت مغرب کی ابتدا سے اس وقت تک ہے جس میں تین رکعت نماز پڑھ سکیں۔ نماز عشاء کا مخصوص وقت آدھی رات ہونے سے پہلے اتنا وقت ہو جس میں فقط نماز عشاء پڑھ سکیں۔ ان دونوں کا درمیانی وقت دونوں نمازوں کا مشترک وقت ہے۔

مسئلہ14۔ اگر مکلف نماز عشاء کے مخصوص وقت تک نماز مغرب نہ پڑھے تو اس وقت پہلے نماز عشاء پڑھے اور اس کے بعد نماز مغرب

پڑھے۔

مسئلہ15۔ اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے یا معصیت کرتے ہوئے مغرب اور عشاء کی نماز کو آدھی رات تک نہ پڑھے تو احتیاط واجب کی بنا پر اذان صبح تک ادا یا قضا کی نیت کے بغیر (مافی الذمہ کی نیت سے) بجالائے۔

احکام اوقات نماز

مسئلہ 16۔ مستحب ہے کہ انسان نماز کو اول وقت میں پڑھے۔ اس کے بارے میں اسلامی دستورات میں تاکید کے ساتھ سفارش کی گئی ہے اور اگر اول وقت میں نہ پڑھ سکے تو اول وقت سے جتنا نزدیک پڑھ سکے بہتر ہے مگر یہ کہ تاخیر سے پڑھنا کسی لحاظ سے بہتر ہو مثلا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا چاہے۔

مسئلہ 17۔ یومیہ نمازوں کا وقت معلوم کرنے کے لئے (حتی کہ قطب کے قریبی علاقوں میں بھی) اپنے علاقے کے افق کی رعایت کرے۔

مسئلہ 18۔ نماز پڑھنے کے لئے مکلف کو چاہئے کہ وقت داخل ہونے پر یقین یا اطمینان حاصل کرے یا دو عادل مرد وقت داخل ہونے کی خبر دیں یا وقت شناس اور موثق موذن اذان دے۔

مسئلہ 19۔ اگر نماز کا وقت داخل ہونے کا یقین ہوجائے اور نماز میں مشغول ہوجائے اور نماز کے دوران وقت داخل ہونے کے بارے میں شک کرے تو نماز باطل ہے۔ لیکن اگر نماز کے دوران وقت داخل ہونے پر یقین کرے اور شک کرے جو کچھ نماز میں پڑھا ہے ، وقت کے اندر پڑھا ہے یا نہیں؟ تو نماز صحیح ہے۔

مسئلہ20۔ اگر مکلف کو ذرائع ابلاغ وغیرہ (جہاں سے شرعی اوقات کا اعلان کیا جاتا ہے) کے ذریعے وقت داخل ہونے پر اطمینان ہوجائے تو نماز پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ 21۔ جب موذن اذان دینا شروع کرے اور مکلف کو وقت داخل ہونے پر اطمینان ہوجائے تو اذان ختم ہونے تک انتظار کرنا لازمی نہیں بلکہ چاہے تو نماز پڑھ سکتا ہے۔[1]

مسئلہ22۔ اگر نماز کے وقت قرض خواہ اپنے قرضے کا مطالبہ کرے، اگر انسان ادا کرسکتا ہے تو پہلے قرضہ ادا کرے اور بعد میں نماز پڑھے۔ اسی طرح اگر کوئی اور فوری واجب کام پیش آجائے۔ البتہ اس صورت میں کہ جب نماز کا وقت تنگ ہو تو پہلے نماز بجا لائے۔

مسئلہ23۔ اگر نماز کا وقت اتنا تنگ ہو کہ نماز کے بعض مستحبات کی وجہ سے کچھ حصہ وقت کے بعد پڑھنا پڑے توان مستحبات کو انجام نہیں دینا چاہئے مثلاً قنوت پڑھنے سے نماز کا کچھ حصہ وقت گزرنے کے بعد پڑھنا پڑے تو قنوت کو نہیں پڑھنا چاہئے۔

مسئلہ 24۔ اگر فقط ایک رکعت نماز پڑھنے کا وقت ہو تو نماز کو ادا کی نیت سے پڑھے لیکن جان بوجھ کر نمازمیں اس وقت تک تاخیر نہ کرے۔

مسئلہ 25۔ اگر غروب آفتاب تک پانچ رکعت نماز پڑھنے کا وقت ہو تو نماز ظہر اور عصر دونوں کو پڑھے اور اگر اس سے کم وقت ہوتو ضروری ہے کہ فقط نماز عصر ادا کرے اور نماز ظہر کو قضا پڑھے۔ اگر آدھی رات تک پانچ رکعت پڑھنے کا وقت ہو تو نماز مغرب اور عشاء (دونوں) ادا کرے اور اگر اس سے کم وقت ہوتو فقط عشاء ادا کرے اور اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھے اور احتیاط واجب کی بناپر ادا اور قضا کی نیت کے بجائے مافی الذمہ کی نیت سےبجا لائے۔

مسئلہ 26۔ جو شخص سفر میں ہو اگر غروب آفتاب تک تین رکعت پڑھنے کا وقت ہو تو نماز ظہرا ور عصر (دونوں) ادا کرے اور اگر اس سے کم وقت ہو تو فقط عصر کی نماز ادا کرے اور نماز ظہر کو قضا پڑھے۔ اگر آدھی رات تک چار رکعت نماز پڑھنے کا وقت ہو تو مغرب اور عشاء ادا کرے اور اگر اس سےکم وقت ہو تو پہلے عشاء کی نماز ادا کرے اور اس کے بعد احتیاط واجب کی بناپر مغرب کی نماز کو ادا اور قضا کی نیت کئے بغیر مافی الذمہ کے قصد سے پڑھے۔ چنانچہ نماز عشاء پڑھنے کے بعد معلوم ہوجائے کہ آدھی رات ہونے سے پہلے ایک رکعت یا اس سے زیادہ پڑھنے کا وقت ہے تو فورا ادا کی نیت کے ساتھ نماز مغرب پڑھے۔

---

[1] البتہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے کہ نماز صبح میں احتیاط کی رعایت کرتے ہوئے اذان شروع ہونے کے تقریباً دس منٹ بعد نماز فجر پڑھی جائے۔

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

نمازوں کی ترتیب

مسئلہ 27۔ نماز عصر کو نماز ظہر کے بعد اور نماز عشاء کو نماز مغرب کے بعد پڑھا جائے اور اگر جان بوجھ کر اس ترتیب کے برعکس پڑھی جائے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ28۔ اگر کوئی شخص غلطی سے یا غفلت کی وجہ سے نماز عصر کو نماز ظہر سے پہلے یا نماز عشاء کو نماز مغرب سے پہلے پڑھے اور نماز ختم ہونے کے بعد اس طرف متوجہ ہو تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ 29۔ اگر اس خیال سے کہ نماز ظہر پڑھ چکا ہے، عصر کی نیت سے نماز میں مشغول ہوجائے اور نماز کے دوران یاد آئے کہ نماز ظہر نہیں پڑھی ہے چنانچہ نماز ظہر اور نماز عصر کے مشترک وقت میں ہو تو فوراً نیت کو ظہر کی نماز میں تبدیل کرے اور نماز پوری کرے اور اس کے بعد نماز عصر بجالائے۔ اگر نماز ظہر کے مخصوص وقت میں ہو تو احتیاط واجب کی بناپر نیت کو ظہر کی نماز میں تبدیل کر کے نماز پوری کرے لیکن بعد میں دونوں نمازیں (ظہر و عصر) ترتیب کے ساتھ بجالائے۔

مسئلہ30۔ اگر اس خیال سے کہ نماز مغرب پڑھ چکا ہے، نماز عشاء میں مشغول ہوجائے اور نماز کے دوران غلطی کی طرف متوجہ ہوجائے چنانچہ نماز مغرب و عشاء کے مشترک وقت میں ہو اور چوتھی رکعت کے رکوع میں نہ پہنچا ہو تو نیت کو نماز مغرب میں تبدیل کرے اور نماز پوری کرے اور اس کے بعد نماز عشاء پڑھے۔ تاہم اگر چوتھی رکعت کے رکوع میں جا چکا ہو تو احتیاط کی بناپر نماز پوری کرے اس کے بعد مغرب اور عشاء کی نماز کو ترتیب کے ساتھ بجالائے۔ اسی طرح اگر مغرب کے مخصوص وقت میں ہو اور چوتھی رکعت کے رکوع میں داخل نہ ہوا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نیت کو نماز مغرب میں تبدیل کرکے نماز پوری کرے اور اس کے بعد دونوں نمازوں‌کو ترتیب کے ساتھ بجالائے۔

مسئلہ 31۔ اگر ظہر کی نیت سے نماز میں مشغول ہوجائے اور نماز کے دوران یاد آئے کہ پہلے ہی نماز ظہر پڑھ چکا ہے تو نیت کو نماز عصر میں تبدیل نہیں کرسکتا بلکہ ضروری ہے کہ اس نماز کو توڑے اور عصر کی نماز پڑھے۔ اور یہی حکم ہوگا اگر نماز مغرب پڑھنے میں مشغول ہوجائے اور نماز کے دوران یاد آئے کہ پہلے ہی مغرب پڑھ چکا ہے ۔

مستحب نمازیں

مسئلہ32۔ مستحب (نافلہ) نمازیں بہت زیادہ ہیں۔ نافلہ نمازوں میں سے یومیہ نمازوں کے نوافل مخصوصا نماز شب کی زیادہ تاکید کی گئی ہے۔

مسئلہ33۔ یومیہ نمازوں کی نوافل وہ مستحب نمازیں ہیں جو شب و روز میں پڑھی جاتی ہیں۔ ان نوافل کا پڑھنا بہت اہم ہے اوران کے لئے بہت زیادہ اجر و ثواب بیان کیا گیا ہے۔ ان نوافل میں سے نافلہ شب (نماز تہجد) جو کہ آدھی رات کے بعد پڑھی جاتی ہے،مستحب نمازوں کے مابین خصوصی اور منفرد طور پر اہمیت کی حامل ہے۔یہ نماز بے تحاشا معنوی خصوصیات رکھتی ہے اور بہتر ہے کہ مسلمان نماز شب کی ادائیگی کے سلسلے میں خاص توجہ اور اہتمام سے کام لیں۔

مسئلہ34۔ یومیہ نمازوں کی نافلہ نمازیں درج ذیل ہیں:

1۔ ظہر کے نوافل ، آٹھ رکعت (دو رکعت پر مشتمل چار نمازیں) نماز ظہر سے پہلے ؛

2۔ عصر کے نوافل ، آٹھ رکعت (دو رکعت پر مشتمل چار نمازیں) نماز عصر سے پہلے ؛

3۔ مغرب کے نوافل، چار رکعت (دو رکعت پر مشتمل دو نمازیں) نماز مغرب کے بعد ؛

4۔ عشاء کے نوافل، دو رکعت (بیٹھ کر) نماز عشاء کے بعد[1] ؛

5۔ صبح کے نوافل، دو رکعت نماز صبح سے پہلے ؛

6۔ نافلہ شب، گیارہ رکعت، آدھی رات سے اذان صبح تک (بہتر ہے کہ رات کے آخری تہائی حصے میں پڑھی جائے اور نماز صبح سے جس قدر نزدیک ہو، زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔)

مسئلہ35۔ جمعہ کے دن ظہر اور عصر کے نوافل بیس رکعت ہیں یعنی ظہر اور عصر کے نوافل میں چار رکعت بڑھ جاتی ہیں۔ بہتر ہے کہ تمام بیس رکعت زوال آفتاب سے پہلے پڑھے ، تاہم اگر زوال کے بعد غروب تک بھی بجا لائی جائے تو اشکال نہیں رکھتا۔

مسئلہ36۔ اگر ظہر اور عصر کے نوافل ان کے وقت [2] کے اندر لیکن نماز ظہر اور عصر کی دائیگی کے بعد پڑھے جائیں تو احتیاط واجب کی بناپر ادا اور قضا کی نیت کئے بغیر (مافی الذمہ کے قصد سے) پڑھے جائیں۔

مسئلہ37۔ نماز شب کا طریقہ یہ ہے کہ پہلےنماز شب کی نیت سے صبح کی نماز کی طرح دو دو رکعت پر مشتمل چار نمازیں پڑھے ۔ اس کے بعد نماز شفع کی نیت سے دو رکعت اور اس کے بعد نماز وتر کی نیت سے ایک رکعت پڑھے جس کے قنوت میں دعا کی کتابوں میں ذکر کی گئی ترتیب کے مطابق مومنین کے لئے استغفار ، مومنین کے لئے دعا اور خدا سے حاجات طلب کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ38۔ مسافر یا ایسے جوان افراد جن کے لئے نماز شب پڑھنا سخت ہے یا جو افراد بڑھاپے یا بیماری جیسے عذر رکھتے ہوں نماز شب کو آدھی رات سے پہلے پڑھ سکتے ہیں۔

مسئلہ39۔ نافلہ نمازوں میں سورہ پڑھنا واجب نہیں بلکہ ہر رکعت میں سورہ حمد پڑھنا کافی ہے اگرچہ مستحب ہے کہ سورہ بھی پڑھی جائے۔

مسئلہ 40۔ نماز وتر (کہ جو ایک رکعت پر مشتمل ہے) کےعلاوہ نافلہ نمازوں کی دو رکعت ہیں اور ان کو بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں، اگرچہ کھڑے ہوکر پڑھنا بہتر ہے۔ بیٹھ کر پڑھنے کی صورت میں مستحب ہے کہ دو رکعت کو ایک رکعت کے برابر شمار کیا جائےسوائے نماز وتیرہ (نافلہ عشاء) کے جو احتیاط کی بنابر بیٹھ کر ہی پڑھی جائے۔

---

[1] اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ بیٹھ کر پڑھی جانے والی عشاء کی دو رکعت نافلہ ایک رکعت شمار ہوتی ہے، یومیہ نوافل کی رکعتوں کی تعداد چونتیس (یومیہ نمازوں سے دوگنی) ہے۔

[2] ظہر کی نافلہ کا وقت ابتدائے ظہر سے لے کر اس وقت تک ہے کہ جب ظہر کے بعد بننے والا شاخص کا سایہ اس کے 7/2 برابر ہوجائے مثلاً اگر شاخص کی لمبائی سات بالشت ہو تو شرعی ظہر کے بعد بننے والا سایہ جب دو بالشت تک پہنچ جائے تو نافلہ ظہر کا آخری وقت ہے۔ نافلہ عصر کا وقت اس وقت تک رہتا ہے کہ جب شرعی ظہر کے بعد بننے والا شاخص کا سایہ اس کے 7/4 برابر ہوجائے۔

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

قبلہ

مسئلہ 41۔ مکلف کو چاہئے کہ خانہ کعبہ کی طرف رخ کرکے نماز پڑھے اس اعتبار سے کعبہ کو قبلہ کہتے ہیں۔ البتہ جو افراد اس سے دور ہیں اوران کے لئے حقیقی طور پر روبرو ہونا ممکن نہیں ہے، اتنا ہی کافی ہے کہ کہا جائے کہ قبلے کی طرف منہ کرکے نماز پڑھ رہے ہیں۔

مسئلہ42۔ مستحب نمازوں کو چلتے ہوئے یا سواری کی حالت میں پڑھ سکتے ہیں اور اس صورت میں قبلے کی رعایت لازمی نہیں ہے۔

مسئلہ 43۔ ضروری ہے کہ نماز احتیاط،بھولا ہوا سجدہ اور تشہد قبلے کی طرف رخ کرکے بجالایا جائے اور سجدہ سہو میں بھی احتیاط مستحب یہ ہے کہ قبلے کی طرف رخ کیا جائے۔

مسئلہ44۔ نمازپڑھنے والے کو قبلے کی سمت کے بارے میں یقین یا اطمینان ہونا چاہئے، خواہ صحیح اور معتبر قبلہ نما کے ذریعے یا سورج [1] اور ستاروں کی روشنی (جبکہ ان سے استفادہ کرنے سے واقفیت رکھتا ہو) کے ذریعے ہو یا دیگر ذرائع سے ہو۔ اگر اطمینان پیدا نہ کرسکے تو جس طرف زیادہ گمان ہو اسی سمت نماز پڑھے جیسے کہ محراب مسجد سے حاصل ہونے والا گمان ۔

مسئلہ45۔ اگر قبلے کی سمت معلوم کرنے کے لئے کوئی راہ نہ ہو اور کسی سمت گمان بھی نہ ہو تو احتیاط واجب کی بناپر چاروں طرف رخ کرکے نماز پڑھے اور اگر چار نمازیں پڑھنے کا وقت نہ ہو تو جتنا وقت ہے اس کے مطابق نماز تکرار کرے۔

مسئلہ46۔ اگر تحقیق کے باوجود قبلے کی سمت معلوم کرنے میں غلطی ہوجائے چنانچہ قبلےسے انحراف اگر قبلے کی دائیں سمت یا بائیں سمت (تقریبا 90 درجہ) سے کمتر ہو تو نماز صحیح ہے۔ اگر نماز کے دوران اس غلطی کا احساس ہوجائے تو باقی نماز کو قبلے کی طرف رخ کرکے پڑھے اس صورت میں کوئی فرق نہیں کہ نماز کا وقت وسیع ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ 47۔ جس کو قبلے کی سمت کے بارے میں یقین نہ ہو قبلے کی طرف رخ کرکے انجام پانے والے باقی کاموں مثلاًحیوانات کو ذبح کرنا وغیرہ میں بھی اپنے گمان پر عمل کرے۔ اگر کسی بھی طرف گمان نہ جائے اور تمام اطراف برابر ہوں تو جس طرف بھی رخ کرکے انجام دے صحیح ہے۔

[1] ۔ کہاجاتا ہے کہ شمسی کیلنڈر کے تیسرے مہینے کی سات تاریخ (۲۸ مئی) اور چوتھے مہینے کی پچیس تاریخ (۱۶ جولائی) کو مکہ کے افق پر ظہر کے وقت سورج عمودی حالت میں کعبہ کے اوپر چمکتا ہے چنانچہ سیدھی لکڑی کی مانند کوئی مقیاس یا شاخص ہموار زمین میں سیدھا گاڑ دیا جائے تو ظہر کے وقت مکہ کے افق پر شاخص کا سایہ جس سمت کی نشاندہی کرے، قبلہ اس کی مخالف سمت میں ہوگا یعنی قبلہ سائے کی سیدھ میں شاخص کے اسی سمت ہوگا جہاں سایہ نہیں ہے۔ چنانچہ یہ طریقہ قبلے کی سمت کے بارے میں اطمینان کا باعث بنے تو اس کے مطابق عمل کرنا جائز ہے۔

نماز میں بدن کا ڈھانپنا

مسئلہ48۔ واجب نمازوں اور ان کے ذیلی احکام جیسے کہ نماز احتیاط اور بھولے ہوئے اجزائے نماز اور احتیاط واجب کی بناپر دونوں سجدہ سہو میں بدن کا پوشیدہ ہوناضروری ہے۔

مسئلہ49۔ نماز میں بدن کو ڈھانپنا نامحرم کی موجودگی سے مخصوص نہیں ہے بلکہ اگر کوئی موجود نہ ہو تو بھی بدن کو ڈھانپنا نماز صحیح ہونے کی شرط ہے۔

مسئلہ50۔ مرد نماز کی حالت میں اپنی دونوں شرمگاہوں کو چھپائے اگرچہ کوئی اس کو نہ دیکھے اور بہترہے کہ ناف سے زانو تک بھی چھپائے۔

مسئلہ51۔ عورت نماز پڑھتے وقت پورے بدن اور بالوں کو چھپائے لیکن چہرے کا وہ حصہ جو وضو میں دھونا واجب ہے، ہاتھوں اور پاوں کو ٹخنے تک چھپانا لازمی نہیں ہے البتہ اگر کوئی نامحرم موجود ہوتو پاوں کو بھی ٹخنوں تک چھپائے۔

مسئلہ52۔ ٹھوڑی چہرے کا حصہ ہے اورعورت پر نماز میں اس کو چھپانا واجب نہیں ہے البتہ اس کا نچلا حصہ چہرے کا حصہ نہیں ہے لہذا اسے چھپانا واجب ہے۔

مسئلہ53۔ نماز میت میں بدن کو چھپانا واجب نہیں ہے اگرچہ احتیاط مستحب ہے۔

مسئلہ 54۔ مستحب نمازوں میں بھی واجب نمازوں کی طرح بدن کو چھپانا نماز صحیح ہونے کے لئے شرط ہے۔

مسئلہ 55۔ اگر نماز کے دوران متوجہ ہوجائے کہ واجب مقدار میں بدن پوشیدہ نہیں ہے تو احتیاط یہ ہے کہ نماز کو پورا کرے اورپھر دوبارہ پڑھے۔ البتہ اگر متوجہ ہونے کے فوراً بعد بدن کو چھپائے تو بعید نہیں کہ اس کی نماز صحیح ہو۔ اسی طرح اگر نماز کے بعد متوجہ ہوجائے کہ واجب مقدار میں بدن کو نہیں ڈھانپا تھا تو نماز صحیح ہے۔

نمازپڑھنے والے کے لباس کی شرائط

مسئلہ ۵۶۔ نمازی کے لباس کی شرائط درج ذیل ہیں:

1۔ پاک ہو ؛

2۔ مباح ہو ؛

3۔ مردار کے اجزاء سے نہ بنا ہو ؛

4۔ حرام گوشت حیوان کے اجزاء سے نہ بنا ہو ؛

5۔ مرد کا لباس سونے کا نہ ہو ؛

6۔ مرد کا لباس خالص ریشم کا نہ ہو ؛

پہلی شرط : پاک ہو

مسئلہ56۔ نماز پڑھنے والے کا بدن اور لباس پاک ہونا چاہئے۔

مسئلہ57۔ ایسا شخص جو نہ جانتا ہو کہ نجس بدن اور لباس کے ساتھ نماز باطل ہے، اگرنجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھے تو نماز باطل ہے مگر یہ کہ غافل یا جاہل قاصر[1]ہو یعنی نجس لباس کے ساتھ نماز باطل ہونے کا یہاں تک کہ احتمال بھی نہ دے۔

مسئلہ58۔ جو شخص نہیں جانتا کہ اس کا بدن یا لباس نجس ہے اور نماز کے بعد معلوم ہوجائے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر پہلے سے اس کے نجس ہونے کا علم تھامگر بھول کر اس کے ساتھ نماز پڑھی ہو تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ59۔ اکر مکلف کو شک ہوجائے کہ اس کا لباس نجس ہوا ہے یا نہیں؟ تو اس کے پاک ہونے پر بنا رکھے اور اس لباس کے ساتھ نماز پڑھنا صحیح ہے لیکن اگر پہلے نجس ہو ا ہو اور شک کرے کہ پاک ہوا ہے یا نہیں تو اس میں نماز نہیں پڑھ سکتا۔

مسئلہ60۔ اگر کسی کو معلوم نہ ہو کہ اس کا بدن یا لباس پاک ہے یا نجس چنانچہ نماز پڑھ لے اور بعد میں معلوم ہوجائے کہ نجس تھا تو نماز صحیح ہے۔

مسئلہ61۔ اگر نماز کے دوران معلوم ہوجائے کہ بدن یا لباس نجس ہےچنانچہ علم ہوجائے کہ نماز سے پہلے ہی نجس تھا اور وقت وسیع ہو تو نماز باطل ہے اور پاک کرنے کے بعد نماز دوبارہ پڑھے۔ وقت تنگ ہونے کی صورت میں اگر بدن یا لباس کو دھونے یا لباس کو بدلنے یا اتارنے سے نماز کی حالت خراب نہ ہوتی ہو تو نماز کی حالت میں ہی ایسا کرے (پاک کرے ، بدل دے یا اتاردے) اور اس کے بعد نماز جاری رکھے۔ اگر ان کاموں کو انجام دینے سے نماز کی حالت خراب ہوتی ہو تو اسی حالت میں نماز کو جاری رکھے اور نماز صحیح ہے۔

مسئلہ62۔ اگر نجس لباس کو دھولے اور پاک ہونے کا یقین ہوجائے اور اس کے ساتھ نماز پڑھے اور بعد میں معلوم ہوجائے کہ پاک نہیں ہوا ہے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن بعد کی نمازوں کے لئے لباس کو پاک کرے۔

---

[1] وہ شخص جو اپنی جہالت کی طرف بالکل متوجہ نہیں یا متوجہ ہے لیکن جہالت کو برطرف کرنے کی کوئی راہ نہ ہو۔

وہ مقامات جہاں نماز پڑھنے والے کابدن یا لباس پاک ہونا ضروری نہیں

مسئلہ63۔ چار صورتوں میں نماز پڑھنے والے کا بدن یا لباس نجس ہوتو بھی نماز صحیح ہے۔

پہلی صورت: زخم، جراحت اور پھوڑے کا خون

مسئلہ64۔ اگر نماز پڑھنے والے کے بدن یا لباس پر زخم، جراحت یا پھوڑے کا خون ہو چنانچہ بدن یا لباس کو دھونا یا لباس کو بدلنا اکثر لوگوں کے لئے یا خود اس شخص کے لئے مشکل اور مشقت و تکلیف کا باعث ہوتو جب تک زخم، جراحت یا پھوڑا ٹھیک نہ ہوجائے اس خون کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے۔ اسی طرح خون کے ساتھ نکلنے والی پیپ اور زخم پر لگائی جانے والی دوائی نجس ہوجائے توبھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ 65۔ معمولی اور جلدی ٹھیک ہونے والے زخم سے نکلنے والا خون جس کو دھونا آسان ہے،یہ حکم نہیں رکھتا اور اس کے ساتھ نماز باطل ہے۔

مسئلہ66۔ اگر بدن یا لباس کا وہ حصہ جو عام طور پر زخم کی رطوبت سے آلودہ ہوجاتا ہے،اس رطوبت کی وجہ سے نجس ہوجائے تو اس کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن زخم سے دور بدن یا لباس کا کوئی حصہ زخم کی رطوبت سے نجس ہوجائے اور اس کے ساتھ نماز پڑھے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ67۔ اگر بدن پر کئی زخم ایک دوسرے سے اس طرح نزدیک ہوں کہ ایک زخم شمار ہوں تو جب تک سارے زخم ٹھیک نہ ہوجائیں ان کے خون کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن اگر ایک دوسرے سے اس قدر دور ہوں کہ ہر ایک الگ زخم شمار کیا جائے جو زخم ٹھیک ہوجائے بدن یا لباس کے اس حصے کو نماز کے لئے پاک کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ68۔ جب بھی یقین ہو کہ بدن یا لباس پر موجود خون ایسا خون ہے جس کے ساتھ نماز صحیح ہے مثلا یقین ہو کہ زخم، جراحت یا پھوڑے کا خون ہے، چنانچہ نماز کے بعد معلوم ہوجائے کہ یہ وہ خون تھا کہ جس کے ساتھ نماز باطل ہے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

دوسری صورت: انگشت اشارہ (شہادت کی انگلی) کے ایک پور یا گرہ سے کم خون

مسئلہ69۔ اگر نماز پڑھنے والے کا بدن یا لباس گذشتہ صورت[1] میں مذکور تینوں خون کے علاوہ کسی اور خون سے آلودہ ہوجائے توانگشت اشارہ کے ایک پور یا گرہ (ایک درہم) سے کم ہونے کی صورت میں (ان شرائط کے ساتھ جو بیان کی جائیں گی) اس کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی اشکال نہیں لیکن اگر شہادت کی انگلی (انگشت اشارہ) کےپور کے برابر یا اس سے زیادہ ہوتو اس کے ساتھ نماز پڑھنے میں اشکال ہے۔

مسئلہ70۔ انگشت اشارہ (ایک درہم) سے کم خون کے ساتھ نماز صحیح ہونے کی کچھ شرائط ہیں:

1۔ حیض کا خون نہ ہو ؛ اگر حیض کا معمولی سا خون بھی نماز پڑھنے والے کے بدن یا لباس پر ہوتو نماز باطل ہے اور احتیاط واجب کی بناپر خون نفاس اور استحاضہ کا بھی یہی حکم ہے۔

2۔ نجس العین حیوان (کتا اور سور) ، حرام گوشت حیوان، مردار اور کافر کا خون نہ ہو۔

3۔ اس خون میں باہر سے کوئی رطوبت نہ لگی ہومگر اس صورت میں کہ جب رطوبت خون میں مخلوط ہوکر ختم ہوجائے اور مجموعی طورپر مجاز مقدار سے زیادہ نہ ہو تو اس صورت میں اس کے ساتھ نماز صحیح ہے اس کے علاوہ باقی صورتوں میں احتیاط واجب کی بناپر نماز صحیح نہیں ۔

مسئلہ71۔ اگر بدن یا لباس خون آلود نہ ہو لیکن خون کے ساتھ لگنے کی وجہ سے متنجس ہوجائے مثلاًنماز پڑھنے والے کا گیلا لباس یا ہاتھ خشک خون سے لگ کر نجس ہوجائے لیکن عین نجاست نہ لگے تو اگرچہ نجس ہونے والا حصہانگلی کے ایک پور سے کم ہوتو بھی اس کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتے۔

مسئلہ72۔ اگر بدن یا لباس سے خون زائل ہوجائے لیکن اس کی جگہ پاک نہ کی جائے تو مجاز مقدار سے زیادہ نہ ہونے کی صورت میں اس کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہیں۔

مسئلہ73۔ اگر استردار لباس پر خون لگے اور استر تک پہنچ جائے یا استر پر خون لگے اور اوپر والا کپڑا بھی خون آلود ہوجائے تو استر اور کپڑے پر گرنے والا خون مجموعی طور پر انگلی کے ایک پور سے کم ہوتو اس کے ساتھ نماز صحیح اور اگر زیادہ ہوتو نماز باطل ہے۔

تیسری صورت: چھوٹے لباس کا نجس ہونا

مسئلہ74۔ اگر نماز پڑھنے والے کے چھوٹے لباس مثلاً جوراب، دستانے اور عرقچین (گول ٹوپی) جس سے شرم گاہ کو چھپایا نہ جاسکتا ہو اور اسی طرح انگوٹھیکڑا، چوڑی وغیرہ نجاست لگنے سے نجس ہوجائے تو اس کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہیں۔

مسئلہ75۔ اگر رومال، چابی یا چاقو جیسی نجس اشیاء انسان اپنے ہمراہ رکھ کر نماز پڑھے تو اس کے ساتھ نمازپڑھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

چوتھی صورت: نجس لباس پہننے پر مجبور ہو

مسئلہ 76۔ اگر سردی کی وجہ سے یا پانی وغیرہ نہ ہونے کی وجہ سے نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھنے پر مجبور ہوجائے تو نماز صحیح ہے۔

---

[1] یعنی زخم، جراحت اور پھوڑے کے خون کے علاوہ جس کو پاک کرنا باعث مشقت ہے۔

دوسری شرط: مباح ہو

مسئلہ77۔ نماز پڑھنے والے کا لباس مباح ہو یعنی غصبی نہ ہو۔

مسئلہ78۔ اگر نہ جانتا ہو کہ غصبی لباس پہننا حرام ہے تو نماز صحیح ہے لیکن اگر حرام ہونا معلوم ہو اگرچہ اس کے ساتھ نماز باطل ہونے کا علم نہ رکھتا ہو چنانچہ جان بوجھ کر غصبی لباس کے ساتھ نماز پڑھے تو مباح لباس کے ساتھ نماز کو دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ79۔ اگر لباس کا غصبی ہونا معلوم نہ ہویا بھول جائے اور اس کے ساتھ نماز پڑھے تو نماز صحیح ہے۔

مسئلہ80۔ اگر جان بوجھ کر ایسے لباس کے ساتھ نماز پڑھے جس کا دھاگہ، بٹن یا دوسری چیز غصبی ہو تو نماز باطل ہے۔

تیسری شرط: مردار کے اجزاء سے نہ بنا ہو

مسئلہ81۔ نماز پڑھنے والے کا لباس خون جہندہ رکھنے والے مردار حیوان کے اجزاء سے نہ بنا ہو اور احتیاط واجب یہ ہے کہ خون جہندہ نہ رکھنے والے مردار کے اجزاء سے بھی نہ بنا ہو۔

مسئلہ82۔ اگر مردار کے اجزاء کا کوئی حصہ نماز پڑھنے والے کے ساتھ ہو تو احتیاط واجب کی بناپر نماز باطل ہے لیکن حلال گوشت کے وہ اجزاء جن میں روح نہیں مثلا بال، اون، سینگ اور ہڈی وغیرہ نماز پڑھنے والے کے ساتھ ہو تو نماز باطل نہیں ہے ۔

مسئلہ83۔ غیر مسلم ممالک سے درآمد کئے جانے والے حلال گوشت حیوانات کا چمڑا اور کھال جن کا تذکیہ [1] مشکوک ہے، پاک اور نجس ہونے میں مردار کا حکم نہیں رکھتے اور پاک ہیں لیکن ان کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتے۔ البتہ اگر حکم شرعی معلوم نہ ہونے کی وجہ سے پہلے ان کے ساتھ نماز پڑھی ہے تو نماز صحیح ہے۔ اگر درآمد کرنے والا مسلمان ہو اور اس کی جانب سے تذکیہ کے بارے میں چھان بین کا احتمال دیاجائے تو اس کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

[1] ۔ تذکیہ ان شرائط کو کہا جاتا ہے جو اسلام میں حلال گوشت حیوانات کو پاک یا حلال کرنے کے لئے مقرر کی گئی ہیں۔ حلال گوشت حیوان کا تذکیہ یہ ہے کہ حیوان کے اجزاء کو پاک کرنا اور اس کا گوشت کھانے کے لئے حلال کرنا۔ حرام گوشت حیوانات کا تذکیہ یہ ہے کہ اس کے اجزاء کو پاک کرنا۔ تذکیہ کے مختلف طریقے ہیں ؛ اونٹ کے علاوہ باقی حیوانات کو ذبح کیا جاتا ہے، اونٹ کو نحر اور جنگلی حیوانات کو شکار کرکے تذکیہ کیا جاتا ہے۔

چوتھی شرط: حرام گوشت حیوان کے اجزاء سے نہ بنا ہو

مسئلہ84۔ نماز پڑھنے والے کا لباس حرام گوشت حیوان کے اجزاء سے نہ بنا ہو حتی کہ اگر حرام گوشت حیوان کا ایک بال بھی نماز پڑھنے والے کے بدن یا لباس کے ساتھ ہوتو نماز باطل ہے۔

مسئلہ85۔ اگر حرام گوشت حیوان مثلاً بلی کی پاک رطوبت مثلا منہ یا ناک کا پانی نماز پڑھنے والے کے بدن یا لباس پر لگ جائے تو نماز باطل ہے مگر یہ کہ خشک ہونے کے بعد برطرف ہوجائے۔ اسی طرح حرام گوشت پرندوں کا فضلہ نماز پڑھنے والے کے بدن یا لباس پر لگا ہو تو اس کے ساتھ نماز باطل ہے لیکن اگر خشک ہونے کے بعد بدن یا لباس سے زائل ہوجائے نماز صحیح ہے۔

مسئلہ86۔ اگر انسان کا بال، پسینہ اور منہ کا پانی، موم، شہد، مروارید اور صدف نماز پڑھنے والے کے بدن یا لباس پر لگا ہو تو نماز میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ87۔ اس لباس کے ساتھ کہ جس کے بارے میں شک ہو کہ حرام گوشت حیوان کے اجزاء سے بنا ہے یا حلال گوشت حیوان کے اجزاء سے؟ نمازپڑھنا صحیح ہے۔

پانچویں شرط: مرد کا لباس سونے کا نہ ہو

مسئلہ88۔ جو لباس سونے سے بنایا گیا ہو یا اس میں سونا استعمال کیا گیا ہو ، مرد کے لئے اس کو پہننا حرام اور اس میں نماز باطل ہے لیکن عورت کے لئے نماز اور دیگر تمام حالات میں کوئی اشکال نہیں رکھتا۔

مسئلہ89۔ مرد کے لئے سونے کی زنجیر، انگوٹھی اور ہاتھ کی گھڑی استعمال کرنا حرام ہے اگرچہ زینت کی نیت کے بغیر اور دوسروں کی نظروں سے مخفی اور مختصر مدت مثلا ًنکاح کے وقت ہی کیوں نہ ہو اور احتیاط واجب کی بناپر اس کے ساتھ نماز بھی باطل ہے۔

مسئلہ90۔ مرد کے لئےہڈی کی سرجری اور دندان سازی میں سونا استعمال کرنے میں کوئی اشکال نہیں اور نماز باطل ہونے کا باعث نہیں ۔

مسئلہ91۔ سفید سونا اگر زرد سونا ہو جو مرکب کرنے کی وجہ سے سفید ہوا ہو تو زرد سونے کا حکم رکھتا ہے لیکن اگر اس میں سونے کا عنصر اتنا کم ہو کہ عرف میں سونا نہ کہا جائے تو مرد کے لئے اس کا استعمال اشکال نہیں رکھتا۔ اسی طرح پلاٹینم استعمال کرنے میں بھی کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ92۔ اگر کوئی مرد جہالت کی وجہ سے یا بھول کر سونے کے لباس یا انگوٹھی کے ساتھ نماز پڑھ لے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

چھٹی شرط: مرد کا لباس خالص ریشم کا نہ ہو

مسئلہ93۔ مرد کا لباس یہاں تک کہ وہ لباس بھی جس سے شرم گاہ کو چھپایا نہ جائے مثلا گول والی ٹوپی، جوراب وغیرہ بھی خالص ریشم کا ہوا تو اس کے ساتھ نماز باطل ہے اور مرد کے لئے نماز کے علاوہ بھی اس کو پہننا حرام ہے لیکن اگر ریشم کا رومال وغیرہ نماز پڑھنے والے کے ہمراہ مثلاً جیب میں ہوتو کوئی اشکال نہیں ہے اور نماز باطل نہیں ہوتی ۔

مسئلہ94۔ لباس کے استرکی معمولی مقدار بھی خالص ریشم سے ہو تو مرد کے لئے حرام اور اس کے ساتھ نماز باطل ہے۔

مسئلہ95۔ جس لباس کے بارے معلوم نہ ہو کہ خالص ریشم سے بنایا گیا ہے یا کسی اور چیز سے سے بنایا گیا ہےتو اس کو پہننے میں کوئی اشکال نہیں اور اس کے ساتھ نماز صحیح ہے۔

مسئلہ96۔ عورت کے لئے نماز اور دوسرے مواقع پر ریشم کا لباس پہننے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

نماز پڑھنے والے کے لباس کے مستحبات اور مکروہات

مسئلہ97۔ نماز پڑھنے والے کے لباس کے چند مستحبات درج ذیل ہیں:

لباس سفید ہو، پاکیزہ ترین لباس ہو، کپاس سے بنا ہو، خوش بو استعمال کرے اور عقیق کی انگوٹھی پہنے ۔

مسئلہ98۔ نماز پڑھنے والے کےلباس کے چند مکروہات درج ذیل ہیں:

سیاہ کپڑے ، میلے کپڑے، تنگ کپڑے، شرابی اور اس شخص کے کپڑےپہننا جو نجاست سے پرہیز نہیں کرتا، جس کپڑے پر تصویر بنی ہو اگرچہ اندر سے پہنے ہوئے ہوں، لباس کے بٹن کھلے ہوئے ہوں اور اس انگوٹھی کو پہننا جس پر تصویر بنی ہو۔

نماز پڑھنے والے کی جگہ کی شرائط

جس مکان میں نماز پڑھ سکتے ہیں اس کی چند شرائط ہیں جو ذیل میں بیان کئے جاتے ہیں:

1. مباح ہو

مسئلہ99۔ نماز پڑھنے والے کی جگہ غصبی نہ ہو۔

مسئلہ100۔ غصبی قالین یا بسترے پر نماز باطل ہے اگرچہ اس کی زمین (فرش) مباح ہو۔ اسی طرح غصبی زمین پر مباح قالین یا دری وغیرہ بچھائیں تو بھی نماز باطل ہے۔

مسئلہ101۔ اگر مکان غصبی ہونے کا علم نہ ہو یا بھول جائے اور نماز پڑھ لے تواس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ102۔ اگر مکان غصبی ہونے کا علم ہو لیکن نہ جانتا ہو کہ غصبی جگہ پر نماز باطل ہے اور اس جگہ نماز پڑھ لے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ103۔ اگر کوئی شخص جگہ کی ملکیت میں کسی دوسرے کے ساتھ شریک ہو اور ہر ایک کا حصہ جدا نہ ہوتو شریک کی اجازت کے بغیر اس جگہ نماز نہیں پڑھ سکتا۔

مسئلہ104۔ اس جگہ نماز پڑھنا کہ جس کی منفعت کسی اور کے لئے ہو، اس شخص کی اجازت کے بغیر باطل ہے مثلا ًکرایے کے مکان میں کرایہ دار کی اجازت کے بغیر مالک مکان یا کوئی اورنماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے۔

2۔ متحرک نہ ہو

مسئلہ105۔ نماز پڑھنے والے کی جگہ متحرک نہ ہو یعنی اس طرح ہو کہ نماز پڑھنے والاحرکت کے بغیر اور آرام سے نماز پڑھ سکے، بنابرایں ایسی جگہوں پر نماز پڑھنا کہ جہاں بے اختیار بدن کو حرکت آئے مثلاً چلتی ہوئی گاڑی اور ریل یا اسپرنگ والے کچھ پلنگوں پر نماز صحیح نہیں ہے مگر یہ کہ وقت کی کمی یا کسی اور وجہ سے ایسی جگہ نماز پڑھنے پر مجبور ہو۔

مسئلہ106۔ عمومی سفری وسائل میں سفر کرنے والوں کو نماز کا وقت ختم ہونے کا خوف ہوتو واجب ہے کہ ڈرائیور سے رکنے کی درخواست کریں اور ڈرائیور پر بھی ان کی درخواست قبول کرنا واجب ہے۔ اگر کسی وجہ سے نہ رکے تو مسافروں پر واجب ہے کہ حرکت کی حالت میں نماز پڑھیں اورحتی الامکان قبلے کی سمت، قیام، رکوع اور سجود کی رعایت کریں۔

3۔ ایسی جگہ نہ ہو جہاں ٹہرنا حرام ہے

مسئلہ107۔ نماز پڑھنے والے کی جگہ ایسی نہ ہو جہاں ٹھہرنا حرام ہو مثلاً انسان کی جان کو سنجیدہ خطرہ ہو، اسی طرح وہ جگہ اس نوعیت کی نہ ہو جہاں کھڑے ہونا یا بیٹھنا حرام ہو مثلاً جائے نماز یا قالین پراس طرح خدا کا نام یا قرآنی آیات تحریر شدہ ہوں جس پرکھڑا ہونا یا بیٹھنا توہین شمار کیا جائے۔

4۔ پیغمبراکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور امام علیہ السلام کی قبر سےآگے کھڑے نہ ہو۔

مسئلہ108۔ نماز پڑھتے وقت پیغمبراکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور امام علیہ السلام کی قبر سے آگے کھڑے نہ ہوں لیکن برابر میں کھڑے ہوں تو کوئی اشکال نہیں۔

مسئلہ109۔ اگر دیوار یا اس جیسی دوسری چیز درمیان میں حائل ہو کہ جس کی وجہ سے قبر سے آگے کھڑے ہونا بے احترامی شمار نہ کی جائے تو نماز میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن قبر مبارک پر رکھا گیا کا صندوق، ضریح اور اوپر رکھا ہوا کپڑا حائل شمار نہیں کیا جائے گا۔

5۔ سجدے کی جگہ پاک ہو

مسئلہ110۔ نماز پڑھنے والے کے سجدے کی جگہ پاک ہو۔ اگر پیشانی کے علاوہ دوسرے اعضاء رکھنے کی جگہ نجس ہو چنانچہ اس کی نجاست بدن یا لباس تک سرایت نہ کرے تو کوئی اشکال نہیں اور نماز صحیح ہے۔

6۔ مرد اور عورت کے درمیان فاصلہ ہو

مسئلہ111۔ احتیاط واجب کی بناپر نماز کی حالت میں (مسجد الحرام کے علاوہ) کم از کم ایک بالشت فاصلہ ہونا چاہئے اور اس صورت میں اگر مرد اور عورت ایک دوسرے کے برابر یا عورت مرد سے آگے کھڑی ہوجائے تو دونوں کی نماز صحیح ہے ، کوئی فرق نہیں کہ مرد و عورت دونوں محرم ہوں یا نامحرم ۔

7۔ ہموار ہو

مسئلہ112۔ ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والے کی پیشانی رکھنے کی جگہ اس کے دونوں زانووں اور پاوں کے انگوٹھےرکھنے کی جگہ سے ملی ہوئی چار انگلیوں سے زیادہ اوپر یا نیچے نہ ہو۔

مسئلہ113۔ جن مقامات پر نماز پڑھنا مستحب ہے، درج ذیل ہیں:

1۔ مسجد (مساجد میں سب سے افضل مسجد الحرام اس کے بعد مسجد نبوی اس کے بعد مسجد کوفہ اور مسجد اقصی اور اس کے بعد ہر شہر کی جامع مسجد افضل ہے) ۔

2۔ ائمہ علیہم السلام کے حرم (حرم اور مشاہد مشرفہ میں نماز پڑھنا مساجد سے زیادہ افضل ہے) ۔

3۔ انبیاء (علیہم السلام) مقدس روضے اور اولیاء، صلحاء اور علماء (رضوان اللہ علیہم) کے مقامات و مزارات۔

احکام مسجد

مسئلہ114۔ مسجد کا فرش ، دیواراوراندرونی و بیرونی چھت کو نجس کرنا حرام ہے۔ اگر نجس ہوجائے تو اس کو فوراپاک کرنا واجب ہے۔

مسئلہ115- مسجد کو پاک کرنا واجب کفائی [1] ہے اور اس شخص سے مخصوص نہیں جس نے مسجد کو نجس کیا ہو یا نجس ہونے کا سبب بنا ہو بلکہ ان تمام لوگوں پر واجب ہے جو مسجد کو پاک کرسکتے ہیں۔

مسئلہ116۔ ائمہ علیہم السلام کے حرم کو نجس کرنا حرام ہے۔ اگر نجس ہوجائے اور اس کا نجاست کی حالت میں رہنا بے حرمتی شمار کیا جائے تو پاک کرنا واجب ہے اور اگر بے حرمتی شمار نہ کیا جائے تو پاک کرنا نیک عمل ہے۔

مسئلہ117۔ سونے سے مسجد کی زینت کرنا اگر اسراف شمار کیا جائے تو حرام ہے۔ اس صورت کے علاوہ مکروہ ہے۔

مسئلہ118۔ مسجد کے مقام اور منزلت کی رعایت کرنا واجب ہے اور ان کاموں سے پرہیز کیا جائے جو مسجد کے مقام اور شان کے خلاف ہوں۔

مسئلہ119۔ تعلیمی دروس اور اس جیسے دیگر کام کرنا اگر مسجد کی شان کے خلاف نہ ہوں اور نماز جماعت اور نمازیوں کے لئے زحمت ایجاد نہ کریں تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ120۔ پوری مسجد یا اس کا ایک حصہ توڑنا جائز نہیں ہے مگر یہ کہ کوئی مصلحت ہو کہ جس کو اہمیت نہ دینا اور نظر انداز کرنا ممکن نہ ہو۔

مسئلہ121۔ وہ مسجد جس کو غصب یا توڑدیا گیا ہو اور اس کی جگہ دوسری عمارت بنائی گئی ہو یا متروک ہونے کی وجہ سے مسجد کے آثار مٹ گئے ہوں اور دوبارہ تعمیر کی امید بھی نہ ہو تومعلوم نہیں کہ اس کو نجس کرنا حرام ہو اگرچہ احتیاط مستحب ہے کہ اس کو نجس نہ کریں۔

مسئلہ122۔ اگر مسجدشہر کے تعمیراتی منصوبےکی زد میں آکر روڈ میں شامل ہوجائے اور مجبوری میں مسجد کا ایک حصہ گرادیا جائے اور دوبارہ پہلی حالت کی طرف پلٹنے کا کوئی احتمال نہ ہو تواس پر مسجد کے شرعی احکام لاگو نہیں ہوں گے۔

مسئلہ123۔ مسجد کی شبستان کے کونے میں لائبریری یا میوزیم وغیرہ بنانا اگر اس شبستان کے وقف کی کیفیت سے تضاد رکھتا ہو یا مسجد کی عمارت میں تبدیلی کا باعث بنے تو جائز نہیں ہے۔

مسئلہ124۔ اگر مسجد کے لئے کسی متحرک اور غیر ثابت جگہ مثلاً گاڑی کو مسجد کے طور پروقف کیا جائے تو احتیاط واجب کی بناپر شرعی مسجد کہلائے گی اوراس پر مسجد کے احکام جاری ہوں گے۔

مسئلہ125۔ مسجد کو صاف اور آباد کرنا مستحب ہے۔ مسجد میں جانے والے کے لئے مستحب ہے کہ خوشبو لگائے، پاک و صاف کپڑے پہنے، پاؤں یا جوتے پر نجاست یا کچرا لگنے سے احتیاط کرے، سب سے پہلے مسجد میں داخل ہو، آخر میں مسجد سے نکلے، مسجد میں داخل اور خارج ہوتے وقت زبان سے ذکر اور دل میں خشوع پیدا کرے اور مسجد میں داخل ہونے کے بعد تحیت مسجد کی نیت سے دو رکعت نماز پڑھے، البتہ اگر دوسری واجب یا مستحب نماز پڑھے تو کافی ہے۔

مسئلہ126۔ مسجد میں سونا مکروہ ہے۔

مسئلہ127۔ عزاخانہ اور امام بارگاہ مسجد کا حکم نہیں رکھتے۔

---

[1] ۔ واجب کفائی، واجب عینی کے مقابلے میں ہے اور اس واجب کو کہا جاتا ہے کہ شروع میں سب پر واجب ہوتا ہے لیکن اس کے کچھ افراد کی جانب سے انجام دئیے جانے کے بعد اس کا واجب ہونا بقیہ افراد سے اٹھ جاتا ہے۔ اگر مکلفین میں سے کوئی ایک بھی اسے انجام نہ دے تو سب گناہگار ہوں گے جیسے کہ مسجد کو پاک کرنا، میت کو غسل دینا اور اس کی تدفین۔ واجب عینی ایسا واجب کہ جسے انجام دینا تمام مکلفین کے لئے ضروری ہے جیسے کہ یومیہ نمازیں اور خمس و زکات وغیرہ۔

اذان و اقامہ

مسئلہ128۔ یومیہ واجب نمازوں سے پہلے اذان اور اقامت کہنا مستحب ہے اور نماز فجراور نماز مغرب مخصوصا ًنماز جماعت میں مستحب ہونے کی تاکید کی گئی ہے لیکن دوسری واجب نمازوں مثلا ًنماز آیات میں اذان و اقامہ نہیں ہیں۔

مسئلہ129۔ اذان اٹھارہ جملوں پر مشتمل ہے جو ذیل کی ترتیب سے ہیں:

«اَللّٰہُ اَکبَرُ» چار مرتبہ

«اَشْہَد اَنْ لا اِلہَ اِلاَّ اللّٰہُ» دو مرتبہ،

«اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّداً (صلّی اللہ علیہ و آلہ) رَسُولُ اللّٰہِ» دو مرتبہ،

«حَیَّ عَلَی الصَّلاۃِ» دو مرتبہ،

«حَیَّ عَلَی الفَلاح» دو مرتبہ،

«حَیَّ عَلی خَیْرِ العَمَلِ» دو مرتبہ،

«اَللّٰہُ اَکبَرُ» دو مرتبہ،

«لا اِلہَ اِلاَّ اللّٰہُ» دو مرتبہ.

اقامت بھی اذان کی طرح ہے اس فرق کے ساتھ کہ اقامت کے شروع میں اللہ اکبر دو مرتبہ کہا جائے گا اور «حیّ علی خیر العمل» کے بعد دو مرتبہ «قد قامت الصلوۃ» کہا جاتا ہے و آخر میں «لاالہ الا اللہ» ایک مرتبہ کہاجاتا ہے۔

مسئلہ130۔ «اَشْہَدُ اَنَّ عَلِیّاً وَلِیُّ اللّٰہِ» کہنا تشیع کے شعار کی حیثیت سے اہم اور بہتر ہے لیکن اذان اور اقامت کا جزء نہیں ہے اور قربت مطلقہ کی نیت سے کہا جائے۔

مسئلہ131۔ اذان نماز کا وقت داخل ہونے کا اعلان کرنے کے لئے دی جاتی ہے اور سننے والوں پر اس کو دہرانا موکد مستحبات میں سے ہے۔

مسئلہ132۔ مساجد اور دیگر مکانات سے نماز کا وقت داخل ہونے کا اعلان کرنے کے لئے معمول کے مطابق اسپیکر پر اذان دینا اشکال نہیں رکھتا لیکن قرآن اور دعا وغیرہ پڑھنااگر پڑوسیوں کے لئے اذیت کا باعث بنے تو جائز نہیں ہے۔

مسئلہ133۔ اگر نماز جماعت کے لئے اذان اور اقامت کہی جاچکی ہو اور کوئی اس نماز جماعت میں شریک ہونا چاہے تو اپنی نماز کے لئے اذان و اقامہ نہ کہے۔

مسئلہ134۔ اذان دیتے وقت مستحب ہے کہ کھڑے ہوکر قبلے کی طرف رخ کرے، وضو یا غسل کے ساتھ ہو، ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھے، بلند آواز کے ساتھ کہے اور آواز کو کھینچے، اذان کے جملوں کے درمیان تھوڑا فاصلہ ڈالے اور درمیان میں بات نہ کرے۔

مسئلہ135۔ مستحب ہے کہ اقامت کہتے ہوئے انسان کا بدن سکون کی حالت میں ہو، اذان سے آہستہ کہے اور جملوں کو نہ ملائے لیکن اذان کے جملوں کے برابر فاصلہ نہ ڈالے۔

مسئلہ136۔ مستحب ہے کہ اذان اور اقامت کے درمیان تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ جائے یا سجدہ کرے یا تسبیح پڑھے یا تھوڑی دیر چپ رہے یا کوئی بات کرے یا دو رکعت نماز پڑھے۔

واجبات نماز

مسئلہ137۔ واجبات نماز گیارہ ہیں:

1۔ نیت ؛ 2۔ قیام ؛ 3۔ تکبیرہ الاحرام ؛ 4۔ قرائت ؛ 5۔ رکوع ؛ 6۔ سجدے ؛ 7۔ ذکر ؛ 8۔ تشہد ؛ 9۔ سلام ؛ 10۔ ترتیب ؛ 11۔ موالات۔

واجبات نماز اور ان کے احکام کی تفصیل آنے والے مسائل میں بیان کی جائے گی۔

مسئلہ138۔ واجبات نماز میں سے بعض رکن ہیں یعنی اگر نماز میں انجام نہ دیئے جائیں یا واجب مقدار سے زیادہ بجالائے جائیں حتی کہ فراموشی اور بھولنے کی وجہ سے ہی کیوں نہ ہو، نماز باطل ہوجاتی ہے۔ بعض غیر رکن ہیں یعنی اگر جان بوجھ کر کم یا زیادہ کئے جائیں تو نماز باطل ہے لیکن بھولنے کی وجہ سے کم یا زیادہ ہوجائیں تو نماز باطل نہیں ہوتی ۔

مسئلہ139۔ ارکان نماز درج ذیل ہیں ؛

1۔ نیت ؛ 2۔ تکبیرہ الاحرام ؛ 3۔ تکبیرہ الاحرام کے دوران اور رکوع سے پہلے قیام (قیام متصل بہ رکوع) ؛ 4۔ رکوع ؛ 5۔ دونوں سجدے۔

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

1۔ نیت

مسئلہ140۔ نیت (جو واجبات رکنی میں سے ایک ہے) کا معنی نماز کو خدا کے فرمان کی اطاعت کے قصد سے انجام دینا ہے۔

مسئلہ141۔ نیت کو زبان پر جاری کرنا لازمی نہیں ہے مثلاًیوں کہے کہ چار رکعت نماز ظہر پڑھتا ہوں قربۃ الی اللہ، اسی طرح لازمی نہیں ہے کہ اس کو ذہن یا دل سےگزارے بلکہ اللہ کے فرمان کی اطاعت کا قصد ہوتو یہی کافی ہے۔

مسئلہ142۔ نماز پڑھنے والے کو معلوم ہونا چاہئے کہ کون سی نماز پڑھ رہا ہے ۔ بنابرایں اگر نیت کرے کہ چار رکعت نماز پڑھتا ہوں لیکن اس امر کا تعین نہ کرے کہ ظہر کی نماز ہے یا عصر کی تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ143۔ انسان کو چاہئے کہ فقط اللہ کے فرمان کی اطاعت کے قصد سے نماز پڑھے۔ بنابرایں اگر اصل نماز کو ریا یعنی اپنی دینداری کے دکھاوے وغیرہ کے لئے پڑھے تویہ عمل حرام اور نماز باطل ہونے کا باعث ہے۔

مسئلہ144۔ اگر نماز کے بعض اجزاء میں ریا شامل ہو تو احتیاط واجب کی بناپر نماز کو دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ145۔ اگر کوئی ریا کا مقابلہ کرتے ہوئے بعض مستحبات کو چھوڑدےتو اس کا یہ کام ریا نہیں ہوگا اور اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ146۔ ایک نماز سے دوسری کی طرف عدول [1]جائز نہیں مگر مخصوص موارد میں کہ جس میں سے بعض میں واجب اور بعض میں جائز ہے۔[2]

مسئلہ147۔ جن مقامات میں ایک نماز سے دوسری کی طرف عدول واجب ہے، درج ذیل ہیں:

1۔ نماز عصر سے نماز ظہر کی طرف ؛ جب نماز عصر کے مخصوص وقت سے پہلے نماز کے دوران متوجہ ہوجائے کہ نماز ظہر نہیں پڑھی ہے۔

2۔ عشاء سے مغرب کی طرف ؛ جب نماز عشاء کے مخصوص وقت سے پہلےعشاء پڑھتے ہوئے متوجہ ہوجائے کہ نماز مغرب نہیں پڑھی ہے اور عدول کا موقع بھی نہ گزرا ہو یعنی چوتھی رکعت کے رکوع سے پہلے ہو۔

3۔ ایک قضا نماز سے دوسری قضا نماز کی طرف کہ جس میں دونوں کی ادا نمازوں میں ترتیب کی رعایت ضروری ہو ؛ مثلاً بھولنے کی وجہ سےایک دن کی نماز ظہر اور عصر قضا ہوجائیں اور پہلی نماز (ظہر) کی قضا بجالانے سے پہلے دوسری نماز (عصر) میں مشغول ہوجائے۔

[1] ۔ یعنی نماز کے دوران ایک نماز سے دوسری نماز کی طرف نیت تبدیل کرنا۔

[2] ۔ عدول جائز ہونے کے مقامات تفصیلی کتابوں میں بیان ہوئے ہیں۔

2۔ قیام

مسئلہ148۔ تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت اور اسی طرح رکوع میں جانے سے پہلے کھڑے ہونا رکن ہے یعنی اگر سہواً اور فراموشی سے بھی ترک ہوجائے تو نماز باطل ہوجاتی ہے۔

مسئلہ149۔ قرائت اور تسبیحات اربعہ پڑھتے وقت اور اسی طرح رکوع کے بعد قیام واجب اور غیر رکن ہے یعنی اگر عمداً ترک کردے تو نماز باطل ہے لیکن سہواً ترک کردے تو نماز باطل ہونے کا باعث نہیں ہے۔

مسئلہ150۔ جو شخص کھڑے ہوکر نماز پڑھ سکتا ہے اور کوئی عذر نہ ہو تو نماز کی ابتدا سے رکوع میں جانے تک کھڑا رہے ۔ اسی طرح واجب ہے کہ رکوع کے بعد اور سجدے میں جانے سے پہلے بھی کھڑا ہوجائے۔

مسئلہ151۔ اگر رکوع بھول جائے اور حمد اور سورہ پڑھنے کے بعد بیٹھ جائے اور اسی دوران یاد آئے کہ رکوع نہیں کیا ہے تو کھڑا ہوجائے اور قیام کی حالت سے رکوع میں جائے اور اگر سیدھا کھڑا ہوئے بغیر بیٹھنے کی حالت سے رکوع کے لئے جھک جائے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ152۔ نماز پڑھنے والے کو چاہئے کہ قیام کی حالت میں بدن کو حرکت نہ دے اور واضح طور پر کسی طرف نہ جھکے اور کسی جگہ ٹیک نہ لگائے مگر یہ کہ مجبور ہو یا بھولنے اور فراموشی کی وجہ سے ہو۔

مسئلہ153۔ نماز پڑھنے والے کا بدن حمدو سورہ یا تیسری و چوتھی رکعت میں تسبیحات پڑھتے وقت ساکن ہونا چاہئے پس اگر قدرے آگے یا پیچھےہونا چاہے یا بدن کو دائیں یا بائیں تھوڑی حرکت دینا چاہے تو ضروری ہے کہ حرکت کی حالت میں ذکر پڑھنا چھوڑدے ۔

مسئلہ154۔ مستحب ہے کہ قیام کی حالت میں جسم سیدھا رکھے، کندھوں کونیچے کی طرف ڈھیلا چھوڑدے، ہاتھوں کو رانوں پر رکھے، انگلیوں کو ملاکر رکھے، سجدہ گاہ پر نگاہ کرے، بدن کا بوجھ دونوں پاوں پر برابر رکھے، خضوع اور خشوع کے ساتھ کھڑا ہو اور پاوں کو آگے پیچھے نہ رکھے۔

مسئلہ155۔ کوئی نماز کے دوران کھڑا نہ ہوسکے تو بیٹھ کر نماز پڑھے لیکن اگر کسی چیز پر ٹیک لگاکر کھڑا ہوسکتا ہو تو اس کا وظیفہ یہ ہے کہ کھڑے ہوکر نماز پڑھے۔

مسئلہ156۔ جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو زحمت و مشقت کے بغیر جتنی مقدار ممکن ہو ، کھڑے ہوکرپڑھے ۔ بنابرایں جو شخص بعض رکعتوں اور نماز کے بعض حصوں میں کھڑا ہونے کی طاقت رکھتا ہے لیکن پوری نماز میں قیام نہیں کرسکتا ہے تو واجب ہے کہ جتنی طاقت رکھتا ہے اتنا کھڑا ہوکر نماز پڑھے اور جب کھڑا ہونے سے عاجز آئے تو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ اگر دوبارہ کھڑا ہونے کے قابل ہوجائے تو کھڑا ہوکر نماز کو جاری رکھے۔

مسئلہ157۔ جو شخص کھڑاہونے کی طاقت نہیں رکھتا اگر تکبیرۃ الاحرام پڑھنے کی حد تک کھڑا ہوسکتا ہے تو ضروری ہے کہ کھڑا ہوکر تکبیرۃ الاحرام پڑھے اور بقیہ نماز بیٹھ کر پڑھے۔ اسی طرح حمد اور سورہ پڑھنے کے بعد کھڑا ہوسکے تو کھڑا ہونے کے بعد رکوع میں جائے۔

مسئلہ158۔ جو شخص کھڑا ہوکر نماز پڑھ سکتا ہو اگر کھڑا ہونے سے بیمار ہونے یا کوئی نقصان پہنچنے کا خوف محسوس کرے تو بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہےاور اگر بیٹھ کر نماز پڑھنے میں یہی خوف ہو تو لیٹ کر نماز پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ159۔ جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا لیٹ کر نماز پڑھے اور احتیاط واجب کی بناپر اگر ممکن ہو تو دائیں پہلو پر لیٹ جائے اور چہرے اور بدن کا رخ قبلے کی طرف ہو ورنہ اسی حالت میں بائیں پہلو پر قبلے کی طرف رخ کرکے لیٹ جائےاور اگر اس طرح بھی ممکن نہ ہوتو پشت کے بل لیٹ جائے اس طرح کہ پاوں کے تلوے کا رخ قبلے کی طرف ہو۔

مسئلہ160۔ جو شخص لیٹ کر نماز پڑھتا ہے اگر کسی تکلیف ، مشقت اور ضرر کے بغیر نماز کے دوران بیٹھ سکے یا کھڑا ہوسکے تو ممکن حد تک بیٹھ کر یا کھڑے ہوکر نماز پڑھے۔

مسئلہ161۔ جو شخص کسی عذر کی وجہ سے کھڑا نہ ہوسکتا ہو لیکن احتمال دے کہ نماز کے آخر وقت تک کھڑے ہوکرنماز پڑھ سکے گا تو احتیاط واجب کی بناپر اس وقت تک صبر کرے لیکن کسی عذر کی وجہ سے اول وقت میں بیٹھ کر نماز پڑھے اور آخر وقت تک عذر برطرف نہ ہوتوجو نماز پڑھی ہے وہ صحیح ہے اور دوبارہ پڑھنا لازمی نہیں ۔

مسئلہ162۔ اگر کوئی شخص اول وقت میں کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اور یقین ہو کہ آخر وقت میں بھی کھڑے ہوکر نماز نہیں پڑھ سکے گا تو اول وقت میں ہی بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے لیکن اگر وقت ختم ہونے سے پہلے کھڑے ہوکر پڑھنے کے قابل ہوجائے تو نماز کو کھڑے ہوکر دوبارہ پڑھے۔

3۔ تکبیرۃ الاحرام

مسئلہ 163۔ نماز میں تکبیرۃ الاحرام واجب ہے اور اس سے مراد نماز کی ابتدا میں' االله اکبر' کہنا ہے۔

مسئلہ164۔ نماز کے آغاز میں تکبیرۃ الاحرام نہ کہنا عمداً ہو یا سہواً نماز باطل ہونے کا باعث ہے۔ اسی طرح نماز کے آغاز میں اس کو صحیح طرح کہنے کے بعد دوسری دفعہ فاصلے کے ساتھ (موالات ٹوٹنے کے برابر نہ ہو) یا بغیر فاصلے کے ' االله اکبر' کہے تو نماز باطل ہے اور یہ تکرار عمداً ہو یا سہواً کوئی فرق نہیں ہے۔

مسئلہ165۔ تکبیرۃ الاحرام کو اس طرح کہے کہ اس کی ادائیگی شمار ہواور اس کی علامت یہ ہے کہ اگر انسان کی قوت سماعت کمزور نہ ہو یا شو رو غل نہ ہو تو اس کو سن لے۔

مسئلہ166۔ تکبیرۃ الاحرام کو صحیح عربی میں کہےاور اگر فارسی میں اس کا ترجمہ یا غلط عربی میں کہے مثلا اللہ میں 'ہ' کو فتحہ (زبر) کے ساتھ کہے تو صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ167۔ تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت بدن سکون کے ساتھ اور حرکت کے بغیر ہونا چاہئے۔ بنابرایں اگر عمداً اور اختیار کے ساتھ اس وقت تکبیرۃ الاحرام کہے جب بدن حرکت میں ہو تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ168۔ اگرکوئی شخص تکبیرۃ الاحرام کی درست ادائیگی کی کیفیت نہیں جانتا ہو تو واجب ہے کہ اسے سیکھے۔

مسئلہ169۔ اگر کوئی شخص شک کرے کہ تکبیرۃ الاحرام کہی ہے یا نہیں؟ چنانچہ اذکار اور قرائت میں مشغول نہ ہوا ہو تو تکبیر کہے لیکن اگر حمد حتی کہ اعوذ باالله من الشیطان الرجیم پڑھتے وقت شک کرے تو اپنے شک کی پروا نہ کرے اور نماز کو جاری رکھے۔

مسئلہ170۔ اگر کوئی تکبیرۃ الاحرام کہنے کے بعد شک کرے کہ صحیح کہی ہے یا نہیں تو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

4۔ قرائت

مسئلہ171۔ یومیہ نمازوں کی پہلی اور دوسری رکعت میں پہلے سورہ حمد اور اس کے بعد احتیاط واجب کی بناپر ایک مکمل سورہ پڑھا جائے۔

مسئلہ172۔ قرائت غیر رکنی واجب ہے یعنی عمداً ترک ہوجائے تو نماز باطل ہے لیکن غفلت یا فراموشی کی وجہ سے ترک ہوجائے تو نماز باطل ہونے کا باعث نہیں ہے۔

مسئلہ173۔ اگر نماز کا وقت تنگ ہوتو سورہ نہ پڑھے۔

مسئلہ174۔ اگر بھول کر الحمد سے پہلے سورہ پڑھے اور رکوع میں جانے سے پہلے یاد آجائے تو الحمد کے بعد دوبارہ سورہ پڑھے اور اگر سورہ پڑھتے وقت یاد آئے تو سورہ کو ترک کرے اور الحمد پڑھنے کے بعد سورہ کو ابتدا سے پڑھے۔

مسئلہ175۔ اگر الحمد اور سورہ دونوں یا کسی ایک کو فراموش کردے اور رکوع میں پہنچنے کے بعد یاد آئے تو نماز صحیح ہے۔

مسئلہ176۔ اگر رکوع میں جانے سے پہلے یاد آجائے کہ الحمد او ر سورہ یا فقط سورہ نہیں پڑھی ہے توضروری ہے کہ اسے پڑھے اور رکوع میں جائے تاہم اگر یاد آئے کہ فقط الحمد نہیں پڑھی ہے تو الحمد کو پڑھے اور اس کے بعد دوبارہ سورہ پڑھے ۔ اسی طرح اگر جھک چکا ہو اور رکوع میں پہنچنے سے پہلے یاد آجائے کہ الحمد یا سورہ یا دونوں کو نہیں پڑھا ہے تو کھڑا ہوجائے اور اسی دستور کے مطابق عمل کرے۔

مسئلہ177۔ واجب نماز میں ان سوروں کو پڑھنا جائز نہیں کہ جن میں واجب سجدے ہیں۔ اگر عمدا یا بھول کر ان سوروں میں سے کسی کو پڑھے اور سجدے والی آیت پر پہنچ جائے تو احتیاط واجب کی بناپر سجدہ تلاوت بجالائے اور کھڑا ہوجائے اور اگر سورہ ختم نہیں ہوا ہے تو اس کو آخر تک پہنچائے اور نماز ختم کرے اور اس کے بعد نماز کو دوبارہ پڑھے۔ اگر سجدے والی آیت پر پہنچنے سے پہلے متوجہ ہوجائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ سورہ کو ترک کردے اور دوسرا سورہ پڑھے اور بعد میں نماز دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ178۔ اگر نماز کی حالت میں سجد ے والی آیت سن لے تو نماز صحیح ہے اور آیت سننے کے بعد سجدہ کرنے کے بجائے اشارے سے سجدہ کرے اوراس کے بعد نماز کو جاری رکھے۔

مسئلہ179۔ اگر کوئی شخص الحمد کے بعد سورہ ' قل ھو اللہ احد' یا 'قل یاایھا الکافرون' شروع کرے تو اس کو چھوڑ کر دوسرا سورہ نہیں پڑھ سکتا لیکن نماز جمعہ میں اگر سورہ جمعہ یا منافقین کے بجائے بھول کر ان دونوں سوروں میں سے کسی ایک کو پڑھے تو اس کو چھوڑ کر سورہ جمعہ اور منافقین پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ180۔ اگرکوئی نماز میں سورہ' قل ھو اللہ احد' اور 'قل یاایھا الکافرون' کے علاوہ دوسرا سورہ پڑھے تو نصف تک پہنچنے سے پہلے اس کو چھوڑ کر کوئی اور سورہ پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ181۔ اگر جس سورے کی تلاوت میں مشغول ہے اس کا ایک حصہ بھول جائے یا وقت کی کمی یاکسی دوسری وجہ سے اس کو آخر تک نہ پڑھ سکے تو اس سورہ کو چھوڑ دے اور دوسرا سورہ پڑھے۔ اس صورت میں کوئی فرق نہیں ہے کہ نصف سے زیادہ پڑھا ہو یا نہ ہو یا جس سورے کو پڑھنے میں مشغول ہے وہ قل ھو اللہ احد اور قل یاایھا الکافرون ہو یا کوئی اور سورہ۔

مسئلہ182۔ مستحب نمازوں میں سورہ پڑھنا لازم نہیں ہے اگرچہ نذر یا منت ماننے کی وجہ سے وہ نماز واجب ہوئی ہو۔ لیکن بعض مستحب نمازوں میں مخصوص سورے ہیں مثلاً نماز برائے والدین چنانچہ کوئی اس نماز کے دستور پر عمل کرنا چاہے تو وہی سورہ پڑھے۔

مسئلہ183۔ نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں ایک دفعہ سبحان اللہ والحمدللہ ولا اللہ الااللہ واللہ اکبر پڑھنا کافی ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ تین دفعہ پڑھا جائے البتہ اس ذکر (جس کو تسبیحات اربعہ کہتے ہیں) کے بجائے سورہ حمد بھی پڑھ سکتے ہیں۔

مسئلہ184۔ اگرکوئی جانتا ہو کہ تسبیحات اربعہ پڑھی ہے لیکن تعداد معلوم نہ ہو تو کچھ واجب نہیں ہے لیکن رکوع میں جانے سے پہلے کم تعداد پر بنا رکھ کر تکرار کرسکتا ہے تاکہ یقین ہوجائے کہ تین دفعہ پڑھی ہے۔

مسئلہ185۔ کسی کو تیسری اور چوتھی رکعت میں تسبیحات اربعہ پڑھنے کی عادت ہو ، اگر سورہ حمد پڑھنا چاہے لیکن اپنےارادے سے غافل ہوکر عادت کی وجہ سے تسبیحات پڑھے تو نماز صحیح ہے اور اسی طرح ہے اگر سورہ حمد پڑھنے کی عادت ہو اور تسبیحات پڑھنے کا ارادہ کرے لیکن غفلت کی وجہ سےالحمد پڑھ لے۔

مسئلہ186۔ اگر کوئی شخص تیسری یا چوتھی رکعت میں غفلت کی وجہ سے یا پہلی یا دوسری رکعت ہونے کے خیال سے الحمد او ر سورہ پڑھے اور رکوع میں یا اس کے بعد متوجہ ہوجائے تو نماز صحیح ہے۔

مسئلہ187۔ اگر کوئی شخص قیام کی حالت میں شک کرے کہ الحمد یا تسبیحات پڑھی ہے یا نہیں تو الحمد یا تسبیحات پڑھے لیکن اگر اگر رکوع میں جانے

سے پہلے مستحب استغفار پڑھتے ہوئے شک کرے کہ تسبیحات پڑھی ہے یا نہیں تو اس کو پڑھنا لازم نہیں ہے۔

مسئلہ188۔ اگر تیسری اور چوتھی رکعت کے رکوع میں شک کرے کہ الحمد یا تسبیحات پڑھی ہے یا نہیں تو اپنے شک کی پروا نہ کرے لیکن اگر رکوع میں جاتے وقت جبکہ رکوع کی حد تک نہ پہنچا ہو اور شک کرے تو احتیاط واجب کی بناپر واپس پلٹ جائے اور الحمد یا تسبیحات پڑھے۔

مسئلہ189۔ مرد پر واجب ہے کہ نماز صبح، مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں الحمد اور سورہ کو بلند آواز میں پڑھے اور مرد اور عورت پر واجب ہے کہ نماز ظہر اور عصر میں الحمد اور سورہ آہستہ پڑھیں۔

مسئلہ190۔ عورت نماز صبح، مغرب اور عشاء میں الحمد او سورہ کو بلند آواز سے یا آہستہ پڑھ سکتی ہے لیکن اگر نامحرم اس کی آواز سن رہا ہو تو بہتر ہے کہ آہستہ پڑھے۔

مسئلہ191۔ تیسری اور چوتھی رکعت میں تسبیحات یا الحمد کو آہستہ پڑھےاور الحمد پڑھنے کی صورت میں احتیاط کی بناپر بسم اللہ بھی آہستہ پڑھے۔

مسئلہ192۔ نمازوں کی پہلی اور دوسری رکعتوں میں آہستہ یا بلند آواز سے پڑھنا واجب ہونا حمد اور سورہ کی قرائت سے مخصوص ہے اور تیسری اور چوتھی رکعتوں میں آہستہ پڑھنا واجب ہونا حمد اور تسبیحات کی قرائت سے مخصوص ہے۔ یومیہ نمازوں کے رکوع، سجدہ، تشہد، سلام اور دیگر اذکار میں مکلف کو آہستہ یا بلند آواز سے پڑھنے میں اختیار ہے۔

مسئلہ193۔ یومیہ واجب نمازوں میں جہر (اونچا) و اخفات (آہستہ پڑھنا) واجب ہونے میں ادا اور قضا نماز میں کوئی فرق نہیں ہے اگرچہ قضا نماز احتیاط کے طورپر ہی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ194۔ جہر کا معیار آواز کا جوہر ظاہر کرنا ہے اس کے مقابلے میں اخفات اور آہستہ پڑھنے کا معیاراسے ظاہر نہ کرنا ہے اگرچہ برابرمیں بیٹھا ہوا شخص نماز پڑھنے والی کی آواز سن لے۔

مسئلہ195۔ اگرکوئی شخص الحمد اور سورہ پڑھتے ہوئے آواز کو معمول سے زیادہ بلند کرے مثلاًچیخ و فریاد کے ساتھ پڑھے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ196۔ اگرکوئی شخص جس جگہ بلند آواز سے پڑھنا چاہئے، عمداً آہستہ پڑھے یا جہاں آہستہ پڑھنا چاہئے ، عمداً بلند آواز سے پڑھے تو نماز باطل ہے لیکن اگر فراموشی یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے ہو تو نماز صحیح ہے چنانچہ الحمد اور سورہ یا تسبیحات پڑھتے ہوئے متوجہ ہوجائے تو جتنی مقدار غلطی سے بلند یا آہستہ پڑھی ہے، دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہے۔

مسئلہ197۔ قرائت میں کلمات کو زبان سے اس طرح ادا کرے کہ اسے قرائت کہا جائے ۔بنابرایں قرائت قلبی یعنی کلمات کو زبان سے ادا کئے بغیر دل سے گزارنا کافی نہیں ہے۔ قرائت کہلانے کی علامت یہ ہے کہ اگر نماز پڑھنے والے کی قوت سماعت کمزور نہ ہو یا ماحول میں شورو غل نہ ہوتو جو زبان پر جاری کررہا ہے اس کو سن سکے۔

مسئلہ198۔ جو شخص گونگا ہو اور تکلم پر قادر نہ ہو اگر اشارے کے ساتھ نماز پڑھے تو صحیح ہے۔

مسئلہ199۔ انسان نماز کو غلطی کے بغیر اور صحیح پڑھے۔ جو شخص کسی بھی طور پر صحیح ادا ئیگی نہیں سیکھ سکتا ہو ضروری ہے کہ جس طریقے سے بھی ممکن ہو نماز پڑھے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھے۔

مسئلہ200۔ جوشخص نماز کا الحمد و سورہ یا دوسری چیزیں اچھی طرح نہ جانتا ہو اور انہیں سیکھ سکتا ہو چنانچہ نماز کا وقت وسیع ہو تو ضروری ہے کہ سیکھے ور اگر وقت تنگ ہو تو احتیاط واجب کی بناپر ممکن ہوتو جماعت کے ساتھ نماز پڑھے۔

مسئلہ201۔ قرائت صحیح ہونے کا معیار حروف اور ان کی حرکات و سکنات کو ان کے مخارج سے اس طرح ادا کرنا ہے کہ عربی زبان والے اس کو (کوئی دوسرا حرف نہیں بلکہ) اسی حرف کی ادائیگی سمجھیں اور تجوید کے محسنات (حسن تجوید) کی رعایت لازمی نہیں ہے۔

مسئلہ202۔ اگرکوئی شخص الحمد یا سورہ کا ایک کلمہ نہیں جانتا ہو یا عمداًنہ پڑھے یا عمداً کسی حرف کے بجائے دوسرا حرف کہے مثلاً'ض' کے بجائے'ز' کہے یا کلمات کے زبرکو بدل دے یا تشدید کو ادا نہ کرے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ203۔ اگر کوئی شخص نماز کی قرائت یا اذکار کو غلط پڑھتا تھا مثلاًکلمہ 'یولد' میں لام کو زبر کے بجائے زیر کے ساتھ پڑھتا تھا چنانچہ جاہل مقصر ہو تو احتیاط واجب کی بناپر نماز باطل ہے۔ اگر جاہل قاصر ہو اور صحیح ہونے کے خیال سے اسی طرح پڑھتا تھا تو نماز صحیح ہے۔

مسئلہ204۔ اگرکوئی شخص نماز کی قرائت کے دوران ایک آیت کو دوسری آیت سے ملادے تو پہلی آیت کی آخری حرکت کو ظاہر کرنا لازمی نہیں ہے مثلا 'مالِکِ یَوْمِ الدّین' پڑھے اور آیت کے آخر میں نون کو ساکن کرکے فورا پڑھے: 'اِیّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیّاکَ نَسْتَعین" تو کوئی اشکال نہیں ہے۔ اس کو وصل بہ سکون کہتے ہیں۔ اسی طرح جن کلمات سے آیت تشکیل پائی ہے ا ن کی آخری حرکت کا بھی یہی حکم ہے اگرچہ آخرالذکر میں احتیاط مستحب یہ ہے کہ وصل بہ سکون نہ کرے۔

مسئلہ205۔ کسی آیت کی عبارتوں کے درمیان وقف اور فاصلہ ڈالنے سے جب جملے کی وحدت کو ضرر نہ پہنچے تو کوئی اشکال نہیں ہے مثلا 'غَیْر المَغْضُوبِ عَلَیْہِم" کے بعد تھوڑا فاصلہ دے کر' وَلا الضّالِّیْنَ ' پڑھے۔

مسئلہ206۔ اگرکوئی شخص کسی آیت کو پڑھتے وقت اس سے پہلے والی آیت کے صحیح پڑھنے کے بارے میں شک کرےتو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔ اسی طرح کسی جملے کو ادا کرتے وقت اس سے پہلےوالے جملے کی درست ادائیگی کے بارے میں شک کرے مثلاً اِیّاکَ نَسْتَعینُ پڑھتے وقت شک کرے کہ اِیّاکَ نَعْبُدُصحیح پڑھاہے یا نہیں تو اپنے شک کی پروا نہ کرے، البتہ اگر جس کے صحیح ادا کرنے کے بارے میں شک ہے اس کو احتیاط کے طور پر دوبارہ پڑھے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ207۔ الحمد اور سورہ یا تسبیحات کی قرائت کرتے وقت بدن حرکت کے بغیر اور ساکن ہونا چاہئے اور اگر قدرے ا آگے یا پیچھے ہونا چاہے یا بدن کو دائیں یا بائیں حرکت دینا چاہے تو حرکت کرتے ہوئے ذکر پڑھنا چھوڑدے۔

مسئلہ208۔ مستحب ہے کہ نماز کی پہلی رکعت میں الحمد پڑھنے سے پہلے 'اعوذ باالله من الشیطان الرجیم' پڑھے اور نماز ظہر و عصر کی پہلی و دوسری رکعتوں میں 'بسم الله الرحمن الرحیم' کو بلند آواز سے پڑھےاور حمد و سورہ کو ترتیل کے ساتھ پڑھے اور ہر آیہ کے آخر میں وقف کرے یعنی بعد والی آیت سے نہ ملائے اور الحمد اور سورہ پڑھنے کے دوران آیات کے معانی کی طرف توجہ کرے اور سورہ حمد کی قرائت کے بعد جماعت میں ہو یا فرادی، امام ہو یا ماموم 'الحمد الله رب العالمین' کہے اور سورہ 'قل هو الله احد' کے بعد ایک، دو یا تین مرتبہ کہے 'کذالک الله ربی' اور حمد کی قرائت کے بعد اور سورہ کے بعد بھی تھوڑی دیر ٹھہر جائے اور اس کے بعد نماز کو جاری رکھے۔

مسئلہ209۔ تیسری اور چوتھی رکعت میں تسبیحات کے بعد مستحب ہے کہ استغفار کرے مثلا کہے'استغفرالله ربی و اتوب الیه' یا کہے' اللهم اغفرلی'۔

مسئلہ210۔ یومیہ نمازوں میں سے کسی ایک میں بھی سورہ 'قل هو الله احد' کا نہ پڑھنا مکروہ ہے۔ اسی طرح سورہ 'قل هو الله احد' کے علاوہ کسی اور سورہ کا ایک نماز کی دونوں رکعتوں میں تکرار کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ211۔ مستحب ہے کہ تمام نمازوں کی پہلی رکعت میں سورہ 'انا انزلناہ' اور دوسری رکعت میں سورہ 'قل هو الله احد'پڑھے۔

5۔ رکوع

مسئلہ212۔ ہر رکعت میں قرائت کے بعد رکوع کرے یعنی اس قدر جھک جائے کہ ہاتھ گھٹنوں پر رکھ سکے اور اگر انگلیوں کے سرے بھی گھٹنوں تک پہنچیں تو کافی ہے۔

مسئلہ213۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ رکوع کی حالت میں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھے۔

مسئلہ214۔ رکوع واجب رکن ہے جو عمداً یا سہواً کم یا زیادہ ہوجائے تو نماز باطل ہوجاتی ہے۔ لہذا اگر رکوع کی حد تک پہنچنے اور بدن ساکن ہونے کے بعد سر اٹھائے اور دوبارہ رکوع کی نیت سے جھک جائے یا رکوع کو فراموش کردے اور دوسرے سجدے میں یا اس کے بعد یاد آئے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ215۔ (چنانچہ ان شرائط کے ساتھ جو نماز جماعت میں آئیں گی) امام کی اقتدا کی خاطررکوع زیادہ ہوجائے تو نماز باطل ہونے کا باعث نہیں۔ اسی طرح اگر مستحب نماز میں بھولے سے رکوع زیادہ ہوجائے تو نماز صحیح ہے۔

مسئلہ216۔ ضروی ہے کہ جھکنا رکوع کی نیت سے ہو ، بنابرایں اگر کسی اور کام کے لئے جھکے مثلاً کسی چیز کو اٹھانے کے لئے جھکے تو اسے رکوع نہیں سمجھ سکتا بلکہ ضروری ہے دوبارہ کھڑا ہو اور رکوع کے لئے جھکے۔ اس عمل کی وجہ سے رکن میں اضافہ نہیں ہوتا اور نماز باطل نہیں ہوتی ہے۔

مسئلہ217۔ جو شخص رکوع کے لئے نہیں جھک سکتا اگر کسی چیز سے ٹیک لگا کر جھک سکے تو اسی طرح رکوع کرے اور اگر ٹیک لگا کر بھی رکوع نہیں کرسکتا ہو تو جس قدر ممکن ہو جھک جائے۔ ان دونوں صورتوں میں بیٹھ کر رکوع نہیں کرسکتا ، اگرچہ بیٹھ کر رکوع کے برابر جھک سکتا ہو۔ اگر حالت قیام سے رکوع کے لئے جھکنا بالکل ہی ممکن نہ ہو تو بیٹھ کر رکوع کرے اور احتیاط یہ ہے کہ نماز کو تکرار کرے جس میں قیام کی حالت میں رکوع کے لئے اشارہ کرے اور اگر بیٹھ کر بھی رکوع نہ کرسکے تو کھڑا ہوکر سر کے اشارے سے رکوع کرے اور اگر سر سے اشارہ بھی نہ کرسکے تو رکوع کے لئے آنکھوں کو بند کرے اور رکوع سے سر اٹھانے کے لئے آنکھوں کو کھولے۔

مسئلہ218۔ جو شخص بیٹھ کر رکوع کرتا ہے اس قدر جھکنا کافی ہے کہ چہرہ گھٹنوں کے بالمقابل جا پہنچے اور ہاتھ کو گھٹنوں پر رکھنا لازم نہیں ہے۔

مسئلہ219۔ بیٹھ کر یا اشارے سے انجام دینے والا رکوع عمداً یا سہواً کم یا زیادہ ہوجائے تو نماز باطل ہونے کا باعث ہے۔

مسئلہ220۔ رکوع میں ذکر پڑھنا ضروری ہے۔ رکوع کا واجب ذکر ایک دفعہ سُبْحانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهِ یا تین دفعہ سُبْحانَ اللهِ ہے۔ اگر اس کے بجائے (سجدے کے مخصوص ذکر کے علاوہ) کوئی دوسرا ذکر مثلاً اَلْحَمْدُ لِلهِ اور اللهُ اَكبَرُ وغیرہ اسی مقدار میں پڑھے تو کافی ہے۔

مسئلہ221۔ وقت کی کمی یا ضرورت اور مجبوری کی صورت میں ایک مرتبہ سُبْحانَ اللهِ کہنا کافی ہے۔

مسئلہ222۔ رکوع میں واجب ذکر پڑھتے وقت بدن ساکن ہونا چاہئے بلکہ مستحب ہونے کے قصد سے پڑھنے والے اذکار کے دوران مثلا سُبْحانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَ بِحَمْدِهِ کو تکرار کرے تو بھی احتیاط واجب یہ ہے کہ بدن کو سکون کی حالت میں رکھے۔

مسئلہ223۔ اگر قدرے آگے یا پیچھے ہونا چاہے یا جسم کو دائیں یا بائیں تھوڑی سی حرکت دینا چاہے تو حرکت کرتے وقت ذکر پڑھنا چھوڑ دے لیکن نماز کے ذکر کی نیت کئے بغیر حرکت کی حالت میں مطلق ذکر کی نیت سے پڑھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ224۔ رکوع کا ذکر پڑھتے وقت بدن یا انگلیوںوغیرہ کو معمولی حرکت دینے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ225۔ اگر رکوع کا واجب ذکر پڑھتے ہوئے بے اختیار بدن حرکت کرے جس سے واجب طمانینت (بدن کا ساکن ہونا) ختم ہوجائے تو بدن ساکن ہونے کے بعد واجب ذکر کو دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ226۔ جو شخص جانتا ہو کہ رکوع کا ذکر پڑھتے وقت سکون اور طمانینت واجب ہے اگر رکوع کی حد تک پہنچنے اور بدن ساکن ہونے سے پہلے عمداً رکوع کا ذکر شروع کردے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ227۔ اگر رکوع کی حد تک پہنچنے اور بدن ساکن ہونے سے پہلے سہواً ذکر پڑھ لے تو رکوع کی حد تک پہنچنے کے بعد دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ228۔ جو شخص جانتا ہو کہ رکوع کا ذکر پڑھتے وقت سکون کی حالت واجب ہے اگر واجب ذکر ختم ہونے سے پہلے جان بوجھ کر رکوع سے سر اٹھالے تو نماز باطل ہے اور اگر بھولے سے ایسا کرے چنانچہ رکوع کی حد سے خارج ہونے سے پہلے متوجہ ہوجائے کہ ذکر ختم نہیں ہوا ہے تو اسی حالت میں ساکن ہوجائے اور رکوع کا ذکر پڑھے اور اگر رکوع کی حالت سے خارج ہونے کے بعد متوجہ ہوجائے تو نماز صحیح ہے۔

مسئلہ229۔ جو شخص بیماری یا کسی اور وجہ سے رکوع کی حالت میں تین دفعہ سُبْحانَ اللهِ پڑھنے تک نہیں بیٹھ سکتا ہو تو ایک دفعہ سُبْحانَ اللهِ پڑھنا کافی ہے اور اگر رکوع کی حالت میں فقط ایک لمحہ بیٹھ سکتا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اسی وقت ذکر شروع کرے اور سر اٹھاتے ہوئے ذکر کو ختم کرے۔

مسئلہ230۔ نماز پڑھنے والا رکوع کا ذکر ختم ہونے کے بعد کھڑا ہوجائے اور بدن ساکن ہونے کے بعد سجدے میں جائے اور اگر کھڑا ہونے سے پہلے یا بدن

ساکن ہونے سے پہلے عمداً سجدے میں چلا جائے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ231۔ اگر رکوع کرنا بھول جائے اور سجدے میں پہنچنے سے پہلے یاد آئے تو کھڑا ہوجائے اور قیام کی حالت سے رکوع میں جائے چنانچہ جھکے ہوئے ہونے کی حالت میں رکوع کی طرف جائے تو کافی نہیں ہے اور اگر اسی پر اکتفاء کرے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ232۔ اگر پہلے سجدے کی حالت میں یا اس کے بعد اور دوسرے سجدے میں جانے سے پہلے یاد آئے کہ رکوع نہیں کیا ہے تو کھڑا ہوجائے اور کھڑا ہونے کے بعد رکوع کرے اور اس کے بعد دو سجدے بجالائے اور نماز ختم کرے اور نماز کے بعد احتیاط مستحب کی بناپر سجدہ زیادہ ہونے کی وجہ سے دو سجدہ سہو بجالائے۔

مسئلہ233۔ مستحب ہے کہ رکوع میں جانے سے پہلے جب قیام کی حالت میں ہو تکبیر کہے اور اگر نماز پڑھنے والا مرد ہے تو رکوع کی حالت میں گھٹنوں کو پیچھے کی طرف دھکیلے اور سر کو نیچے جھکائے اور پیٹھ کے برابر رکھے، ہاتھ کی ہتھیلی کو گھٹنوں پر رکھے اور دونوں پاوں کے درمیان دیکھے اور رکوع کے ذکر سے پہلے یا بعد میں صلوات پڑھے، رکوع کا ذکر تکرار کرے، اس کو طاق عددپر ختم کرے، رکوع سے سر اٹھانے اور کھڑا ہونے کے بعد جب بدن ساکن ہو تو پڑھے: سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہُ.

مسئلہ234۔ مستحب ہے کہ عورت رکوع کی حالت میں ہاتھ کو گھٹنوں سے اوپر رکھے اور گھٹنوں کو پیچھے کی طرف نہ دھکیلے۔

6۔ سجدے

مسئلہ235۔ واجب او رمستحب نمازوں کی ہر رکعت میں رکوع کے بعد دو سجدے بجالائے یعنی خدا کے حضور خضوع سے پیشانی کو زمین پر رکھے۔

مسئلہ236۔ سجدے میں پیشانی کے علاوہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلی، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاوں کے انگوٹھوں کی نوک کو زمین پر رکھا جائے۔

مسئلہ237۔ ایک رکعت میں دونوں سجدے مل کر رکن ہیں بنابرایں اگر جان بوجھ کر یا بھولے سے دونوں ترک ہوجائیں یا دو سجدے زیادہ ہوجائیں تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ238۔ ایک سجدے کو جان بوجھ کر کم یا زیادہ کرنے سے نماز باطل ہوجاتی ہے۔

مسئلہ239۔ اگر بھولے سے یا غلطی سے ایک سجدہ کم یا زیادہ ہوجائے تو نماز باطل نہیں ہے لیکن اس کے کچھ احکام ہیں جو بیان کئے جائیں گے۔

مسئلہ240۔ اگر عمداً یا سہواً پیشانی کو زمین پر نہ رکھے تو سجدہ نہیں ہوگا اگرچہ دوسرے چھے اعضاء (دونوں ہتھیلی، دونوں گھٹنے اور پاوں کے دونوں انگوٹھے) زمین پر رکھے ہوں اور اگر پیشانی کو زمین پر رکھے لیکن سہواً دوسرے اعضاء کو زمین پر نہ رکھے یا سہواً ذکر نہ پڑھے تو سجدہ صحیح ہے۔

مسئلہ241۔ سجدے کی حالت میں پاوں کے انگوٹھوں کے علاوہ دوسری انگلیوں کو بھی زمین پر رکھنا جائز ہے۔

مسئلہ242۔ سجدے کا واجب ذکر ایک دفعہ سُبْحانَ رَبِّیَ الاعْلی وَ بِحَمْدِہِ یا تین دفعہ سُبْحانَ اللہِ پڑھنا ہے اور اگر اس کے بجائے (رکوع کے مخصوص ذکر کے علاوہ) کوئی اور ذکر مثلا اَلحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللہُ اَکبَرُ وغیرہ اسی مقدار میں پڑھے تو کافی ہے۔

مسئلہ243۔ اگر رکوع کے ذکر کے بجائے سجدے کا ذکر اور سجدے کے ذکر کے بجائے رکوع کا ذکر پڑھے تو چنانچہ ایسا سہواً ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے اسی طرح ہے اگر عمداً اور مطلق ذکر خدا کی نیت سے پڑھے لیکن ضروری ہے کہ اس کے مخصوص ذکر کو بھی پڑھے۔

مسئلہ244۔ اگر رکوع اور سجدے کے بعد متوجہ ہو کہ رکوع یا سجدے کا ذکر غلط پڑھا ہے تو نماز صحیح ہے۔

مسئلہ245۔ سجدے کا واجب ذکر پڑھتے ہوئے بدن ساکن ہونا چاہئے۔اسی طرح احتیاط واجب کی بناپر مستحب ہونے کی نیت سے کوئی ذکر پڑھے تو بھی بدن ساکن ہونا چاہئے مثلا سُبْحانَ رَبِّیَ الاعْلی وَ بِحَمْدِہِ کو تکرار کرے وغیرہ۔

مسئلہ246۔ جو شخص جانتا ہو کہ سجدے کا ذکر پڑھتے ہوئے بدن کا ساکن ہونا واجب ہے، اگر پیشانی زمین پر لگنے اور بدن ساکن ہونے سے پہلے عمداً ذکر پڑھے یا ذکر ختم ہونے سے پہلے عمداً سر کو سجدے سے اٹھا لے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ247۔ اگر پیشانی زمین پر لگنے اور بدن ساکن ہونے سے پہلے سہواً سجدے کا ذکر پڑھے اور سجدے کی حالت میں متوجہ ہوجائے تو بدن ساکن ہونے کے بعد دوبارہ ذکر پڑھے۔

مسئلہ248۔ اگر سجدے سے سر اٹھانے کے بعد متوجہ ہو کہ سجدے میں پہنچنے سے پہلے یا بدن ساکن ہونے سے پہلے ذکر پڑھا ہے یا ذکر ختم ہونے سے پہلے سجدے سے سر اٹھایا ہے تو نماز صحیح ہے۔

مسئلہ249۔ اگر میٹرس وغیرہ پر سجدہ کرے (کہ جس میں بدن پہلے حرکت کرتاہے اور ساکن ہوجاتا ہے) چنانچہ اس وقت ذکر پڑھے جب بدن ساکن ہو تو نماز صحیح ہے۔

مسئلہ250۔ اگر سجدے کا ذکر پڑھتے ہوئے سات اعضاء میں سے کسی عضو کو جان بوجھ کر زمین سے اٹھالے تو نماز باطل ہے لیکن جب ذکر پڑھنے میں مشغول نہ ہو اور پیشانی کے علاوہ کسی اور عضو کو اٹھا کر دوبارہ زمین پر رکھے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ251۔ اگر سجدے کا ذکر ختم ہونے سے پہلے بھولے سے پیشانی زمین سے اٹھالے تو دوبارہ زمین پر نہیں رکھ سکتا اورضروری ہے کہ اسے ایک سجدہ شمار کرے لیکن اگر دوسرے اعضاء کو بھولے سے زمین سے اٹھالے تو دوبارہ زمین پر رکھے اور ذکر پڑھے۔

مسئلہ252۔ اگر سجدے کے دوران پیشانی سجدہ گاہ سے لگے اور بے اختیار اٹھ جائے تو دوبارہ زمین پر رکھے اور سجدے کا ذکر پڑھے اور دونوں کو ملاکر ایک سجدہ شمار کرے۔

مسئلہ253۔ سجدے میں دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر رکھے لیکن مجبوری میں ہاتھ کی پشت کو بھی رکھنے میں کوئی مانع نہیں ہے۔ اگر ہاتھ کی پشت بھی رکھنا ممکن نہ ہو تو کلائی کو رکھے اور اگر یہ ممکن نہ ہوتو کہنی تک جو حصہ بھی ممکن ہو زمین پر رکھے اور یہ بھی ممکن نہ ہوتو بازو کو رکھنا کافی ہے۔

مسئلہ254۔ پہلے سجدے کا ذکر ختم ہونے کے بعد بیٹھے تاکہ بدن ساکن ہوجائے اور دوبارہ سجدے میں جائے۔

مسئلہ255۔ جو شخص کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے تین دفعہ سُبْحانَ اﷲِ پڑھنے تک سجدے میں نہیں بیٹھ سکتا ہو تو ایک مرتبہ سُبْحانَ اﷲِ پڑھنا کافی ہے اور اگر سجدے میں فقط ایک لمحہ بیٹھ سکتا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اسی لمحے ذکر شروع کرے اور سر اٹھاتے ہوئے ذکرکو ختم کرے۔

مسئلہ256۔ اگر کوئی شخص پیشانی کو زمین پر نہیں رکھ سکتا ہو تو جس قدر ممکن ہو جھک جائے اور سجدہ گاہ یا ایسی چیز کو جس پر سجدہ صحیح ہو، بلند جگہ پر رکھے اور اس طرح پیشانی کو اس پر رکھے کہ لوگ کہیں سجدہ کیا ہے لیکن اگر ممکن ہو تو ہتھیلیوں، گھٹنوں اور پاوں کے انگوٹھوں کو معمول کے مطابق زمین پر رکھے اور اگر کوئی ایسی چیز نہ ہو جس پر سجدہ گاہ رکھ سکے ہو تو اس کو ہاتھوں سے اٹھائے اور اس پر پیشانی رکھے اور اگر بالکل ہی جھک نہ سکے تو سجدہ کرنے کے بجائے سر سے اشارہ کرے اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو آنکھوں سے اشارہ کرے۔

مسئلہ257۔ سجدے کی حالت میں پیشانی کی جگہ گھٹنوں اور پاوں کی انگلیوں کی جگہ سے چار ملی ہوئی انگلیوں کی مقدار سے نیچی یا بلند نہیں ہونا چاہئے۔

مسئلہ258۔ سجدہ گاہ یا وہ چیز جس پر سجدہ کرے، پاک ہونی چاہئے لیکن نجس فرش پر سجدہ گاہ رکھنا چنانچہ بدن اور لباس تک نجاست سرایت نہ کرے یا سجدہ گاہ کی ایک طرف نجس ہونا جب کہ پیشانی کو پاک طرف رکھے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ259۔ ضروری ہے کہ پیشانی اور سجدہ گاہ کے درمیان سر کے بال اور ٹوپی وغیرہ حائل نہ ہو۔

مسئلہ260۔ اگر پیشانی اور سجدہ گاہ کے درمیان کوئی چیز حائل ہوجائے تو نماز باطل ہے لیکن اگر سجدہ گاہ کا رنگ تبدیل ہوگیا ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ261۔ اگر سجدے کے دوران متوجہ ہوجائے کہ چادر یا اس جیسی کوئی چیز حائل ہونے کی وجہ سے پیشانی سجدہ گاہ پر نہیں لگی ہے توواجب ہے کہ سر کو زمین سے اٹھائے بغیر پیشانی کو حرکت دے یا اس مانع کو پیشانی کے نیچے سے ہٹادے تاکہ کم از کم انگوٹھے کے پورے کے برابر سجدہ گاہ پر پیشانی لگ جائے۔ اگر سر کو زمین سے اٹھالے اور مانع کو ہٹانے کے بعد دوبارہ سجدہ گاہ پر رکھے تو چنانچہ نادانی یا فراموشی کی وجہ سے ہو اور ایک رکعت کے ایک سجدے میں ہو تو نماز صحیح ہے لیکن اگر جانتے ہوئے اور عمداً ہو یا ایک رکعت کے دونوں سجدوں میں ایسا ہوجائے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ262۔ تمام نمازوں کی پہلی رکعت اور چار رکعتی نمازوں کی تیسری رکعت میں احتیاط واجب کی بناپر دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ جائے اس کے بعد اگلی رکعت کے لئے کھڑا ہوجائے البتہ تھوڑی دیر بیٹھے بغیر اگلی رکعت کے لئے کھڑا ہوجائے تو نماز باطل نہیں ہے۔

وہ چیزیں جن پر سجدہ کرنا صحیح ہے

مسئلہ263۔ سجدے کے دوران پیشانی کو ایسی چیز پر رکھے جس پر سجدہ صحیح ہو۔

مسئلہ264۔ سجدے میں پیشانی کو زمین یا زمین سے اگنے والے پودوں پر رکھے کہ جو کھائے اور پہنے نہ جاتے ہوں‌مثلاً پتھر، مٹی، لکڑی، درختوں کے پتے وغیرہ۔ کھانے اور پہننے کی چیزوں پر سجدہ صحیح نہیں ہے اگرچہ زمین سے اگتی ہوں مثلاً گندم اور کپاس اور معدنیات جو زمین کے اجزا شمار نہیں ہوتیں مثلاً سونے، چاندی اور شیشہ وغیرہ ۔

مسئلہ265۔ سنگ مرمر اور وہ پتھر جو عمارت بنانے یا اس کی زینت کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں اسی طرح عقیق، فیروزہ اور دُر وغیرہ پر سجدہ کرنا صحیح ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ آخری قسم (عقیق، فیروزہ اور در وغیرہ) پر سجدہ نہ کرے۔

مسئلہ266۔ اینٹ، مٹی کے برتن، جپسم، چونے کے پتھر اور سیمنٹ پر سجدہ کرنا صحیح ہے۔

مسئلہ267۔ ایسی چیزوں پر سجدہ صحیح ہے جو زمین سے اگتی ہیں اور فقط حیوانات کی خوراک ہیں مثلا بھوسا ٔاور گھاس ۔

مسئلہ268۔ چائے کے سبز پتے پر سجدہ کرنا احتیاط واجب کی بناپر صحیح نہیں ہے لیکن قہوہ کے درخت کے پتے پر کہ جو خود خوراک کے طور پر استعمال نہیں ہوتا، سجدہ صحیح ہے۔

مسئلہ269۔ جن پھولوں کو کھایا نہیں جاتا ان پر سجدہ صحیح ہے نیز وہ جڑی بوٹیاں جو زمین سے اگتی ہیں اور فقط دوائی کے طور پر استعمال ہوتی ہیں ان پر سجدہ صحیح ہے مثلاً ختمی اور بنفشہ کا پھول لیکن وہ جڑی بوٹیاں جو دوائی کے علاوہ طبی فوائد اور خصوصیات کی وجہ سے کھائی جاتی ہیں ان پرسجدہ صحیح نہیں ہے مثلاً خاکشیر وغیرہ

مسئلہ270۔ ایسی گھاس اور جڑی بوٹیاں جو بعض شہروں میں یا بعض لوگ جنہیں کھاتے ہیں لیکن دوسرے لوگ اشیائے خوردنی کے طور پر استعمال نہیں کرتے ، خوردنی شمار کی جائیں گی اور ان سجدہ صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ271۔ لکڑی اور گھاس (پٹ سن اور روئی کے علاوہ) سے تیارہ شدہ کاغذ پر سجدہ صحیح ہے۔

مسئلہ272۔ اگر ایسی چیز نہ ہو جس پر سجدہ صحیح ہے یا سردی یا گرمی وغیرہ کی وجہ سے اس پر سجدہ کرنا ممکن نہ ہو چنانچہ روئی یا پٹ سن سے تیار شدہ لباس یا روئی اور پٹ سن سے تیار شدہ کوئی اور چیز ہو تو اس پر سجدہ کرے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ جب تک روئی اور پٹ سن سے تیارشدہ لباس ممکن ہو دوسری جنس سے تیار شدہ لباس پر سجدہ نہ کرے اور ایسی اشیاء اختیار میں نہ ہوں تو احتیاط واجب کی بناپر ہاتھ کی پشت پر سجدہ کرے۔

مسئلہ273۔ جس چیز پر سجدہ کرنا ہو اگر نماز کے دوران وہ گم ہوجائے اور ایسی چیز بھی نہ ہو جس پر سجدہ کرنا صحیح ہو تو چنانچہ نماز کا وقت وسیع ہو تو نماز کو توڑ دے اور اگر وقت تنگ ہو تو گذشتہ مسئلے میں بتائی گئی ترتیب کے مطابق عمل کرے۔

مسئلہ274۔ جہاں تقیہ واجب ہو فرش وغیرہ پر سجدہ کرسکتا ہے اور نماز کے لئے دوسری جگہ جانا لازم نہیں ہے لیکن اگر اسی جگہ کسی زحمت کے بغیر چٹائی یا پتھر وغیرہ پر سجدہ کرسکتا ہو تو احتیاط واجب کی بناپر ان اشیاء پر سجدہ کرے۔

مسئلہ275۔ اگر پہلے سجدے کے دوران سجدہ گاہ پیشانی سے چپک جائے تو دوسرے سجدے کے لئے سجدہ گاہ کو پیشانی سے جدا کرے اور اگر سجدہ گاہ کو پیشانی سے جدا نہ کرے اور اسی حالت میں دوسرے سجدے میں جائے تو اشکال ہے۔

مسئلہ276۔ مٹی اور زمین پر سجدہ کرنا سب سے بہترین سجدہ ہے جو خدا کے حضور خضوع و خشوع کی علامت ہے اور سجدے کے لئےکوئی بھی مٹی تربت مقدس سید الشہداء علیہ السلام کے برابر فضیلت نہیں رکھتی ہے۔

مسئلہ277۔ سجدے کے بعض مستحبات درج ذیل ہیں ؛

1۔ سجدے سے پہلے اور بعد میں بدن جب ساکن ہوتو تکبیر کہے۔

2۔ دو سجدوں کے درمیان جب بدن ساکن ہو تو کہے: اَسْتَغفِرُ اللہَ رَبّی وَ اَتُوبُ اِلَیْہِ۔

3۔ سجدے کو طول دے اور اس میں ذکر پڑھے اور دنیوی و اخروی حاجات کے لئے دعا کرے اور صلوات پڑھے۔

4۔ سجدے کے ذکر کو تکرار اور طاق عدد پر ختم کرے۔

5۔ سجدے کے بعد بائیں ران پر بیٹھ جائے اور دائیں پاوں کا اوپر والا حصہ بائیں پاوں کے تلوے پر رکھے۔

6۔ اگلی رکعت کے لئے کھڑے ہوتے ہوئے پڑھے: بِحَوْلِ اللهِ وَ قُوَّتِهِ اَقُومُ وَ اَقْعُدُ

مسئلہ278۔ سجدے کی حالت میں قرآن پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ279۔ اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور کو سجدہ کرنا حرام ہے اور بعض لوگ ائمہ علیہم السلام کے مزارات کے سامنے پیشانی کو زمین پر رکھتے ہیں، اگر اللہ تعالی کا شکر ادا کرنے کی نیت سے ایسا کریں تو اشکال نہیں ہے ورنہ حرام ہے۔

قرآن کے واجب سجدے

مسئلہ280۔ چار سوروں سورہ سجدہ (الم تنزیل) ، فصلت (حم سجدہ) ، نجم اور علق میں سے ہر ایک میں واجب سجدے کی ایک آیت ہے جسےاگر انسان پڑھے یا سنے تو اس کے ختم ہونے کے فوراً بعد سجدہ کرنا ضروری ہے اور اگرسجدہ کرنا بھول جائے تو جب بھی یاد آئے سجدے کو انجام دے۔[1]

مسئلہ281۔ پوری آیت سجدہ واجب ہونے کا سبب ہےلہذا اگر آیت کا ایک حصہ پڑھے یا سنے تو سجدہ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ282۔ مذکورہ آیات کا ترجمہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب نہیں ہوتا ہے۔

مسئلہ283۔ اگر ریڈیو، ٹی وی سے یا ٹیپ ریکارڈر وغیرہ سے نشر ہونے والی آیت سجدہ کو سنے تو سجدہ واجب ہے۔

مسئلہ284۔ اگر آیہ سجدہ پڑھتے وقت کسی دوسرے شخص سے یا ٹیپ ریکارڈر وغیرہ سےبھی اسے سنے تو دو سجدے کرے۔

مسئلہ285۔ قرآن کے واجب سجدے میں ان چیزوں پر سجدہ کرے جن پر نماز کے دوران سجدہ صحیح ہے لیکن نماز کے سجدے کی دیگر شرائط مثلاًقبلہ رخ ہونا یا باوضو ہونا وغیرہ لازم نہیں ہے۔

مسئلہ286۔ قرآن کے واجب سجدے میں پیشانی کو سجدے کے لئے زمین پر رکھنا کافی ہے اور ذکر پڑھنا لازم نہیں ہے اگرچہ مستحب ہے اور بہتر ہے کہ پڑھے: لااِلهَ اِلاّ االلهُ حَقاً حَقاً، لااِلَهَ اِلاّ االلهُ اِیماناً وَ تصدِیقا، لااِلهَ اِلاّ االلهُ عُبُودِیَّةً وَ رقّاً، سَجَدْتُ لکَ یا رَبِّ تعَبُّداً وَ رقّاً، لامُستنْکِفاً وَ لامُسْتَکبِراً، بَلْ انا عَبْدٌ ذَلِیلٌ ضَعِیفٌ خائِفٌ مُسْتَجیرٌ.

---

[1] سجدے والی آیات: 1۔ سورہ سجدہ، آیت 15۔ 2۔ سورہ فصلت، آیت37۔ 3۔ سورہ نجم، آیت62۔ 4۔ سورہ علق، آیت19

7۔ تشہد

مسئلہ287۔ نماز پڑھنے والے کے لئے ضروری ہے کہ ہر نماز کی دوسری اور آخری رکعت میں دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ جائے اور بدن ساکن ہونے کے بعد تشہد کے عنوان سے ذکر کے جملے اپنی زبان پر جاری کرے۔ اس عمل کو تشہد کہا جاتا ہے۔

مسئلہ288۔ تشہد کی حالت میں واجب ذکر یہ ہے: اَشْهَدُ اَنْ لا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِيْکَ لَهُ و اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ

مسئلہ289۔ تشہد کے واجب ذکر سے پہلے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ» یا بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ خَيْرُ الاسْماءِ لِلّٰهِ کہنا مستحب ہے اور اسی طرح صلوات کے بعد مستحب ہے کہے: وَ تَقَبَّلْ شَفاعَتَهُ وَ ارْفَعْ دَرَجَتَهُ

مسئلہ290۔ تشہد غیر رکنی واجب ہے بنابرایں اگر عمداً اضافہ یا ترک ہوجائے تو نماز باطل ہے لیکن بھولے سے زیادہ یا ترک ہوجائے تو نماز باطل ہونے کا باعث نہیں ہے۔

مسئلہ291۔ اگر تشہد پڑھنا بھول جائے اور تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوجائے لیکن رکوع سے پہلے یاد آئے تو بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے اور دوبارہ کھڑے ہوکر تیسری رکعت کی تسبیحات کو دوبارہ پڑھے اور نماز جاری رکھے اور نماز کے بعد بے جا قیام کے لئے احتیاط مستحب کی بناپر دو سجدہ سہو بجالائے۔

مسئلہ292۔ اگر تشہد پڑھنا بھول جائے اور تیسری رکعت کے رکوع میں یا اس کے بعد یاد آئے تو نماز کو ختم کرے اور سلام کے بعد بھولے ہوئے تشہد کے لئے دو سجدہ سہو بجالائے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ سجدہ سہو سے پہلے تشہد کی قضا کرے۔

8. سلام

مسئلہ293۔ سلام نماز کا آخری جزء ہے جس کو کہنے کے بعد نماز ختم ہوجاتی ہے۔ نماز کا واجب سلام یہ ہے کہ کہے: السَّلامُ عَلَيْكم اور بہتر ہے کہ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكاتُهُ کو بھی اضافہ کرے یا کہے: السَّلامُ عَلَيْنا وَ عَلى عِبادِ اللهِ الصّالِحينَ.

مسئلہ294۔ مستحب ہے کہ گذشتہ مسئلے میں مذکور دونوں سلام سے پہلے کہے: السَّلامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكاتُهُ.

مسئلہ295۔ سلام غیر رکنی واجبات میں سے ہے بنابرایں اگر بھولے سے اضافہ یا ترک ہوجائے تو نماز باطل نہیں ہے۔

مسئلہ296۔ اگر نماز کا سلام کہنا بھول جائے اور اس وقت یاد آئے کہ ابھی نماز کی شکل ختم نہ ہوئی ہو اور ایسا کام بھی نہ کیا ہو جس کو عمداً یا بھول کر انجام دینے سے نماز باطل ہوجاتی ہے مثلاً قبلے سے رخ موڑنا، تو سلام کہے اور نماز صحیح ہے۔

9۔ ترتیب

مسئلہ297۔ نماز پڑھنے والے کے لئے ضروری ہے کہ نماز کو بتائی گئی ترتیب کے مطابق پڑھے اور ہر جزء کو اس کے مخصوص مقام پر ادا کرے بنابرایں اگر کوئی عمداً اس ترتیب کی رعایت نہ کرے مثلا ًالحمد سے پہلے سورہ پڑھے یا رکوع سے پہلے سجدہ کرے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ298۔ اگر کسی رکن کوبھول جائے اور اس کے بعدوالے رکن میں پہنچنے کے بعد یاد آئے مثلاً دونوں سجدے بھول جائے اور اگلی رکعت کے رکوع میں یاد آئے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ299۔ اگر کسی رکن کو بھول جائے اور غیر رکن جزء کو انجام دے اور بعد والے رکن میں پہنچنے سے پہلے یاد آئے تو اس (بھول جانے والے) رکن کو بجالائے اور اس کے بعد غلطی سے جس جزء کو بجالایا ہے دوبارہ انجام دے مثلاً تشہد پڑھنے کے بعد یاد آئے کہ دونوں سجدے بھول گیا ہے تو دونوں سجدے بجالانے کے بعد دوبارہ تشہد پڑھے۔

مسئلہ300۔ اگر ایسا جزء ادا کرنا بھول جائے جو رکن نہیں ہے اور اس کے بعدوالے رکن میں پہنچنے کے بعد یاد آئے مثلاً الحمدپڑھنا بھول جائے اور رکوع میں متوجہ ہو کہ الحمد نہیں پڑھی ہے تو اس کی نماز صحیح ہے اور الحمد پڑھنے کے لئے نہیں پلٹ سکتا ہے۔

مسئلہ301۔ اگر ایسا جزء ادا کرنا بھول جائے کہ جو رکن نہیں ہے اور اس کے بعد والے غیر رکنی جزء کو انجام دے اور رکن میں پہنچنے سے پہلے یاد آئے مثلاً الحمدپڑھنا بھول جائے اور سورہ پڑھے اور رکوع میں جانے سے پہلے متوجہ ہوجائے تو پہلےبھول جانے والے جزء (الحمد) کو پڑھے اور اس کے بعد جس جزء (سورہ) کو غلطی سے پہلے پڑھا ہے، دوبارہ پڑھے۔

10۔ موالات

مسئلہ302۔ نماز پڑھنےوالے کو چاہئے کہ نماز کے اجزاء مثلاً رکوع، سجدہ اور تشہد وغیرہ کو پے در پے بجالائے اور ان کے درمیان طویل اور غیرمعمولی فاصلہ نہ ڈالے۔ اس عمل کو موالات کہتے ہیں۔ بنابرایں اگر نماز کے اجزاء کے درمیان اتنا فاصلہ ڈالے کہ دیکھنے والے کی نظر میں نماز کی حالت سے خارج ہوجائے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ303۔ اگر کچھ کلمات یا ایک کلمے کے حروف کے درمیان بھولے سے غیر معمولی فاصلہ ڈال دے لیکن ایسا نہ ہو کہ نماز کی صورت ختم ہوجائے اور اس کے بعد والے رکن میں پہنچنے کے بعد متوجہ ہوجائے تو نماز صحیح ہے اور ان کلمات اور جملوں کو دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہے لیکن اگر بعد والے رکن میں پہنچنے سے پہلے متوجہ ہوجائے تو پلٹ جائے اور دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ304۔ رکوع اور سجدوں کے ذکر کو لمبا کرنا یا لمبی سورتیں پڑھنا موالات ٹوٹنے کا باعث نہیں ہے۔

قنوت

مسئلہ305۔ مستحب ہے کہ تمام واجب اور مستحب نمازوں کی دوسری رکعت میں الحمد اور سورے کے بعد اور رکوع سے پہلے ہاتھوں کو بلند کرے اور دعا پڑھے۔ اس عمل کو قنوت کہتے ہیں۔

مسئلہ306۔ نماز جمعہ میں ہر رکعت میں ایک قنوت ہے جو پہلی رکعت میں رکوع سے پہلے اور دوسری رکعت میں رکوع کے بعد ہے۔

مسئلہ307۔ عید فطر اور عید قربان کی نماز میں پہلی رکعت میں پانچ اور دوسری رکعت میں چار قنوت ہیں۔

مسئلہ308۔ قنوت میں کوئی بھی ذکر، دعا یا قرآن کی آیت پڑھ سکتا ہے حتی کہ ایک صلوات یا سُبْحَانَ اللهِ یا بِسْمِ اللهِ یا بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحیم پر بھی اکتفا کرسکتا ہے لیکن بہترہے قرآن میں موجود دعائیں پڑھے مثلا رَبَّنا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَ فِی الآخِرَۃِ حَسَنَۃً وَ قِنَا عَذابَ النَّار یا معصومین علیہم السلام سے منقول دعائیں اور اذکار پڑھے مثلا لا اِلٰہَ اِلاّ اللهُ الحَلِیمُ الکریمُ، لا اِلٰہَ اِلاّ اللهُ العَلِیُّ العَظِیمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْع وَ رَبِّ الارَضِینَ السَّبْعِ وَ مَا فِیھِنَّ وَ مَا بَیْنَھُنَّ وَ رَبِّ العَرْشِ العَظِیمِ وَ الحَمْدُ لِلهِ رَبِّ العَالَمینَ.

مسئلہ309۔ قنوت میں ہر زبان میں دعا کرنا، استغفار اور حاجت طلب کرنا جائز ہے۔

مسئلہ310۔ قنوت کو بلند آواز سے پڑھنا مستحب ہے لیکن نماز جماعت میں اگر امام جماعت ماموم کی آواز سن رہا ہو تو مستحب نہیں ہے۔

تعقیبات نماز

مسئلہ311۔ نماز پڑھنے کے بعد مستحب ہے کہ دعا، ذکر یا قرآن پڑھے اس عمل کو تعقیبات نماز کہتے ہیں اور بہتر ہے کہ اسی حالت میں جب قبلہ رخ اور وضو یاغسل یا تیمم کے ساتھ ہو اس عمل کو انجام دے۔

مسئلہ312۔ تعقیبات نماز کو عربی میں پڑھنا لازم نہیں ہے لیکن بہتر ہے کہ معصومین علیہم السلام سے منقول دعائیں اور اذکار پڑھے۔ ان میں سے بہترین ذکر تسبیح حضرت زہرا علیہا السلام کے نام سے معروف ہے جس میں 34 مرتبہ اَللّٰہُ اَکبَرُ، 33مرتبہ اَلحَمْدُ لِلہِ اور 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ہے۔ دعاؤں کی کتابوں میں معصومین علیہم السلام سے بہترین اور خوبصورت مضامین کے ساتھ دعائیں نقل ہوئی ہیں۔

مسئلہ313۔ مستحب ہے کہ نماز پڑھنے کے بعد سجدہ شکر بجالائے یعنی نماز کی توفیق ملنے اور دوسری نعمتوں کے شکر کی نیت سے پیشانی کو زمین پر رکھے اور بہتر ہے کہ تین مرتبہ یا اس سے زیادہ کہے: شکرا للہ ۔

نماز کا ترجمہ

مسئلہ314۔ نماز پڑھنے والے کے لئے مناسب ہے کہ نماز کے اذکار و الفاظ کو ان کے معانی پر توجہ دیتے ہوئے اور خشوع و حضور قلب کے ساتھ زبان پر جاری کرے تاکہ نماز کے ذریعے روح کی پاکیزگی اور دل کو خدا سے نزدیک کرنے کے لئے استفادہ کرسکے۔

مسئلہ315۔ سورہ حمد کا ترجمہ :

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمنِ الرَّحیم، اللہ کے نام سے جس کی بے انتہا رحمت اور فیض دنیا میں سب انسانوں کے لئے عام ہے اور اس کی ابدی رحمت اور بخشش مومنین سے مخصوص ہے۔

الْحَمْدُ لِلہِ رَبِّ الْعَالَمینَ تعریف اور ستائش اس خدا کی ذات سے مخصوص ہے جو تمام موجودات کا پالنے والا ہے۔

الرَّحْمنِ الرَّحیم وہ رحمان ہے (جس کی بخشش اور فضل دنیا میں تمام انسانوں کے لئے ہے) اور رحیم ہے (جس کی ابدی بخشش اور فضل مومنین سے مخصوص ہے) ۔

مَالِکِ یَوْمِ الدِّینِ روز جزا (قیامت) کا اختیار اس کے ہاتھ میں ہے۔

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعینُ ہم فقط تیری بندگی کرتے ہیں اور فقط تجھ سے ہی مدد طلب کرتے ہیں۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ المُسْتَقِیمَ ہمیں راہ راست کی طرف ہدایت فرما

صِراطَ الّذِیْنَ انْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ان لوگوں کے راستے کی جانب جنہیں تو نے نعمت عطا کی ہے (ان کے دلوں میں اپنی معرفت کا نور روشن کیا ہے)

غَیْرِ المَغْضُوبِ عَلَیْهِمْ وَ لَاالضَّالِّینَ جو تیرے غضب کا شکار نہ ہوئے اور گمراہی سے دوچار نہ ہوئے (یعنی تو نے جو بڑی نعمت انہیں عطا کی اس کے بعدانہوں نے ناشکری اور گناہ نہیں کیا کہ تیرے غضب اور ان کی گمراہی کا باعث بنے)

مسئلہ316۔ سورہ توحید کا ترجمہ:

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمنِ الرَّحِیم: قُلْ هُوَ اللہُ اَحَدٌ آپ کہہ دیں کہ خدا یکتا ہے.

اَللہُ الصَّمَدُ خدا بے نیاز ہے اور تمام موجودات کو خدا کی ضرورت ہے۔

لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُولَدْ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔

وَ لَمْ یَکُنْ لَہُ کُفُواً اَحَدٌ کوئی بھی اس جیسا نہیں ہے۔

مسئلہ317۔ رکوع اور سجدوں کے اذکار اور بعض مستحب اذکار کا ترجمہ:

سُبْحَانَ اللہِ خدا پاک اور منزہ ہے۔

سُبْحَانَ رَبِّیَ العَظِیمِ وَ بِحَمْدِہِ میرا عظیم پروردگار پاک و منزہ ہے اور میں اس کی ستائش میں مشغول ہوں۔

سُبْحانَ رَبِّیَ الاعْلی وَ بِحَمْدِہِ میرا پروردگار پاک و منزہ اور سب سے بالاتر ہے اور میں اس کی ستائش میں مشغول ہوں۔

سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہُ خدا کی عنایت اس پر ہو جو اس کی ستائش کرتا ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللہَ رَبّی وَ اَتُوبُ اِلَیْہِ میں اس خدا سے مغفرت چاہتا ہوں جو میرا پروردگار ہے اور میں اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

بِحَوْلِ اللہِ وَ قُوَّتِہِ اَقُومُ وَ اَقْعُدُ میں خدا کی قوت اور ارادے سے اٹھتا اور بیٹھتا ہوں۔

مسئلہ318۔ قنوت کے اذکار کا ترجمہ:

رَبَّنَا آتِنا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَ فِی الآخِرَۃِ حَسَنَۃً اے پروردگار! ہمیں دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا کر۔

وَ قِنَا عَذَابَ النَّار اور ہمیں آگ کے عذاب سے دور رکھ۔

لا اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ الحَلِیمُ الکریمُ اس حلیم و کریم خدا کےعلاوہ کوئی بھی پرستش کے لائق نہیں ہے۔

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

لا اِلهَ اِلاَّ اللّهُ العَلِیُّ العَظیمُ اس بلند مرتبہ اور بزرگ خدا کے علاوہ کوئی بھی معبود نہیں ہے۔

سُبْحانَ اللّهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ پاک و منزہ ہے وہ خدا جو سات آسمانوں کا پروردگار ہے۔

وَرَبِّ الارَضِیْنَ السَّبْعِ اور سات زمینوں کا پروردگار ہے۔

وَمَا فِیْهِنَّ وَ مَا بَیْنَهُنَّ اور ہر اس چیز کا پروردگار ہے جو ان میں اور دونوں کے درمیان ہے۔

وَ رَبِّ العَرْشِ العَظیمِ اور عرش عظیم کا پروردگار ہے۔

وَ الحَمْدُ للهِ رَبِّ العَالَمِینَ اور حمد و ثناء اس خدا کے لئے مخصوص ہے جو تمام موجودات کا پالنے والا ہے۔

مسئلہ319۔ تسبیحات اربعہ کا ترجمہ:

سُبْحانَ اللّهِ خدا پاک و منزہ ہے۔

وَالحَمْدُ لِلهِ حمد و ثناء خدا کے لئے مخصوص ہے۔

وَ لا اِلهَ اِلاَّ اللّهُ اور اللہ کے علاوہ کوئی پرستش کے لائق نہیں۔

وَ اللّهُ اکبَرُ اور اللہ سب سے بزرگ ہے۔

مسئلہ320۔ تشہد اور سلام کا ترجمہ:

الحَمْدُ لِلهِ حمد و ثناء اللہ کے لئے مخصوص ہے۔

اشْهَدُ انْ لا اِلهَ اِلاَّ اللّهُ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے علاوہ کوئی پرستش کے لائق نہیں ہے۔

وَحْدَهُ لا شَرِیکَ لَهُ جو یکتا ہے، جس کا کوئی شریک نہیں۔

وَ اَشْهَدُ انَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اللّهُمَّ صَلِّ عَلی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ اے خدا رحمت بھیج محمد اور آل محمد پر۔

وَ تَقَبَّلْ شَفاعَتَهُ وَ ارْفَعْ دَرَجَتَهُ اور اس کی شفاعت کو قبول کر اور اس کا درجہ بلند فرما۔

السَّلَامُ عَلَیْکَ ایُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّهِ وَ بَرَکَاتُهُ اے نبی آپ پر اللہ کا درود، رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔

السَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلی عِبادِ اللّهِ الصَّالِحِینَ ہم پر اور اللہ کے صالح بندوں پر درود ہو۔

السَّلَامُ عَلَیْکُم وَ رَحْمَةُ اللّهِ وَ بَرَکَاتُهُ آپ (مومنین اور فرشتوں) پر اللہ کا درود، رحمت اور برکتیں ہوں۔

مبطلات نماز (وہ چیزیں جو نماز کو باطل کرتی ہیں)

مسئلہ321۔ مبطلات نماز درج ذیل ہیں:

1۔ ان شرائط میں سے کسی کا مفقود ہونا جن کی نماز میں رعایت کرنا ضروری ہے۔
2۔ وضو یا غسل کا باطل ہونا۔
3۔ قبلے سے رخ پھیرنا
4۔ بات کرنا
5۔ ہنسنا
6۔ رونا
7۔ نماز کی شکل باقی نہ رہنا
8۔ کھانا اور پینا
9۔ وہ شک جو نماز کو باطل کرتا ہے[1]
10۔ ارکان نماز کو کم کرنا اور بڑھانا
11۔ الحمد کے بعد آمین کہنا
12۔ پیٹ پر ہاتھوں کو باندھنا (تکتف)

مسئلہ322۔ اگر نماز کے دوران ان شرائط میں سے کوئی مفقود ہوجائے جن کی رعایت ضروری ہے مثلاً نماز کے دوران متوجہ ہوجائے کہ نماز کی جگہ غصبی ہے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ323۔ اگر نماز کے دوران ایسی چیز سے دوچار ہوجائےجس سے وضو یا غسل یا تیمم باطل ہوتا ہے مثلاً نیند آئے یا پیشاب وغیرہ نکلے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ324۔ اگر جان بوجھ کر قبلے سے اس حد تک اپنا بدن یا رخ پھیرے کہ دائیں اور بائیں طرف آسانی سے دیکھ سکتا ہو تو نماز باطل ہے اور اگر بھول کربھی ایسا کرے تو احتیاط واجب کی بناپر نماز باطل ہے لیکن اگر چہرے کو ایک طرف تھوڑا پھیرے تو نماز باطل نہیں ہے۔

مسئلہ325۔ اگر نماز کے دوران جان بوجھ کر بات کرے تو چاہے ایک کلمہ ہی کیوں نہ ہو، نماز باطل ہے۔

مسئلہ326۔ کھانسنے، چھینکنے اور گلہ صاف کرنے سے نکلنے والی آواز سے اگر کوئی حرف بن جائے تو بھی نماز باطل نہیں ہوتی ہے۔

مسئلہ327۔ اگر ذکر کی نیت سے کوئی کلمہ ادا کرے مثلاً کہے: اللہ اکبر اور کہتے وقت آواز کو بلند کرے تا کہ کسی کو کوئی بات سمجھائے تو کوئی اشکال نہیں ہے لیکن کسی کو بات سمجھانے کی نیت سے ذکر پڑھے تو اگرچہ ذکر کی بھی نیت رکھتا ہو تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ328۔ ضروری ہے کہ انسان نماز کی حالت میں کسی کو سلام نہ کرے اور اگر کوئی دوسرا شخص اسے سلام کرے تو اس کا جواب دینا واجب ہے اور اس طرح جواب دے کہ کلمہ سلام پہلے ہو مثلاً کہے: سلام علیکم یا السلام علیکم ؛ اور علیکم السلام نہ کہے۔

مسئلہ329۔ اگر کوئی شخص کسی گروہ کو سلام کرے اور کہے: السَّلامُ عَلَیکُم جَمِیعاًاور ان میں سے ایک نماز میں مشغول ہو چنانچہ دوسرا شخص اس کا جواب دے تو نماز پڑھنے والے کو چاہئے کہ جواب نہ دے۔

مسئلہ330۔ بالغ شخص کی طرح اس بچے کے سلام کا جواب دینا بھی واجب ہے جو اچھے برے میں تمییز کرسکتا ہو۔

مسئلہ331۔ سلام کا جواب فوراً دینا واجب ہے اگر کوئی کسی بھی وجہ سے اتنی تاخیر کرے کہ اس سلام کا جواب شمار نہ کیا جائے چنانچہ نماز کی حالت میں ہو تو سلام کا جواب نہیں دینا چاہئے اور اگر نماز کی حالت میں نہ ہو تو بھی جواب دینا واجب نہیں ہے اور اگر تاخیر کی مقدار میں شک کرے تو بھی یہی حکم ہے ، تاہم جان بوجھ کر جواب دینے میں تاخیر کی ہے تو گناہ کیا ہے۔

مسئلہ332۔ نماز پڑھنے والے کو سلام کرتے ہوئے سلام علیکم کے بجائے فقط سلام کہے تو اگر عرفی طور پر اسے تحیت و سلام کہاجاتا ہو تو جواب دینا واجب ہے اور احتیاط کی بناپر اسی طرح جواب دے جو بیان ہوچکا ہے۔

مسئلہ333۔ جان بوجھ کر اور آواز کے ساتھ ہنسنا (قہقہہ لگانا) نماز کو باطل کرتا ہے لیکن بھول کر یا بغیر آواز کے ہنسنے سے نماز باطل نہیں ہوتی ۔

مسئلہ334۔ ایسا نمازی جو اپنی ہنسی نہ روک سکے، اگر اندرونی ہنسی کی شدت سے اس کا چہرہ سرخ ہوجائے یا بدن میں لرزش پیدا ہوجائے تو جب تک نماز کی شکل ختم نہیں ہوتی اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ335۔ دنیاوی کام کے لئے جان بوجھ کر اور بلند آواز میں رونے سے نماز باطل ہوتی جاتی ہے لیکن خدا کے خوف سے یا آخرت کے لئے ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے بلکہ بہترین اعمال میں سے ہے۔

مسئلہ336۔ ان کاموں کو انجام دینا جن سے نماز کی شکل تبدیل ہوجاتی ہے مثلاً تالی بجانا اور ہوا میں اچھلنا،جان بوجھ کر ہو یا بھولے سے، نماز کوباطل کردیتاہے۔

مسئلہ337۔ اگر نماز پڑھنے والا کسی کو کوئی بات سمجھانے یا سوال کا جواب دینے کے لئےنماز کی حالت میں ہاتھ یا آنکھ کو اس طرح تھوڑی حرکت دے کہ سکون یا نماز کی شکل کے منافی نہ ہو تو نماز باطل نہیں ہوتی ۔

مسئلہ338۔ نماز میں آنکھوں کو بند کرنے میں کوئی اشکال نہیں اور نماز باطل نہیں ہوتی ، اگرچہ رکوع کے علاوہ مکروہ ہے۔

مسئلہ339۔ قنوت کے بعد ہاتھوں کو چہرے پر ملنا مکروہ ہے لیکن نماز باطل نہیں ہوتی ۔

مسئلہ340۔ نماز کی حالت میں کھانا اور پینا نماز کو باطل کرتا ہے چاہے کم ہو یا زیادہ لیکن منہ کے اطراف میں باقی بچ جانے والی غذا کے ذرات کو نگلنا یا ذرا سی قند یا شکر کو چوسنا نماز باطل ہونے کا باعث نہیں ہے۔ اسی طرح اگر سہواً یا فراموشی سے کوئی چیز کھائے یا پیئے تو نماز باطل نہیں ہوتی ہےبشرطیکہ نماز کی شکل سے خارج نہ ہو۔

مسئلہ341۔ اگر نماز پڑھنے والا عمداً یا سہواً کسی رکن کو کم کرے یا بڑھائے یا غیر رکنی واجبات میں سے کسی کو عمداً کم کرے یا بڑھائے تو اس کی نماز باطل ہوجاتی ہے۔

مسئلہ342۔ سورہ حمد پڑھنے کے بعد آمین کہنا جائز نہیں اور نماز باطل ہونے کا سبب ہے لیکن اگر تقیہ کی خاطر ہوتو کوئی اشکال نہیں ہے۔ اسی طرح سینے پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا اگر اس نیت سے ہو کہ یہ عمل نماز کا جزءہے تو نماز باطل کردیتا ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اس نیت کے بغیر بھی اس عمل کو انجام نہ دے۔

مسئلہ343۔ بغیر کسی عذر کے واجب نماز کو توڑنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ344۔ اگر نماز توڑے بغیر جان یا ایسے مال کی حفاظت کرنا ممکن نہ ہو کہ جسے بچانا واجب ہے تو ضروری ہے کہ نماز کو توڑدے اور مجموعی طور ان تمام جانی و مالی خطرات سے بچنے کے لئے نماز توڑنا جائز ہے جو نماز پڑھنے والے کے لئے قابل توجہ اور اہم ہوں۔

---

[1] ۔ شکیات نماز میں بیان کئے جائیں گے۔

شکیّات نماز

مسئلہ345۔ نماز میں شک[1] کی تین قسمیں ہیں:

1۔ خود نماز میں شک ؛

2۔ نماز کے اجزاء میں شک ؛

3۔ نماز کی رکعتوں میں شک ؛

[1] ۔ شک سے مراد دو یا دو سے زائد چیزوں کے مابین مساوی طور پر تردید کا شکار ہونا ہے اس طرح کہ کوئی ایک بھی کسی دوسرے پر ترجیح نہ رکھتا ہو اور اگر ایک طرف دوسرے پر کوئی رجحان یا برتری رکھتا ہو تو برتری رکھنے والا طرف ظن (گمان) اور کمزور طرف وہم کہلاتا ہے۔

1۔ خود نماز میں شک

مسئلہ346۔ اگر وقت گزرنے کے بعد شک کرے کہ نماز پڑھی ہے یا نہیں یا گمان کرے کہ نہیں پڑھی ہے تو نماز پڑھنا لازم نہیں لیکن اگر وقت ختم ہونے سے پہلے شک کرے کہ نماز پڑھی ہے یا نہیں تو ضروری ہے نماز پڑھے بلکہ نماز پڑھنے کا گمان ہوجائے تو بھی پڑھے۔

2۔ نمازکے اجزاء میں شک

مسئلہ347۔ اگر کسی کو نماز کی حالت میں شک ہوجائے کہ نماز کے واجب کاموں میں سے کسی کو انجام دیا ہے یا نہیں، چنانچہ اس کے بعد کے جز ءمیں داخل نہ ہوا ہو تو اس کو بجالائے اور اگر بعد کے جزء میں (اگرچہ وہ جزء مستحب ہی کیوں نہ ہو) داخل ہوچکا ہو تو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ348۔ اگر قرائت کو شروع کرنے سے پہلے بلکہ "اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم" سے پہلے شک کرے کہ تکبیرہ الاحرام کہی ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ تکبیرہ الاحرام کہے۔

مسئلہ349۔ اگر شک کرے کہ سورہ حمد پڑھا ہے یا نہیں چنانچہ بعد کے جزء میں (اگرچہ مستحب ہی کیوں نہ ہو) داخل نہ ہوا ہو مثلاً " الحمد للہ رب العالمین" نہ پڑھا ہو تو ضروری ہے کہ سورہ حمد کو پڑھے۔

مسئلہ350۔ اگر شک کرے کہ سورہ پڑھا ہے یا نہیں چنانچہ بعد کے جزء میں داخل نہ ہوا ہو تو اس کو پڑھے اور اگر سورہ کے بعد رکوع، قنوت یا مستحب اذکار میں مشغول ہوچکا ہو تو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ351۔ اگر سجدے کے لئے جھکنے سے پہلے شک کرے کہ رکوع بجالایا ہے یا نہیں توضروری ہے کہ رکوع بجالائے۔

مسئلہ352۔ اگر دوسری اور چوتھی رکعت کے لئے اٹھنے سے پہلے یا تشہد سے پہلے شک کرے کہ ایک سجدہ بجالایا ہے یا دو سجدے تو مزید ایک سجدہ بجالائے ۔ اسی طرح اگر کھڑے ہوتے ہوئے (پوری طرح قیام میں پہنچنے سے پہلے) شک کرے تو سجدہ بجالائے۔

مسئلہ353۔ اگر کھڑے ہونے سے پہلے شک کرے کہ تشہد پڑھا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ تشہد پڑھے لیکن اگر کھڑے ہوتے وقت شک کرے کہ اسے پڑھا ہے یا نہیں تو اپنے شک کی پروا نہ کرے ، نیز اگر بعد کے جزء میں داخل ہوا ہو اگرچہ مستحب ہی کیوں نہ ہو تو شک کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ354۔ اگر شک کرے کہ نماز کا سلام پڑھا ہے یا نہیں چنانچہ تعقیبات نماز یا دوسری نماز میں مشغول ہو یا کسی کام کی وجہ سے نماز کی حالت سے خارج ہوا ہو مثلاً قبلے سے رخ پھیر لیا ہو تو اپنے شک کی پروا نہ کرے اور اگر ان کاموں کو انجام دینے سے پہلے شک کرے تو ضروری ہے کہ سلام پڑھے۔

مسئلہ355۔ اگر کوئی آیت پڑھتے وقت شک کرے کہ اس سے پہلی آیت پڑھی ہے یا نہیں یا آیت کا آخری حصہ پڑھتے ہوئے شک کرے کہ پہلا حصہ پڑھا ہے یا نہیں تو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ356۔ اگر نماز کا کوئی عمل انجام دینے کے بعد شک کرے کہ اس کو صحیح طور پر انجام دیا ہے یا نہیں تو اپنے شک کی پروا نہ کرے اگرچہ بعد کے جزء میں داخل نہ ہوا ہو۔

مسئلہ357۔ اگر نماز کے کسی جزء میں شک کرے جبکہ بعد کے جزء میں داخل نہ ہوا ہو اور اس کو انجام دے تاہم بعد میں یاد آئے کہ اس جزء کو دوبار انجام دیا ہے چنانچہ وہ جزء ارکان نماز میں سے نہ ہو تو نماز باطل نہیں ہے۔

مسئلہ358۔ اگر کسی جزء میں شک کرے جبکہ بعد کے جزء میں داخل ہوچکا ہو اور اپنے شک کی پروا نہ کرے تاہم اس کے بعد یاد آئے کہ اس جزء کو بجا نہیں لایا ہے تو اگر بعد کے رکن میں مشغول نہ ہوا ہو تو اس جزء کو بجالائے اور پہلے جو غلطی سے پڑھا ہے دوبارہ پڑھے اور اگر بعد کے رکن میں مشغول ہوچکا ہو تو چنانچہ ترک ہونے والا جزء رکن ہو تو نماز باطل ہے اور اگر رکن نہیں تو نماز صحیح ہے۔ اگر ترک ہونے والا جزء ایک سجدہ یا تشہد ہے تو نماز کے بعد سجدے کی قضا اور احتیاط واجب کی بناپر تشہد کی قضا بجالائے اور اس کے بعد دو سجدہ سہو بھی انجام دے۔

3۔ نماز کی رکعتوں میں شک

مسئلہ359۔ اگر نماز کی رکعتوں کی تعداد میں شک کرے مثلاً شک کرے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو پہلے تھوڑی دیر غور کرنا چاہئےاگر کسی طرف یقین یا گمان ہوجائے تو اسی کے مطابق نماز کو جاری رکھے اور نماز صحیح ہے اور اگر کسی طرف یقین یا گمان نہ ہو تو ان احکام کے مطابق عمل کرے جو بعد میں بیان کئے جائیں گے۔

مسئلہ360۔ نماز کی رکعتوں میں شک کی دو قسمیں ہیں ؛

1۔ وہ شک جو نماز کو باطل کردیتے ہیں (مبطل شکوک)

2۔ وہ شک جو نماز کو باطل نہیں کرتے (صحیح شکوک)

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

1۔ وہ شک جو نماز کو باطل کردیتے ہیں

مسئلہ361۔ مندرجہ ذیل صورتوں میں نماز کی رکعتوں کی تعداد میں شک سے نماز باطل ہوجاتی ہے:
1۔ دو رکعتی واجب نمازوں میں شک مثلاً نماز صبح اور نماز مسافر لیکن دو رکعتی نماز احتیاط کی رکعتوں کی تعداد کے بارے میں شک نماز کو باطل نہیں کرتا ۔
2۔ نماز مغرب میں شک ؛
3۔ چار رکعتی نمازوں میں شک جب شک کی ایک طرف ایک کا عدد ہو مثلاً ایک اور دو رکعتوں میں شک یا ایک اور تین رکعتوں میں شک ؛
4۔ چار رکعتی نمازوں میں دوسرا سجدہ ختم ہونے سے پہلے شک کہ ایک طرف دورکا عدد ہو اور دوسری طرف دو سے زیادہ مثلاً دو اور تین یا دو اور چار میں شک ؛
5۔ نماز کی رکعتوں میں اس طرح شک کرے کہ یاد نہ آئے کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔

مسئلہ362۔ اگر نماز پڑھنے والے کو ایسا شک ہوجائے جو نماز کو باطل کرتا ہے تو احتیاط کی بناپر نماز کو فوراً نہیں توڑ سکتا ہے بلکہ تھوڑی دیر غور وفکر کرے تاکہ اس کا شک مستحکم ہوجائے (یعنی کسی ایک طرف یقین یا گمان پیدا نہ ہو) اس وقت نماز توڑ سکتا ہے۔

2۔ صحیح شکوک

مسئلہ363۔ اگر چار رکعتی نماز کی رکعتوں کی تعداد میں شک کرے اور غور و فکر کے بعد کسی ایک طرف یقین یا گمان ہوجائے تو اسی کے مطابق نماز کو جاری رکھے اور نماز صحیح ہے اور اگر کسی ایک طرف گمان نہ ہو تو ان احکام کے مطابق عمل کرے جو بیان کئے جائیں گے:
1۔ اگر دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد شک کرے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین، تو یہ فرض کرے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں اور مزید ایک رکعت پڑھے اور نماز کو تمام کرے۔ نماز کے بعد کھڑے ہوکر ایک رکعت یا بیٹھ کر دو رکعت نماز احتیاط (اس طریقے کے مطابق جو بعد میں بیان کیا جائے گا) بجالائے۔
2۔ اگر دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد شک کرے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو یہ سمجھنا چاہئے کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں اور نماز کو تمام کرے اور نماز کے بعد کھڑے ہوکر دو رکعت نماز احتیاط پڑھے۔
3۔ اگر دوسرے سجدے کے بعد شک کرے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین یا چار تو یہ فرض کرے کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں اور نماز کے بعد دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہوکر اور دو رکعت بیٹھ کر بجالائے۔[1]
4۔ نماز کے دوران جس وقت بھی شک کرے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو بنا رکھے کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں اور نماز کو تمام کرے۔ نماز کے بعد کھڑے ہوکر ایک رکعت یا بیٹھ کر دو رکعت نماز احتیاط پڑھے۔
5۔ اگر دوسرے سجدے کے بعد شک کرے کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں یا پانچ توبنا رکھے کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں اور نماز کو تمام کرے اور نماز کے بعد دو سجدہ سہو (جس کا طریقہ بعد میں بیان کیا جائے گا) بجالائے۔
6۔ اگر قیام کی حالت میں شک کرے کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں یا پانچ تو رکوع کئے بغیر بیٹھ جائے اور تشہد اور سلام پڑھے اور کھڑے ہوکر ایک رکعت یا بیٹھ کر دو رکعت نماز احتیاط پڑھے۔[2]

مسئلہ364۔ جب نماز پڑھنے والے کو صحیح شکوک میں سے کوئی شک ہوجائے تو جیسا کہ بیان کیا گیا تھوڑی دیر غوروفکر کرے۔ اگر شک باقی رہے تو بتائے گئے حکم پر عمل کرے۔

مسئلہ365۔ اگر نماز پڑھنے والے کو صحیح شکوک میں سے کوئی شک ہوجائے تو نماز کو نہیں توڑنا چاہئے۔ اگر ایسا کرے تو گناہ کا مرتکب ہوگا اور اگر نماز کو باطل کرنے والا کوئی کام کرنے سے پہلے مثلاً قبلے سے رخ پھیرنے سے پہلے نماز کو شروع سے بجالائے تو دوسری نماز باطل ہے لیکن اگر نماز کو باطل کرنے والے کام کو انجام دینے کے بعد دوسری نماز شروع کرے تو دوسری نماز صحیح ہے۔

مسئلہ366۔ اگر ان شکوک میں سے کوئی پیش آئے جن کے لئے نماز احتیاط واجب ہوتی ہے چنانچہ نماز کے بعد نماز احتیاط پڑھے بغیر دوبارہ نماز شروع سے پڑھے تو گناہ گار ہوگا اور اگر نماز کو باطل کرنے والا کوئی کام کرنے سے پہلے نماز کو دوبارہ پڑھے تو دوسری نماز باطل ہے اور اگر مبطلات نماز میں سے کوئی کام انجام دینے کے بعد دوسری نماز پڑھنا شروع کرے تو دوسری نماز صحیح ہے۔

مسئلہ367۔ نماز کی رکعتوں کے بارے میں گمان کا حکم یقین کی طرح ہے یعنی جب تین یا چار رکعت پڑھنے میں شک ہوجائے اور کسی ایک طرف زیادہ گمان ہوجائے تو اسی کے مطابق عمل کرے اور نماز صحیح ہے۔

مسئلہ368۔ اگر شروع میں شک کے ایک جانب اس کا گمان زیادہ ہو پھر اس کے بعد دونوں جانب کے متعلق اس کی رائے مساوی ہوجائے تو شک کے دستور پر عمل کرے اور جب شروع میں دونوں جانب اس کی نظر میں مساوی ہوں اور اپنے وظیفے پر عمل کرنے کا قصد کرے پھر اس کے بعد دوسری طرف گمان ہوجائے تو اپنے گمان کے مطابق عمل کرے اور نماز کو تمام کرے۔

[1] ۔ پہلے بیان کیا جاچکا ہے کہ اگر ان تین شکوک میں سے کوئی شک دوسرا سجدہ مکمل ہونے سے پہلے پیش آئے تو نماز باطل ہے۔

[2] ۔ صحیح شکوک کی مزید صورتیں بھی ہیں کہ جو فقہ کی مفصل کتابوں میں درج ہیں اور کمتر پیش آتی ہیں۔

نماز احتیاط

مسئلہ369۔ جس شخص پر نماز احتیاط واجب ہو ضروری ہے کہ سلام کے بعد (نماز کی حالت سے خارج ہوئے بغیر) فوراً نماز احتیاط کی نیت کرے اور تکبیر کہے، اس کے بعد الحمد کو (سورے کے بغیر) پڑھے اور رکوع میں جائے اور دونوں سجدے بجالائے۔ اگر ایک رکعت نماز احتیاط واجب ہو تو سجدوں کے بعد تشہد اور سلام پڑھے لیکن اگر دو رکعت نماز احتیاط واجب ہو تو سجدوں کے بعد پہلی رکعت کی طرح ایک اور رکعت بجالائے اس کے بعد تشہد اور سلام پڑھے۔

مسئلہ370۔ نماز احتیاط میں سورہ اور قنوت نہیں ہیں اور ضروری ہے کہ اس کی نیت کو زبان پر نہ لائے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ سورہ حمد بلکہ "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کو بھی آہستہ پڑھے۔

مسئلہ371۔ اگر نماز احتیاط پڑھنے سے پہلےمعلوم ہوجائے کہ پڑھی گئی نماز صحیح تھی تو نماز احتیاط پڑھنا واجب نہیں ہے اور اگر نماز احتیاط کے دوران پتا چلے تو اس کو تمام کرنا واجب نہیں ہے۔

وہ شکوک جن کی پروا نہیں کرنی چاہئے

مسئلہ372۔ وہ شکوک جن کی پروا نہیں کرنی چاہئے، مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ اس چیز کے بارے میں شک کہ جس کا موقع گزر گیا ہو ؛

2۔ سلام کے بعد شک ؛

3۔ نماز کا وقت گزرجانے کے بعد شک ؛

4۔ امام اور ماموم کا شک ؛

5۔ کثیر الشک کا شک ؛

6۔ مستحب نمازوں میں شک ؛

1۔ اس چیز کے بارے میں شک کہ جس کا موقع گزر گیا ہو

مسئلہ373۔ اگر نماز کے دوران شک کرے کہ نماز کا ایک واجب فعل انجام دیا ہے یا نہیں اگر اس کے بعد والے جزء میں مشغول ہوگیا ہو تو اپنے شک کی پروا نہ کرے مثلاً رکوع میں شک کرے کہ الحمد پڑھی ہے یا نہیں۔

2. سلام کے بعد شک

مسئلہ374۔ اگر نماز کے سلام کے بعد شک کرے کہ نماز صحیح پڑھی ہے یا نہیں مثلاً شک کرے کہ رکوع انجام دیا ہے یا نہیں یا چار رکعتی نماز میں سلام کے بعد شک کرے کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں یا پانچ تو اپنے شک کی پروا نہ کرے اور بنا رکھے کہ نماز صحیح پڑھی ہے یعنی پہلی مثال میں یوں سمجھے کہ رکوع انجام دیا ہے اور دوسری مثال میں یوں سمجھے کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں۔

مسئلہ375۔ اگر نماز کے سلام کے بعد رکعتوں کی تعداد کے بارے میں شک کرے لیکن شک کی دو نوں طرف نماز باطل ہوتی ہو مثلاً چار رکعتی نماز کے سلام کے بعد شک کرے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا پانچ تو نماز باطل ہے۔

3۔ نماز کا وقت گزرنے کے بعد شک

مسئلہ376۔ اگر نماز کا وقت گزرنے کے بعد شک کرے کہ نماز پڑھی ہے یا نہیں تو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

4۔ امام اور ماموم کا شک

مسئلہ377۔ اگر امام جماعت رکعتوں کی تعداد کے بارے میں شک کرے مثلاً شک کرے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار، چنانچہ ماموم کو یقین یا گمان ہو کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں اور یہ بات امام کے علم میں لائے کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں تو امام کو چاہئے نماز کو تمام کرے اور نماز احتیاط پڑھنا لازم نہیں ہے۔ اسی طرح اگر امام کو رکعتوں کی تعداد کے بارے میں یقین یا گمان ہو اور ماموم کو رکعتوں کی تعداد کے بارے میں شک ہوجائے تو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

5۔ کثیر الشک کا شک

مسئلہ378۔ جو شخص معمولا ایک نماز میں تین مرتبہ شک کرتا ہو یا معمولاً مسلسل تین نمازوں میں کم از کم ایک مرتبہ شک کرتا ہو، اگر زیادہ شک کرنے کہ وجہ ڈر یا غصہ یا پریشانی کا باعث بننے والا کوئی سانحہ نہ ہو تو ایسا شخص کثیر الشک ہے اور اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ379۔ اگر کثیر الشک کسی عمل کے بجالانے کے بارے میں شک کرے چنانچہ اس عمل کو انجام دینے سے نماز باطل نہ ہوتی ہو تو یوں سمجھنا چاہئے کہ اسے انجام دیا ہے مثلاً شک کرے کہ سجدہ بجالایا ہے یا نہیں تو سمجھے کہ سجدہ بجالاچکا ہے اور اگر اس کو انجام دینے سے نماز باطل ہوتی ہو تو سمجھے کہ وہ کام انجام نہیں دیا ہے مثلاً شک کرے کہ ایک رکوع کیا ہے یا زیادہ تو چونکہ رکوع زیادہ ہونے سے نماز باطل ہوتی جاتی ہے لہذا یوں سمجھے کہ ایک رکوع کیا ہے۔

مسئلہ380۔ جو شخص نماز کے صرف ایک جزء میں زیادہ شک کرتا ہو تو اسی جزء میں کثیر الشک کا حکم رکھے گا اور چنانچہ نماز کے دوسرے اجزاء میں شک کرے تو عام لوگوں کے حکم کے مطابق عمل کرے مثلا جو شخص سجدے کو انجام دینے کے بارے میں زیادہ شک کرتا ہو اگر رکوع کو بجالانے کے بارے میں شک کرے تو اس شک کے حکم پر عمل کرے یعنی اگر کھڑا ہے تو رکوع کو بجالائے اور اگر سجدے میں پہنچا چکا ہے تو شک کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ381۔ جو شخص کسی مخصوص نماز مثلاً جہریہ نمازوں میں زیادہ شک کرتا ہو اگر دوسری نماز مثلاً اخفاتی نماز میں شک کرے تو اس شک کے حکم پر عمل کرے۔

مسئلہ382۔ جو شخص کسی مخصوص جگہ نماز پڑھتے ہوئے زیادہ شک کرتا ہو اگر دوسری جگہ نماز پڑھے اور شک کرے تو اس شک کے حکم پر عمل کرے۔

مسئلہ383۔ اگر انسان کو اس بارے میں شک ہو کہ وہ کثیر الشک ہوگیا ہے یا نہیں تو کثیر الشک کا حکم نہیں آئے گا اور ضروری ہے کہ اس شک کے حکم پر عمل کرے اور کثیر الشک شخص کو جب تک یقین نہ ہوجائے کہ وہ لوگوں کی عام حالت پر لوٹ آیا ہے اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

6۔ مستحب نمازوں میں شک

مسئلہ384۔ اگر مستحب نمازوں کی رکعتوں کی تعداد میں شک کرے تو اختیار ہے کہ کم پر بنا رکھے یا زیادہ والی طرف پر، البتہ اگر زیادہ والا عدد نماز کو باطل کرتا ہو تو یہ سمجھے کہ کم رکعتیں پڑھی ہیں مثلاً صبح کی نافلہ میں شک کرے کہ دو رکعتیں پڑھیں ہیں یا تین تو یہ سمجھے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں اور اگر شک کرے کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا دو تو جس طرف پر بھی عمل کرے اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ385۔ اگر مستحب نماز کے کسی جزء میں شک کرے خواہ وہ فعل رکن ہو یا غیر رکن چنانچہ اس کا موقع نہ گزرا ہو تو ضروری ہے کہ بجالائے اور اگر اس کا موقع گزرگیا ہو تو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ386۔ رکن زیادہ ہونے سے مستحب نماز باطل نہیں ہوتی ہے لیکن کم ہو تو احتیاط واجب کی بناپر نماز باطل ہوتی جاتی ہے پس اگر نماز نافلہ کے افعال میں سے کوئی فعل بھول جائے اور اس وقت یاد آئے جب اس کے بعد والے رکن میں مشغول ہوچکا ہو تو ضروری ہے کہ پہلے اس فعل کو انجام دے اور اس کے بعد دوبارہ رکن کو بجالائے مثلاً رکوع کے دوران یا د آئے کہ سورہ نہیں پڑھا ہے تو ضروری ہے کہ واپس لوٹے اور سورہ پڑھے اور دوبارہ رکوع میں جائے۔

سجدہ سہو

مسئلہ387۔ نماز پڑھنے والے کو چاہئے کہ تین مواقع پر سلام کے بعد دو سجدہ سہو (اس طریقے کے مطابق جو بیان کیا جائے گا) بجالائے:
1۔ نماز کے دوران بھول کر بات کرے۔
2۔ چار رکعتی نماز میں دوسرے سجدے کے بعد شک کرے کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں یا پانچ۔
3۔ تشہد کو فراموش کرے۔
دو صورتوں میں احتیاط واجب کی بناپر دو سجدہ سہو بجالائے:
4۔ ایک سجدہ فراموش کرے۔
5۔ جہاں سلام نہ پڑھنا ضروری ہو وہاں بھولے سے سلام پڑھ لے۔

مسئلہ388۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ ہر اس چیز کے لئے جو غلطی سے نماز میں کم یا زیادہ ہوجائے (مذکورہ بالاصورتوں کے علاوہ) اور موقع گزرجانے کے بعد متوجہ ہوجائے تو دو سجدہ سہو کرے مثلاً سہواً تسبیحات اربعہ نہ پڑھے اور رکوع میں یا اس کے بعد یاد آئے۔

سہواً کلام کرنا

مسئلہ389۔ اگر انسان غلطی سے اس خیال سے کہ نماز پڑھ چکا ہے کلام کرے تو ضروری ہے کہ دو سجدہ سہو بجالائے۔

مسئلہ390۔ آہ بھرنے اور کھانسنے سے پیدا ہونے والی آواز کے لئے سجدہ سہو واجب نہیں لیکن اگر مثلا غلطی سے "آخ" یا "آہ" کہے تو ضروری ہے کہ سجدہ سہو بجالائے۔

مسئلہ391۔ اگر ایسا کلمہ جو بھولے سے غلط پڑھا ہو دوبارہ صحیح طور پر پڑھے تو اس کے دوبارہ پڑھنے پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔

مسئلہ392۔ اگر نماز میں غلطی سے کئی کلمات ادا کرے اور وہ سارے کلمات ایک گفتگو شمار ہوتے ہوں تو دو سجدہ سہو کافی ہیں۔

بے محل سلام کہنا

مسئلہ393۔ اگر کوئی شخص جہاں نماز کا سلام نہیں کہنا چاہئے، بھولے سے کہے: السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین یا کہے: السلام علیکم و رحمة اللہ و برکاته تو احتیاط واجب کی بناپر دو سجدہ سہو بجالائے لیکن اگر سلام کا کچھ حصہ کہے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ دو سجدہ سہو بجالائے۔

مسئلہ394۔ جہاں سلام نہیں پڑھنا چاہئے اگر کوئی شخص وہاں بھول کر تینوں سلام پڑھے تو دو سجدہ بجالانا کافی ہے۔

فراموش شدہ سجدہ اور تشہد

مسئلہ395۔ اگر کوئی شخص ایک سجدہ یا تشہد کو فراموش کردے اور بعد والی رکعت کے رکوع سے پہلے یاد آئے تو فوراً بیٹھ جائے اور سجدہ یا تشہد کو بجالائے۔

مسئلہ396۔ اگر کوئی شخص ایک سجدہ یا تشہد کو فراموش کردے اور بعد والی رکعت کے رکوع میں یا اس کے بعد متوجہ ہو تو ضروری ہے کہ سلام کے بعد سجدے اور احتیاط واجب کی بناپر تشہد کی قضا کرے اور اس کے بعد تشہد کے لئے دو سجدہ سہو اور احتیاط واجب کی بناپر سجدے کے لئے بھی دو سجدہ سہو بجالائے۔

سجدہ سہو کا طریقہ

مسئلہ397۔ سجدہ سہو کرنے کے لئے نماز کے سلام کے فورا بعد سجدہ سہو کی نیت سے پیشانی کو ایسی چیز پر رکھے جس پر سجدہ صحیح ہو اور احتیاط کی بناپر کہے " بسم اللّٰہ و باللّٰہ، السلام علیک ایھا النّبیُّ و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہ" اس کے بعد سجدے سے سر اٹھائے اور دوبارہ سجدے میں جائے اور اسی ذکر کو تکرار کرے۔ اس کے بعد تشہد اور سلام پڑھے۔

سجدہ سہو کے احکام

مسئلہ398۔ اگر نماز کے سلام کے فوراً بعد عمداً سجدہ سہو بجا نہ لائے تو اس نے گناہ کیا ہے اور واجب ہے کہ جس قدر جلدی ہوسکے اسے ادا کرے اور اگر بھول کر سجدہ سہو نہیں کیا تو جس وقت بھی یاد آئے فورا انجام دے اور ہر صورت میں نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں ہے۔

بھولے ہوئے سجدے اور تشہد کی قضا

مسئلہ399۔ اگر کوئی شخص نماز کا ایسا واجب فعل بھول کر انجام نہ دے جو رکن نہ ہو تو نماز باطل نہیں ہے اور اس کی قضا بھی لازم نہیں البتہ سجدہ اور احتیاط واجب کی بناپر تشہد میں ضروری ہے کہ نماز کے بعد ان دونوں کی قضا بجالائے۔

مسئلہ400۔ اگر ایک سجدہ بھول جائے اور اگلی رکعت کے رکوع میں یا اس کے بعد یاد آئے تو ضروری ہے کہ نماز کے بعد اس کی قضا بجالائے۔

مسئلہ401۔ اگر تشہد پڑھنا بھول جائے اور اگلی رکعت کے رکوع میں یا اس کے بعد متوجہ ہوجائے تو نماز باطل نہیں ہے لیکن احتیاط واجب کی بناپر ضروری ہے کہ نماز کے بعد اس کی قضا بجالائے۔

مسئلہ402۔ بھولے ہوئے سجدے اور تشہد کی قضا میں ضروری ہے کہ نماز کی تمام شرائط کی رعایت کرے مثلاً بدن اور لباس کا پاک ہونا اور رو بقبلہ ہونا وغیرہ

مسئلہ403۔ نماز کے سلام کے بعد تشہد کی قضا بجالانے والے شخص کے لئے ضروری نہیں ہے کہ تشہد کی قضا بجالانے کے بعد سلام بھی کہے اور سجدے کی قضا بجالانے والے کے لئے بھی لازم نہیں ہے کہ سجدے کی قضا بجالانے کے بعد تشہد اور سلام پڑھے۔

مسئلہ404۔ اگر نماز کے سلام اور سجدے یا تشہد کی قضا بجالانے کے درمیان کوئی ایسا کام انجام دے جو نماز کو باطل کرتا ہو مثلا قبلے سے رخ موڑلے تو ضروری ہے کہ سجدے اور تشہد کی قضا بجالائے اور نماز صحیح ہے۔

مسئلہ405۔ جس شخص پر سجدے یا تشہد کی قضا واجب ہو اگر اس پر کسی اور کام کی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہوجائے تو نماز کے بعد ضروری ہے کہ پہلے سجدے یا تشہد کی قضا کرے اس کے بعد سجدہ سہو کو بجالائے۔

مسافر کی نماز

مسئلہ406۔ مسافر کے لئے ضروری ہے کہ اگر قصر کی شرائط موجود ہوں تو یومیہ واجب نمازوں میں سے چار رکعت والی نمازوں کو دو رکعت پڑھے۔

مسئلہ407۔ آٹھ شرائط کے ساتھ سفر میں نماز قصر ہوتی ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ شرعی مسافت پوری ہو ؛

2۔ مسافت شرعی طے کرنے کا قصد ہو ؛

3۔ آخر تک اپنے قصد پر باقی رہے (مسافت شرعی تک جانے کے ارادے سے باز نہ آئے یا اس میں تردد کا شکار نہ ہوجائے)

4۔ سفر کے دوران اپنے وطن سے نہ گزرے یا کسی جگہ دس دن یا اس سے زیادہ رہنے کا قصدنہ کرے۔

5۔ سفر حرام نہ ہو۔

6۔ خانہ بدوش نہ ہو

7۔ سفر اس کا پیشہ نہ ہو

8۔ حد ترخص تک پہنچ جائے

پہلی شرط: مسافت شرعی

مسئلہ408۔ نماز قصر ہونے کے لئے مسافت کم از کم آٹھ فرسخ ہونی چاہئے بنابراین اگر سفر اس مسافت سے کم ہوتو نماز، قصر نہیں ہوگی۔

مسئلہ409۔ شرعی مسافت (آٹھ فرسخ) جس سے نماز قصر ہوتی ہے، (اطمینان بخش تحقیق کے مطابق) 41 کلومیٹر کے برابر ہوتی ہے۔

مسئلہ410۔ مسافت شرعی کو حساب کرنے کا معیار جس شہر سے سفر شروع کررہا ہے اس کے آخر سے لے کر جس شہر کی طرف سفر کررہا ہے اس کی ابتدا تک کا فاصلہ ہے[1] اس میں کوئی فرق نہیں کہ شہر بڑا ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ411۔ اگر کسی شخص کی منزل شہر نہیں بلکہ شہر کے اردگرد مخصوص جگہ ہو اس طرح کہ عرفاً شہر میں پہنچنا منزل تک پہنچنا شمار نہ ہو بلکہ شہر میں داخل ہوکر گزرنا منزل کی طرف راستہ شمار ہوتا ہو جیسے کہ بعض یونیورسٹیاں یا چھاونیاں یا ہسپتال جو شہر کےنواح میں واقع ہوتے ہیں تو اس صورت میں شہر کا ابتدائی حصہ انتہائے مسافت نہیں بلکہ وہ مخصوص جگہ انتہائے مسافت شمار ہوگی۔

مسئلہ412۔ نماز قصر ہونے کا باعث بننے والی مسافت کو جاتے ہوئے طے کرنا لازم نہیں بلکہ جانے اور آنے دونوں کو ملاکر مطلوبہ مقدار طے کرے تو بھی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ413۔ یک طرفہ مسافت طے کرنے کا مطلب یہ ہے کہ سفر کے شروع سے منزل پر پہنچنے تک یا منزل سے دوبارہ جہاں سے سفر شروع کیا ہے وہاں واپس پہنچنے تک کم از کم آٹھ فرسخ (یعنی 41 کلومیٹر) ہو اور دوطرفہ مسافت طے کرنے کا مطلب یہ ہے کہ سفر کے شروع سے منزل تک پہنچنے اور واپسی کا سفر ہر ایک آٹھ فرسخ سے کم ہو لیکن مجموعی طور پر جانے اور آنے کا سفر کم از کم آٹھ فرسخ ہو۔

مسئلہ414۔ دوطرفہ مسافت میں جانے کا سفر کم از کم چار فرسخ (ساڑھے بیس کلومیٹر) ہونا چاہئے بنابراین اگر کوئی شخص پانچ فرسخ جائے اور تین فرسخ واپسی پر طے کرے تو اس کی نماز قصر ہوگی لیکن اگر جانے کا سفر تین فرسخ اور واپسی کا پانچ فرسخ ہو تو نماز پوری ہوگی البتہ اگر واپسی کاسفر انفرادی طور پر آٹھ فرسخ یا اس سے زیادہ ہو تو اس صورت میں سفر کے آغاز سے نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ415۔ دوطرفہ مسافت میں اسی دن یا رات کو واپس آنا شرط نہیں ہے بلکہ اگر کوئی شخص کئی روز ٹھہرے اور اس کے بعد واپس آئے تو جب تک سفر ختم کرنے والا کوئی سبب پیش نہ آئے (مثلاً دس دن بیٹھنے کا ارادہ) نماز قصر ہوگی ، اسی طرح یک طرفہ مسافت میں اگر آٹھ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے (سفر ختم کرنے والے اسباب کے بغیر) کسی جگہ کئی دن ٹھہر جائے تو نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ416۔ اگر کوئی شخص چار فرسخ سے کم مسافت (مثلاً ڈیڑھ فرسخ) کے اندر کئی دفعہ رفت و آمد کرے کہ مجموعی طور آٹھ فرسخ یا اس سے زیادہ ہوجائے تو اس کی نماز قصر نہیں ہوگی۔

مسئلہ417۔ اگر کسی مسافر کی متعدد منزلیں ہوں چنانچہ دوسری منزل تک جانے کے لئے پہلے طے کئے ہوئے راستے سے واپس آنا ضروری ہو تو اگر سفر کے آغاز سے آخری منزل تک (اس مسافت کی مقدار کو بھی ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے جس سے بعد والی منزل تک جانے کے لئے واپس آیا تھا) یک طرفہ مسافت کم از اکم آٹھ فرسخ یا دوطرفہ مسافت چار فرسخ ہو (کہ واپسی کی مسافت کو بھی شامل کرکے آٹھ فرسخ یا اس سے زیادہ ہوجائے) تو اس کی نماز قصر ہوگی اگرچہ کئی دفعہ سفر کرنے سے بننے والی مسافت کو مدنظر نہ رکھے تو اس مقدار سے کم ہوتی ہے۔

مسئلہ418۔ اگر منزل تک پہنچنے کے دو راستے ہوں، ایک طویل اور کم از کم آٹھ فرسخ اور دوسرا مختصر اور آٹھ فرسخ سے کم ہوتو کئی صورتیں ہیں:

1۔ اگر طویل راستے سے جائے تو نماز قصر ہوگی چاہے اسی راستے سے واپس آنے کا قصد ہو یا نہ ہو۔

2۔ اگر مختصر راستے سے جائے جو کم از کم چار فرسخ ہو تو نماز قصر ہوگی چاہے اسی راستے سے واپس آنے کا قصد ہو یا نہ ہو۔

3۔ اگر مختصر راستہ چار فرسخ سے کم ہو اور اسی راستے سے جانے کا اور طویل راستے سے واپس آنے کا ارادہ کرے تو نماز قصر ہوگی۔

4۔ اگر مختصر راستہ چار فرسخ سے کم ہو اور اسی راستے سے جانے اور اسی راستے سے واپس آنے کا ارادہ کرے تو نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ419۔ گذشتہ مسئلے میں اگر دونوں راستے آٹھ فرسخ سے کم ہوں چنانچہ ایک راستہ کم از کم چار فرسخ ہو اور کوئی شخص اسی راستے سے جائے اور رفت و آمد دونوں ملاکر کم از کم آٹھ فرسخ ہوجائے تو اس کی نماز قصر ورنہ پوری ہوگی۔

مسئلہ420۔ اگر حد ترخص سے نکلنے کے بعد اورشہر کے باہر چکر لگانے سے شرعی مسافت پوری ہوجائے چنانچہ کوئی مخصوص منزل نہ ہو بلکہ فقط راستہ طے کرنا مقصد ہو مثلاً سڑک کی نگرانی کے لئے یا اپنی گاڑی کے پانی کا نظام ٹھیک کرنے کے لئے بیرون شہر چکر لگائے تو یک طرفہ مسافت شمار ہوگی اور نماز قصر ہوگی۔

---

[1] ۔ یعنی جس شہر سے سفر شروع کررہا ہے اس کے آخری گھروں سے منزل مقصود والے شہر کے ابتدائی گھروں تک کا فاصلہ حساب کیا جائے گا۔

شرعی مسافت ثابت ہونے کے طریقے

مسئلہ421۔ اگرکسی شخص کو علم یا اطمینان ہو یا دو عادل افراد گواہی دیں کہ اس کا سفر کم از کم آٹھ فرسخ ہے تو ضروری ہے کہ نماز کو قصرکرکے پڑھے۔

مسئلہ422۔ لوگوں کے درمیان مشہور ہونے کی وجہ سےکسی شخص کو مسافت شرعی پوری ہونے پر علم یا اطمینان ہوجائے تو اس کے مطابق عمل کرسکتا ہےاور نماز کو قصر کرکے پڑھ سکتا ہے بصورت دیگر اگرچہ ظن اور گمان کا باعث بنے تو بھی اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

مسئلہ423۔ اگر کسی شخص کو مسافت کی مقدار کے بارے میں شک ہو چنانچہ اس کے بارے میں تحقیق کرنا مشکل نہ ہو مثلاً کلومیٹر شمار کرنے کا آلہ استعمال کرسکتا ہو یا لوگوں سے پوچھ سکتا ہو تو تحقیق کرنی چاہئے اور چنانچہ کسی نتیجے پر نہ پہنچے تو اس کی نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ424۔ اگر مقلد کو اپنے مجتہد کا فتوی معلوم نہ ہو مثلاً معلوم نہ ہو کہ مجتہد کے نزدیک دو طرفہ مسافت یک طرفہ مسافت کی طرح ہے یا نہیں تو اپنے مجتہد کے فتوی کے بارے میں تحقیق کرے اور تحقیق نہ کرسکے یا نہ کرنا چاہے تو احتیاط پر عمل کرتے ہوئے نماز کو پوری اور قصر دونوں پڑھے۔

مسئلہ425۔ اگر مسافت میں شک کی وجہ سے کسی شخص کا وظیفہ نماز پوری پڑھنا ہو لیکن اپنے وظیفے کے برعکس قصر کرکے پڑھے تو کافی نہیں ہے اور ضروری ہے کہ نماز کو پوری کرکے دوبارہ پڑھے ، البتہ اگر نماز کے بعد معلوم ہوجائے کہ اس کا وظیفہ قصر کرکےہی پڑھنا تھا چنانچہ قصد قربت کی نیت سے نماز پڑھی ہو تو کافی ہے اور دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں۔

مسئلہ426۔ اگر کسی شخص کا خیال یہ ہو کہ سفر کے آغاز سے منزل تک مسافت پوری ہوتی ہے اور نماز کو قصر کرکے پڑھے اور بعد میں معلوم ہو کہ مسافت سے کم تھا تو اگر وقت باقی ہوتو نماز کو پوری کرکے دوبارہ پڑھے اور وقت کے بعد ہوتو قضا کرے۔

مسئلہ427۔ اگر کسی شخص کا خیال یہ ہو کہ سفر آٹھ فرسخ نہیں ہے اور نماز کو پوری پڑھے اور بعد میں معلوم ہو کہ مسافت پوری تھی تو وقت کے اندر ہونے کی صورت میں نماز کو قصر کرکے دوبارہ پڑھے اور وقت کے بعد ہوتو قضا کرے۔

مسئلہ428۔ کوئی شخص کسی مخصوص جگہ جانے کا ارادہ کرے اور شک ہوجائے کہ اس جگہ تک شرعی مسافت پوری ہوتی ہے یا نہیں یا اس کا خیال کرے کہ مسافت پوری نہیں ہوتی ہے (اس کا وظیفہ دونوں صورتوں میں نماز کو پوری کرکے پڑھنا ہے) چنانچہ راستے میں معلوم ہوجائے کہ مسافت پوری ہوتی ہے تو اسی جگہ سے نماز کو قصر کرکے پڑھے اور لازم نہیں ہے کہ جس جگہ مسافت پوری ہونے کا علم ہوا تھاوہاں سے منزل تک مسافت پوری ہو۔

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

دوسری شرط: مسافت شرعی تک جانے کا قصد ہو

مسئلہ429۔ مکلف کے لئے ضروری ہے کہ شہر سے خارج ہوتے وقت آٹھ فرسخ (یک طرفہ یا مجموعی طورپر) طے کرنے کا قصد رکھتا ہو بنابرایں اگر سفر کے شروع میں شرعی مسافت سے کم طے کرنے کا ارادہ ہو مثلاً تین فرسخ تک جانے کا قصد ہو اور منزل (تین فرسخ) تک پہنچنے کے بعد مزید پانچ فرسخ سفر کرنے کا ارادہ کرے اور اس جگہ دس دن قیام کرے تو ایسا سفر (اگرچہ آٹھ فرسخ طے کیا ہے) نماز قصر ہونے کا باعث نہیں ہے۔

مسئلہ430۔ جو شخص سفر کے آغاز میں نہیں جانتا ہو کہ کتنی مسافت طے کرے گا مثلاً کسی مجرم کو گرفتار کرنے پر مامور ہو اور نہیں جانتا ہو کہ (یک طرفہ یا مجموعی طور پر) آٹھ فرسخ تک جائے گا یا نہیں تو اس کی نمازقصر نہیں ہوگی اگرچہ آٹھ فرسخ تک سفر کرے ۔ البتہ اگر واپسی کی مسافت آٹھ فرسخ ہو تو واپسی میں نماز قصر ہوگی اسی طرح راستے میں متوجہ ہوجائے کہ مزید کم از کم چار فرسخ تک جائے گا اور واپسی کا سفر ملاکر آٹھ فرسخ ہوجائے تو اسی جگہ سے نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ431۔ شرعی مسافت طے کرنے کے بارے میں علم ہونا مسافت کے قصد کی مانند ہے بنابرایں اگر کوئی شخص جانتا ہو کہ شرعی مسافت تک سفر کرے گا تو قصد کے بدلے یہی کافی ہے اور اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ432۔ اگر کوئی شخص قصد کرے کہ مسافت شرعی تک جائے گا اگرچہ کوئی مخصوص منزل نہ ہو تو بھی اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ433۔ مسافت شرعی کا قصد یقینی اور بغیر کسی شرط کے ہونا چاہئے بنابرایں اگر سفر کو کسی چیز کے حصول سے مشروط کرے تو نماز قصر نہیں ہے مثلاً کوئی شخص قصد کرے کہ چار فرسخ سے کم سفر کرے گا اور اس جگہ پہنچ کرکوئی ساتھی مل جائے تو سفر جاری رکھے ورنہ واپس آئے گا تو چونکہ اس کا قصد یقینی اور بغیر کسی شرط کے نہیں ہے لہذا ضروری ہے کہ نماز کو پوری پڑھے۔

مسئلہ434۔ گذشتہ مسئلے میں اگر جانتا ہو کہ کوئی ساتھی مل جائے گا تو حقیقت میں آٹھ فرسخ کا قصد ہے اور حدترخص کے بعد نماز کو قصر کرے۔

مسئلہ435۔ جوشخص مسافت شرعی تک جانا چاہتا ہے لیکن اس کا قصد یہ ہو کہ آٹھ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے راستے میں کسی جگہ دس دن قیام کرے گا تو اس کی نماز پوری ہوگی اور چنانچہ کچھ مسافت طے کرنے کے بعد دس دن قیام کے ارادے کے منحرف ہوجائے تو باقی سفر اگرچہ مجموعی سفر کا شمار کرکے بھی مسافت شرعی کے برابر ہو اور جانے کا (باقی ماندہ) سفر کم از کم چار فرسخ ہویا فقط واپسی کا سفر آٹھ فرسخ ہو تو اس کی نماز قصر بصورت دیگر پوری ہوگی۔

مسئلہ436۔ اگر یک طرفہ مسافت کے دوران تردید کا شکار ہوجائے کہ آٹھ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے کسی جگہ دس دن قیام کرے گایا نہیں تو حقیقت میں شرعی مسافت طے کرنے کا قصد نہیں ہے اور نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ437۔ اگر مجموعی مسافت میں شک ہوکہ منزل تک پہنچ کر یا اس سے پہلے یا واپسی کے دوران (آٹھ فرسخ طے کرنے سے پہلے) دس دن کسی جگہ قیام کرے گایا نہیں تو آٹھ فرسخ کا قصد نہیں ہوا اور نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ438۔ مسافت کو بغیر کسی توقف کے طے کرنا لازم نہیں ہے بنابرایں جو شخص شرعی مسافت طے کرنے کا قصد رکھتا ہوچنانچہ دو یا تین فرسخ کے بعد ایک یا دو راتیں کسی جگہ قیام کرے اس کے بعدتھوڑی مسافت طے کرے اور دوبارہ کچھ راتیں کسی جگہ قیام کرے تو جب تک کسی جگہ دس دن قیام کا قصد نہ کرے اس کی نماز قصر ہوگی۔

سفر میں کسی کے تابع ہونے کے احکام

مسئلہ439۔ جو شخص سفر میں کسی اور کےتابع ہو، چاہے تابع ہونا اس کی مرضی سے ہو یا زبردستی ہو تو چنانچہ متبوع (جس کے تابع ہو) شرعی مسافت تک سفر کرے تو اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ440۔ اگر تابع شخص کو معلوم نہ ہو متبوع شرعی مسافت تک جائے گا یا نہیں تو اس سے پوچھنا واجب نہیں ہے اور متبوع پر بھی واجب نہیں ہے کہ تابع کو آگاہ کرے اور جب تک تابع کو متبوع کے مسافت تک جانے کے قصد کا علم نہ ہو اس کی نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ441۔ اگر تابع سمجھے کہ متبوع مسافت تک جانے کا قصد نہیں رکھتا ہے اور راستے میں متوجہ ہو کہ وہ اس کا قصد رکھتا ہےچنانچہ باقی راستہ (یک طرفہ یا مجموعی طور پر) مسافت سے کم ہو تو اس کی نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ442۔ اگر کسی کو زبردستی کسی جگہ لے جایا جائے چنانچہ جانتا ہو کہ آٹھ فرسخ تک لے جایا جائے گا تو اس کی نماز قصر ہوگی۔

تیسری شرط: شرعی مسافت کا قصد برقرار رہے

مسئلہ443۔ نماز قصر ہونے کی تیسری شرط یہ ہے کہ شرعی مسافت تک جانے کا قصد برقرار رہے لہذا اگر سفر کے دوران یہ شرط مفقود ہوجائے تو اگرچہ باقی شرائط موجود ہوں تو بھی نماز پوری ہوگی مثلاً کوئی شخص آٹھ فرسخ تک جانے کا قصد کرے اور دو یا تین فرسخ طے کرنے کے بعد سفر کو جاری رکھنے کے قصد سے پھرجائے یا تردید کا شکار ہوجائے لیکن اگر راستہ گم ہوجائے اور اور قصد کئے بغیر آٹھ فرسخ پر واقع جگہ تک جائے تو نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ444۔ اگرکوئی شخص سفر کے آغاز میں ایسی جگہ جانے کا قصد رکھتا ہو جو آٹھ فرسخ کے فاصلے پر واقع ہو لیکن چار فرسخ تک پہنچنے سے پہلے دوسری جگہ جانے کا ارادہ کرے جہاں کا فاصلہ سفر کے آغاز سے آٹھ فرسخ ہوتا ہو تو نماز قصر ہے۔

مسئلہ445۔ اگر کوئی شخص یک طرفہ (یعنی جانے کا سفر) آٹھ فرسخ طے کرنے کا قصد رکھتا ہو چنانچہ چار فرسخ تک پہنچنے کے بعد اپنے قصد سے منحرف ہوجائے اور اسی راستے سے واپس آنے کا ارادہ کرے (یعنی یک طرفہ مسافت کو مجموعی مسافت میں تبدیل کرے) تو اس کی نماز قصر ہے۔

مسئلہ446۔ جو شخص آٹھ فرسخ یا زیادہ طے کرنے کا قصد رکھتا ہو اگر چار فرسخ تک پہنچنے سے پہلے اپنے ارادے سے منحرف یا تردید کا شکار ہوجائے تو اس کی نماز پوری ہوگی اور چنانچہ دوبارہ سفر جاری رکھنے کا ارادہ کرے تو کئی صورتیں ہیں:

1۔ منحرف ہوتے وقت یا تردید کے دوران کسی جگہ توقف کیا ہو تو اس صورت میں نماز قصر ہے چاہے فقط باقی راستہ مسافت شرعی کے برابر ہو یا نہ ہو حتی کہ دوبارہ قصد کرنے اور آگے حرکت کرنے سے پہلے اس جگہ نماز پڑھنا چاہے تو قصر پڑھے۔

2۔ تردید یا سفر کو جاری رکھنے سے منحرف ہونے کے دوران کچھ مسافت طے کرے اور دوبارہ سفر کا قصد کرنے کے بعدکا باقی راستہ (یک طرفہ یا مجموعی طور پر) شرعی مسافت کے برابر ہوتو اس صورت میں تردید کی حالت میں جتنا فاصلہ طے کیا ہے اس میں نماز پوری ہوگی لیکن دوبارہ قصد کرنے کے بعد نماز قصر ہوگی۔

3۔ تردید کی حالت میں یا سفر کو جاری رکھنے کے قصد سے منحرف ہوتے وقت کچھ مسافت طے کی ہو اور باقی راستہ مسافت شرعی سے کم ہو تو نماز پوری ہوگی۔ البتہ اگر ارادہ بدلنے یا تردید سے پہلے کی مسافت اور سفر جاری رکھنے کا دوبارہ قصد کرنے کے بعد کی مسافت مجموعی طور پر شرعی مسافت کے برابر ہو تو اس صورت میں احتیاط واجب کی بناپر نماز کو قصر بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

مسئلہ447۔ جو شخص مسافت شرعی کا قصد کرکے سفر شروع کرے اور حدترخص سے گزرجانے کے بعد اپنی نماز قصر پڑھی ہو چنانچہ اگر چار فرسخ تک پہنچنے سے پہلے اپنے ارادے سے پھر جائے یا دس دن قیام کا ارادہ کرے تو جو نمازیں قصر کرکے پڑھی ہیں، احتیاط واجب کی بناپر وقت کے اندر دوبارہ پوری پڑھے اور وقت کے بعد قضا کرے۔

چوتھی شرط: وطن یا ایسی جگہ سے نہ گزرے جہاں دس دن قیام کا ارادہ ہو-

مسئلہ448۔ نماز قصر ہونے کی شرائط میں سے ایک یہ ہے کہ سفر کے آغاز میں یا سفر کے دوران راستے میں (آٹھ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے) کسی جگہ دس دن قیام یا اپنے وطن سے گزرنے کا ارادہ نہ کرے۔

مسئلہ449۔ اگرکوئی شخص سفر کے آغاز یا درمیان میں آٹھ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے کسی جگہ دس دن قیام یا اپنے وطن سے گزرنے کا ارادہ کرے تو سفر کے آغاز سے اس کی نماز پوری ہوگی۔ اسی طرح اگر وطن یا جس جگہ قیام کررہا ہے اسے چھوڑنے کے بعد باقی راستہ اگرچہ آنے اور جانے دونوں ملاکر آٹھ فرسخ نہ ہوتو نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ450۔ گذشتہ مسئلے میں اگر کوئی شخص راستے میں دس دن قیام یا وطن سے گزرنے کے بارے میں متزلزل ہوجائے تو شرعی مسافت کا قصد نہیں بنے گا اور اس کی نماز پوری ہوگی۔

پانچویں شرط: سفر جائز ہو

مسئلہ451۔ نماز قصر ہونے کی ایک شرط یہ ہے کہ سفر جائز ہو (حرام نہ ہو) بنابرایں اگر کوئی حرام سفر کرے چاہے خودسفر حرام ہو مثلاً جنگ سے بھاگنے کےلئے سفر کرے یا کسی حرام کام کو انجام دینے کے لئے سفر کرے مثلاً چوری کے لئے سفر کرے تو نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ452۔ اگر سفر کسی واجب کام کے ترک ہونے کا باعث ہوچنانچہ سفر کرنے کا مقصد واجب کو ترک کرنا ہو مثلاً قرض کی ادائیگی سے بھاگنے کے لئے سفر کرے تو نماز پوری پڑھےگا لیکن واجب کو ترک کرنے کا قصد نہ ہو اگرچہ بے اختیار واجب ترک ہوجائے تو گناہ کا سفر شمار نہیں ہوگا اور نماز قصر کرکے پڑھے۔

مسئلہ453۔ اگر کوئی شخص غصبی سواری پر سفر کرے یا غصبی زمین سے گزرے تو گناہ کا سفر شمار نہیں ہوگا اور نماز قصر ہوگی ، اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہےکہ دونوں نمازیں پڑھے۔

مسئلہ454۔ جو شخص کسی ظالم کے ساتھ سفر کررہا ہو چنانچہ اس کے ساتھ جانے پر مجبور ہو یا کسی مباح اورنیک مقصد کی خاطر ہو مثلاً ظلم سے بازرکھنے کے لئے ہو تو نماز قصر ہوگی لیکن اگر اختیار کے ساتھ اور کسی حرام مقصد سے اس کے ساتھ سفر کرے یا کوئی حرام مقصد نہ ہو لیکن ظالم کی شان و شکوت بڑھانے یا ظلم میں مدد کرنے کا باعث ہو تو سفر حرام شمار ہوگا اور نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ455۔ اگر کوئی شخص شک کرے کہ اس کا سفر حرام ہے یا نہیں تو یوں سمجھے کہ اس کا سفر حرام نہیں ہے اور نماز قصر کرکے پڑھے۔ البتہ اگر پہلے سفر حرام تھا اور بعد میں شک کرے کہ اب بھی حرام ہے یا نہیں تو اس صورت میں حرام سمجھے اور نماز کو پوری پڑھے۔

سفر کا جاری رکھنا جائز ہو

مسئلہ456۔ نماز قصر ہونے کے لئے سفر کے جائز ہونے کی شرط فقط اس کی ابتدا سے مخصوص نہیں ہے بلکہ پورے سفر کے دوران یہ شرط موجود ہونی چاہئے، بنابرایں اگر سفر کے دوران کسی شخص کا قصد گناہ میں تبدیل ہوجائے تو سفر حرام ہوجائے گا اور نماز پوری ہوگی اگرچہ مسافت شرعی طے کی ہو۔

مسئلہ457۔ اگر کوئی شخص مباح سفر شروع کرے اور راستے میں (آٹھ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے) اپنے وظیفے کے مطابق نماز کو قصر کرکے پڑھے اور اس کے بعد اس کا قصد حرام میں بدل جائے تو جو نماز قصر کرکے پڑھی ہے، وقت باقی ہو تو دوبارہ پوری پڑھے اور وقت ختم ہواہو تو قضا کرے۔[1]

مسئلہ458۔ اگر کوئی شخص مباح سفرکرے اور منزل پر پہنچنے کے بعد کسی حرام سفر کا قصد کرے (مثلاً محاذ جنگ سے بھاگنے کے لئے اپنے گھر واپس لوٹے) تو حرام قصد (جنگ سے فرار) کے بعد نماز پوری ہوگی اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ حرام کے قصد اور جہاں سے سفر شروع کیا ہے وہاں تک کے فاصلے میں قصر کرکے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

مسئلہ459۔ اگر کوئی شخص مباح قصد سے سفر شروع کرے اور مسافت شرعی طے کرنے کے بعد کسی جگہ ٹھہرجائے جہاں اس کا قصد حرام میں بدل جائے تو چنانچہ آگے سفر کرنے سے پہلے اس جگہ نماز پڑھنا چاہے تو ضروری ہے کہ پوری پڑھے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ قصر کرکے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

مسئلہ460۔ اگر کوئی شخص مباح قصد سے سفر شروع کرے اور کچھ راستہ طے کرنے کے بعد گناہ کا قصد کرے اور کچھ راستہ اسی قصد کے ساتھ طے کرے اس کے بعد پشیمان ہوجائے اور دوبارہ مباح قصد کرے چنانچہ گناہ کے قصد سے طے کی ہوئی مسافت کے علاوہ باقی مسافت آٹھ فرسخ ہو تو اقویٰ یہ ہے کہ نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ461۔ اگر کوئی شخص مباح کام مثلاً تجارت یا سیاحت کے لئے سفر کرے لیکن راستے میں تھوڑی مسافت کومباح قصد کے ساتھ ساتھ حرام قصد کے ساتھ بھی طے کرے تو جس سفر میں جائز اور حرام دونوں کا قصد ہے اس کی نماز پوری ہوگی، اگرچہ احوط یہ ہے کہ قصر کرکے بھی پڑھے اور باقی راستے میں جوکہ مباح قصد کے ساتھ طے کیا ہے چنانچہ مسافت شرعی کے برابر ہو (اگرچہ شروع والے مباح سفر کو بھی شامل کرکے) تو نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ462۔ اگر کوئی سفر کے آغاز میں گناہ کا قصد رکھتا ہو چنانچہ راستے میں پشیمان ہوجائے اور سفر کو مباح قصد سے جاری رکھنے کا قصد کرے چنانچہ باقی راستہ (فقط جانے کا یا جانے اور آنے دونوں کو ملاکر) آٹھ فرسخ ہوتو اس کی نماز قصر ہوگی بصورت دیگر پوری ہوگی۔ البتہ اگر فقط واپسی کا سفر آٹھ فرسخ ہو تو اس صورت میں جس وقت مباح قصد کیا ہے اس وقت سے نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ463۔ گذشتہ مسئلے میں اگر کسی جگہ ٹھہرجائے جہاں گناہ کی نیت سے پھرجائے چنانچہ (آگے سفر کرنے سے پہلے) اس جگہ نماز پڑھنا چاہے تو اس کی نماز پوری ہوگی اگر چہ اس صورت میں احتیاط یہ ہے کہ قصر کرکے بھی پڑھی اور پوری بھی پڑھے۔

مسئلہ464۔ تفریح کے لئے سفر کرنا حرام نہیں ہے اور اس میں نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ465۔ گناہ والے سفر میں ظہر، عصر اور عشاء کی نافلہ نماز یں ساقط نہیں اور کوئی چاہے تو ان کو پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ466۔ گناہ والے سفر کے دوران نماز جمعہ میں شرکت ساقط نہیں ہے۔

---

[1] ۔ تاہم اگر آٹھ فرسخ تک پہنچنے کے بعد اس کا قصد بدل جائے تو جو نمازیں قصر کی صورت میں پڑھی ہیں صحیح ہوں گی۔

گناہ والے سفر سے واپسی

مسئلہ467۔ جو شخص گناہ والے سفر سے واپس آتا ہے اگر واپسی کا سفر شرعی مسافت کے برابر ہو اور وہ پہلے سفر کا تسلسل ہو تو توبہ کرنے کی صورت میں اس کی نماز قصر ہوگی لیکن اگر توبہ نہ کرے تو احتیاط واجب کی بناپر نماز قصر کرکے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے لیکن اگر واپسی کا سفر (پہلے سفر کا تسلسل نہیں بلکہ) نیا سفر شمار کیا جائے مثلاً طویل مدت مثلاً ایک سال گزرنے کے بعد پہلے شہر میں واپس آنا چاہے تو ہر صورت میں (توبہ کی ہو یا نہ ہو) نماز کو قصر کرکے پڑھے اور روزہ بھی افطار کرے۔

شکار کے لئے سفر

مسئلہ468۔ شکار کے لئے سفر کرنا اگر اپنی اور اپنے گھر والوں کی غذا اور زندگی کی دوسری ضروریات پوری کرنے کے لئے ہو تو مباح ہے اور اس میں نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ469۔ اگر شکار کرنا تجارت اور کمائی کا وسیلہ ہو اور اس کے لئے سفر کرے مثلاً جانور کے گوشت، کھال، دانت اور باقی اجزاء کو فروخت کرنے کے لئے شکار کرے یعنی تجارت ، مال کمانے اور بڑی مقدار میں کمائی کے لئے شکار کرے[1] تو اس صورت میں احتیاط واجب کی بناپر نماز قصر کرکے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے لیکن روزہ کوافطار کرے۔

مسئلہ470۔ اگر شکار کے لئے انجام پانے والا سفر، لہوی (بے ہودہ) ہو[2] (زندگی کی ضروریا ت پوری کرنے یا تجارت کے لئے نہ ہو) تو اس سفر میں نماز پوری ہوگی اور روزہ رکھنا واجب ہے۔

مسئلہ471۔ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کو شکار کرنے کے لئے سفر کرنا لہوی (بے ہودہ) سفر کا حکم نہیں رکھتا ۔

---

[1] ۔ یعنی اگر شکار والے جانور کو بیچنا زندگی کی ضروریات کو پورا کرنے کےلئے ہو تو اس صورت میں شکار پر جانے والے سفر میں نماز قصر ہوگی، تاہم اگر اپنی ضروریاتِ زندگی کو پورا کرنے کے لئے شکار نہ کرتا ہو بلکہ بڑی مقدار میں دولت حاصل کرنے کے لئے ہو جیسے کہ نادر حیوانات مثلا سمور، گلہری یا ہاتھی کا ان کے دانت ، پشم اور پوستین یا بقیہ اجزاء بیچنے کے لئے شکار کرے تاکہ اپنی مال و دولت میں اضافہ کرسکے اس صورت میں ایسے شکار کے لئے انجام پانے والے سفرمیں نماز قصر نہیں ہوگی۔

[2] ۔ یعنی عیاشی کے طور پر جانور کا شکار کیا جائے اور اس بات کی کوئی پروا نہ ہو کہ اس کا گوشت کھانے کے قابل ہے یا نہیں۔

چھٹی شرط: ٹھہرنے کی جگہ ہو

مسئلہ472۔نماز قصر ہونے کے شرائط میں سے ایک یہ ہے کہ انسان کے لئے سفر کے علاوہ ایک مستقل جگہ اور رہائش گاہ ہوبنابرایں اگر کسی مسافر کے پاس مستقل سکونت کے لئے سرے سے جگہ اور مکان نہ ہو (یعنی خانہ بدوش ہو) [1] تو اس کی نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ473۔ خانہ بدوش قبائل اور وہ لوگ جو سال میں کچھ عرصہ کسی جگہ قیام کرکے سال کے دوسرے ایام میں صحراوں میں جاتے ہیں اور جنگلوں اور بیابانوں میں بستے ہیں ان پر خانہ بدوش کا حکم لاگو نہیں ہو گا بلکہ یہ لوگ دو وطن رکھتے ہیں اگر دونوں جگہوں کا فاصلہ مسافت شرعی کے برابر ہو تو ان دونوں جگہوں کے درمیان ان کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ474۔ اگر خانہ بدوش دوسرے سفر پر جانا چاہے مثلاً حج یا کسی کی عیادت کے لئے کسی شہر میں جانا چاہے تو چنانچہ دوسرے سفر کی طرح اس سفر میں بھی اس کا خاندان اور گھربار ساتھ ہو اس طرح کہ اس دوران بھی اسے خانہ بدوش کہا جائے تو اس کی نماز پوری ہوگی لیکن اگر خاندان اور گھربار کو کسی شہر میں چھوڑدے اور خود جائے اس طرح کہ اسے خانہ بدوش نہ کہا جائے تو بعید نہیں ہے کہ اس کی نماز قصر ہو۔

مسئلہ475۔ اگر کوئی شخص سال کا ایک حصہ کسی مستقل جگہ رہتا ہو لیکن دوسرے ایام میں کوئی مستقل ٹھکانہ نہ ہو اور خانہ بدوش ہو تو ضروری ہے کہ مستقل جگہ قیام کے دوران نماز کو پوری پڑھے اور جب باہر جائے اور کوئی مستقل ٹھکانہ نہ ہو (مثلاً بعض قبائل) تو احتیاط واجب کی بناپر نماز کو قصر کرکے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

مسئلہ476۔ اگر خانہ بدوش قبیلے کا کوئی فرد گھاس اور پانی کی تلاش میں قبیلے سے جدا ہوجائے تو اگرچہ آٹھ فرسخ یا اس سے زیادہ طے کرے تو بھی اس کی نماز پوری ہوگی۔

---

[1] ۔ "خانہ بدوش" کی تعبیر ایسے انسان کے لئے کنایہ ہے جس کا گھربار اس کے ہمراہ ہو اور کسی قسم کی مخصوص قیام گاہ، رہائش کا مقام اور ٹھہرنے کی مستقل جگہ نہ ہو کہ جب کبھی وہاں سے نکلے تو پلٹ کر واپس وہاں آئے۔

ساتویں شرط: سفر اس کا پیشہ نہ ہو

مسئلہ477۔ سفر میں نماز قصر ہونے کی شرائط میں سے ایک یہ ہے کہ سفر اس کا پیشہ نہ ہو ، بنابرایں اگر کسی شخص کا پیشہ سفر ہو چاہے اس کے پیشے کا وجود سفر سےہو (یعنی سفر اس کی درآمد کا ذریعہ ہو) مثلاً ڈرائیور اور پائلٹ یا سفر اس کے پیشے کا مقدمہ (ضروری تمہید) ہو مثلاً ڈاکٹر یا معلم جو اپنے پیشے کے لئے سفر کرتے ہیں، اس سفر میں نماز پوری ہوگی اور روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ478۔ اگر کسی شخص کا پیشہ سفر نہ ہو اگرچہ متعدد مرتبہ سفر کرے تو بھی اس کی نماز قصر ہوگی ، چاہے شروع میں ہی کئی دفعہ سفر کرنے کا قصد رکھتا ہو مثلاً کوئی چالیس جمعہ تک تہران سے مسجد جمکران زیارت جانے کا قصد کرے یا کسی قصد کے بغیر اتفاقا ًمتعدد سفر پیش آجائیں مثلاً بیمارکو علاج کے لئے مسلسل کسی شہر کی طرف سفر کرنا پڑے۔

مسئلہ479۔ پیشے والا سفر بننے کے لئے تین شرائط ہونی چاہئے:

1۔ جو سفر انسان کا پیشہ ہے اسی سفر کا قصد ہو ؛

2۔ جو سفر اس کا پیشہ ہے اس کو شروع کرے ؛

3۔ اسی پیشے والے سفر کو جاری رکھنے کا قصد ہو۔

مسئلہ480۔ سفر پیشہ ہونے کا معیار عرف ہے اگر کسی مورد میں سفر کوعرفاً پیشہ کہنے میں شک ہو نماز قصر اور روزہ باطل ہے۔

مسئلہ481۔ سفر کا پیشہ ہونا اس چیز سے وابستہ نہیں ہے کہ مال کمایا جائے اور کھانے پینے کا بندوبست کیا جائے لہذا جو معلم مفت تعلیم دینے کے لئے سفر کرتا ہو اس کے لئے بھی وہ سفر پیشہ شمار ہوگا اور اس کی نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ482۔ مندرجہ بالا شرائط پوری ہونے کے بعد پہلے سفر سے ہی اس پر حکم جاری ہوگا اور نماز پوری اور روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ483۔ اگر حصول علم کے لئے سفر کرنا پیشے کا حصہ ہو مثلاً کسی ملازم کے لئے ٹریننگ پروگرام منعقد کیا جائے اور اس میں شرکت کے لئے سفر پر جائے تو اس کی نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ484۔ وہ طالب علم جو حصول علم کے لئے سفر کرتا ہے تاکہ اس کےذریعے مستقبل میں کوئی پیشہ اختیار کرے تو احتیاط واجب کی بناپر حصول علم کے سفر میں نماز کو قصر کرکے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے اور روزہ بھی رکھے اور بعد میں اس کی قضابھی کرے۔

مسئلہ485۔ اگر حصول علم کا آغاز کسی گروہ میں شامل ہونے کے ساتھ ہو اور اس گروہ کا عنوان کسی پیشے کی حیثیت رکھتا ہو مثلاً دینی طالب علم کو تعلیم کے آغاز میں ہی مولانا کہا جاتا ہے یا کیڈٹ کالج کے طالب علم جو کچھ مہینے تعلیم و تربیت حاصل کرنے کے بعد کندھوں پر لگایا جانے ولا اعزازی نشان حاصل کرتے ہیں اور افسر کہلاتے ہیں۔ اس طرح کی تعلیم پیشے کا حصہ شمار ہوگی اور تعلیم کے سلسلے میں سفر کے دوران نماز پوری ہوگی اور روزہ رکھنا ہوں گے۔

مسئلہ486۔ اگر کوئی مکلف اپنے پیشے کے لئے فقط ایک دفعہ طویل سفر کرے مثلاً طویل سمندری سفر کرے تو بعید نہیں کہ عرف اس سفر کو پیشے کا حصہ شمار کرے بنابراین نماز پوری ہوگی اگرچہ اس سفر کو جاری رکھنے کا قصد نہ ہو یعنی ایک طویل سفر بذات خود سفر جاری رکھنے کے قصد کا نعم البدل ہوگا۔

مسئلہ487۔ اگر کسی کا پیشہ یہ ہو کہ سال میں فقط ایک دفعہ طویل سفر کرتا ہو مثلاً قافلہ حج کا سالار ہو چنانچہ سارا سال اسی کام میں مشغول رہنے کا قصد ہو تو اس کی نماز حتی کہ پہلے سفر میں بھی پوری ہوگی لیکن اگر جاری رکھنے کا ارادہ نہ ہوتو نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ488۔ جو شخص سال کے کچھ حصے میں پیشے کے سلسلے میں سفر کرتا ہے اور اس کا قصد یہ ہے کہ ہر سال اس پیشے کو جاری رکھے مثلاً گرمیوں میں ایک یا دو مہینے ڈرائیونگ کرتا ہے تو اس کا سفر پیشے کا سفر ہوگا اور پہلے سفر سے ہی نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ489۔ جو شخص سال کے فقط ایک حصے میں کسی کام میں مشغول رہنا چاہتا ہے اور بعد کےسالوں میں اس کو جاری رکھنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو اس کی مشغولیت کا عرصہ کم از کم مسلسل تین مہینے ہونے کی صورت میں (یعنی فقط تعطیلات کے دوران چھٹی کرے مثلاً ہفتہ وار تعطیل اور عزاداری) تو اس کی نماز حتی کہ پہلے سفر میں بھی پوری ہوگی لیکن اگر اس کی مدت طویل نہ ہو مثلاً ایک مہینہ اس کام کو انجام دینا چاہے عرفا پیشے کا سفر کا کہلانا واضح نہیں ہے اور شک ہونے کی صورت میں نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ490۔ جس شخص کا پیشہ شہر سے باہر مسافت شرعی سے کم چکر لگانا ہو مثلاً ٹیکسی ڈرائیور چنانچہ اتفاقی طور پر اسی پیشے کے سلسلے میں مسافت شرعی تک سفر کرے تو پیشے کا سفر شمار نہیں ہوگا اور اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ491۔ جس شخص کا پیشہ سفر ہو (چاہے سفر ہی پیشہ ہو یا پیشے کے لئے مقدمہ ہو) اگر پیشے کے علاوہ کسی سفر پر جائے اگرچہ ڈیوٹی کی جگہ جائے تو بھی اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ492۔ گذشتہ مسئلے میں اگر اپنے پیشے کے علاوہ کسی اور کام کے لئے ملازمت کی جگہ سفر کرے لیکن ڈیوٹی کی وجہ سے اس جگہ ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو جب تک ڈیوٹی پر جانے کے لئے وہاں ٹھہرے اور اس کے بعد اور واپسی کے دوران نماز پوری ہوگی اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ جب تک ڈیوٹی انجام دینے کے لئے ٹھہرے نماز کو پوری بھی پڑھے اور قصر کرکے بھی پڑھے۔

مسئلہ493۔جس شخص کا پیشہ سفر ہو اگر وطن یا غیر وطن میں قصد کے ساتھ یا بغیر قصد کے دس دن ٹھہرے تو دس دن کے بعد پہلے سفر میں اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ494۔ جس شخص کا پیشہ سفر ہو اگر دس دن وطن یا غیر وطن میں قیام کرے اور اس کے بعد پیشے کے علاوہ کوئی اور سفر کرے مثلاً زیارت کےلئے جائے تو احتیاط واجب کی بناپر زیارتی سفر کے بعد پیشے کے لئے سفر میں نماز کو قصر کرکے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

مسئلہ495۔ جس شخص کا پیشہ سفر ہو اگرشک کرے کہ کسی جگہ دس دن قیام کیا ہے یا اس سے کم چنانچہ شک کی وجہ سے اس جگہ پہنچنے کے دن کے بارے میں تریدد کا شکار ہو تو پیشے کے سلسلے میں ابتدائی سفر میں نماز پوری پڑھے اور اگر اس جگہ سے خارج ہونے کے دن میں تردید کی وجہ سے شک ہوجائے تو اس کا وظیفہ قصر کرکے پڑھنا ہے۔

مسئلہ496۔ جس شخص کا پیشہ سفر ہو اگر اس سفر کے دوران ایک منزل ہو جہاں پہنچنے سے پہلے راستے میں کسی جگہ دس دن قیام کرے تو آگے منزل کی طرف سفر اور وطن کی طرف واپسی کا سفر دونوں کو ملاکر پہلا سفر شمار ہوگا اور ضروری ہے کہ نماز کو قصر کرکے پڑھے۔

مسئلہ497۔ گذشتہ مسئلے میں اگر کئی منازل ہوں تو پہلا سفر (دس دن قیام کے بعد) پہلی منزل تک پہنچنے کے بعد پورا ہوگا اور جب دوسری منزل کی طرف سفر شروع کرے تو دوسرا سفر ہے اور نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ498۔ پیشے کے سلسلے میں جس سفر کے دوران نماز پوری اور روزہ صحیح ہے اس میں کو ئی فرق نہیں کہ راستہ، پیشے کی نوعیت یا سفر کا وسیلہ تبدیل کرے یا پہلے والا باقی ہو۔

مسئلہ499۔ جس شخص کا پیشہ ڈرائیونگ ہو اور اس پیشے کو شروع کرنے کے بعد گاڑی خراب ہوجائے اور اس کی مرمت اور ضروری چیزیں خریدنے کے لئے شرعی مسافت تک سفر کرے تو یہ سفر پیشے کا سفر ہے اور نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ500۔ گذشتہ مسئلے میں اگر پیشہ شروع کرنے سے پہلے گاڑی خراب ہوجائے اور مرمت یا ضروری سامان خریدنے کے لئے شرعی مسافت تک سفر کرے تو اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ501۔ جس شخص کا پیشہ سفر ہو اگر پیشے کے علاوہ کوئی سفر کرے تو اس کی نماز قصر ہے مثلاً ایک شہر سے دوسرے شہر تک مسافر لے جانا پیشہ ہو اگر حج یا زیارت کے سفر پر جائے تو نماز قصر کرکے پڑھےلیکن پیشے کے سفر کے دوران ذاتی کام انجام دے مثلاً زیارت کرے چاہے اصلی مقصد ذاتی کام اور اس کے ضمن میں مسافر بھی لے جائے یا اس کے برعکس یا دونوں کام برابرقصد رکھتا ہو تو اس کی نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ502۔ جس شخص کا پیشہ سفر ہو اگر پیشے کے علاوہ کوئی سفر کرے اور منزل پر پہنچ کر ملازمت کی جگہ پیشے کا سفر کرے تو اس جگہ (قصد کے ساتھ یا قصد کے بغیر) دس دن قیام نہ کیا ہو تو ملازمت کی جگہ سفر کرتے ہوئے اس کی نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ503۔ جس شخص کا پیشہ سفر ہو اس سفر سے واپسی کے دوران اس کی نماز پوری ہوگی لیکن اگر پیشے کے علاوہ کسی اور کام سے کئی دن (دس دن سے کم) مثلاً زیارت یا تفریح کے لئے رک جائے اور اس کے بعد واپس آئے تو احتیاط واجب کی بناپر واپسی کے دوران نماز قصر کرکے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

مسئلہ504۔ جس شخص کا پیشہ سفر ہو اگر پیشے کے سلسلے میں آخری سفر کرے یا سفر کے دوران پیشہ جاری رکھنے سے پھرجائے تو چنانچہ پیشے کا دارومدار سفر پر ہی ہو مثلاً ڈرائیونگ تو آخری سفر سے واپسی کے دوران کوئی مسافر ساتھ نہ لائے تو واپسی کا سفر پیشے کا سفر شمار نہیں ہوگا اور اس کی نماز قصر ہوگی چاہے اپنی گاڑی میں واپس آئے یا دوسرے کی گاڑی میں آئے اور اگر سفر اس کے پیشے کا مقدمہ ہوتو آخری سفر سے واپسی کے دوران احتیاط واجب کی بناپر نماز کو قصر کرکے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

آٹھویں شرط: حد ترخص تک پہنچے

مسئلہ505۔ جو مسافر وطن سے خارج ہوتا ہے اور مسافت شرعی طے کرنے کا قصد رکھتا ہے اس کی نماز اس وقت قصر ہوگی جب ایک معین حد تک پہنچے اسی طرح واپسی کے دوران جب اس حد تک پہنچ جائے توضروری ہے کہ نماز کو پوری پڑھے۔ اس حد کو حد ترخص کہتے ہیں اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ حد ترخص اور شہر میں داخل ہونےکے درمیانی فاصلے میں نماز کو قصر کرکے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

مسئلہ506۔ حد ترخص کو تشخیص دینے کا معیار یہ ہے کہ شہر کے آخری گھر سے اس قدر دور ہوجائے کہ لاوڈسپیکر کے بغیر شہر سے دی جانے والی اذان نہ سنے چاہے شہر کی دیوار یں دیکھے یا نہ دیکھے۔

مسئلہ507۔ اگر شہر سے باہر اذان کی آواز سنے اور تشخیص دے کہ اذان ہی ہے لیکن جملوں کو تشخیص نہ دے سکے تو احتیاط واجب کی بناپر نماز کو قصر کرکے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے مگر اس صورت میں جب اپنا سفر اس قدر جاری رکھے کہ اذان کی آواز بالکل نہ سنے۔

مسئلہ508۔ حد ترخص کا معیار اس اذان کا سنائی دینا ہے جو معمولا بلند جگہ مثلا قدیمی مساجد کے میناروں سے اور شہر کے آخری حصے میں دی جاتی ہے۔

مسئلہ509۔ اذان کی آواز کے بلند ہونے کا معیار درمیانےدرجے کی عام آواز ہے اور آواز سنائی دینے کا معیار سننے کی درمیانے درجے کی عام قوت سماعت ہے اور ماحول کی کیفیت کا معیار معمول کا ماحول ہے یعنی تندوتیز ہوا اور گردوغبار نہ ہو۔

مسئلہ510۔ اگر کوئی مسافر وطن سے اس قدر دور ہوجائے کہ اذان نہ سنے لیکن دعا اور قرائت قرآن کی آواز سنائی دے تو احتیاط یہ ہے کہ اگر اس جگہ نماز پڑھے تو قصر کرکے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے یا اس قدر دور ہوجائے کہ کوئی آواز سنائی نہ دے۔

مسئلہ511۔ اگر مسافر ایسی جگہ جائے جہاں دس دن قیام کا ارادہ ہو تو اس جگہ کی حدترخص تک پہنچنے سے پہلے اس کی نماز قصر ہوگی اور اس جگہ کی حد ترخص اور اس جگہ کے درمیانی فاصلے میں احتیاط واجب کی بناپر نماز کو قصر کرکے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

مسئلہ512۔ اگر جس جگہ دس دن قیام کیا ہے اس جگہ سے مسافت شرعی تک جانے کے قصد سے خارج ہوجائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس جگہ اور حد ترخص کے درمیانی فاصلے میں نماز کو قصر کرکے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے یا نماز پڑھنے میں اتنی تاخیر کرے کہ حدترخص سے نکل جائے اور قصر کرکے پڑھے۔

مسئلہ513۔ جو شخص تیس دن تک تردد میں کسی جگہ قیام کرے اور اکتیسویں دن سے نماز پوری کرکے پڑھتا ہو اگر مسافت شرعی طے کرنے کے قصد سے اس جگہ سے خارج ہوجائے تو احتیاط واجب کی بناپر حدترخص سے پہلے نماز کوقصر کرکے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے یا نماز پڑھنے میں تاخیر کرے اور قصر کرکے پڑھے۔

مسئلہ514۔ ان تین صورتوں کے علاوہ اگر کسی مسافر کا وظیفہ نماز کو پوری پڑھنا تھا لیکن قصر میں تبدیل ہوجائے تو نماز کو قصر کرکے پڑھنے کے لئے حدترخص سے گزرنا معیار نہیں ہےمثلا کوئی حرام سفر کرے اور بعد میں سفر جائز بن جائے یا قصد کے بغیر آٹھ فرسخ طے کرے اور واپس آنا چاہے۔

مسئلہ515۔ جو شخص وطن سے شرعی مسافت طے کرنے کے قصد سے سفر کرے اگر شک کرے کہ حدترخص تک پہنچا ہے یا نہیں تو یوں سمجھے کہ حد ترخص تک نہیں پہنچا ہے اور نماز کو پوری کرکے پڑھے اور اگر یہی شک سفر سے واپسی کے دوران ہوجائے تو نماز کو قصر کرکے پڑھے البتہ جانے اور واپس آنے دونوں میں ایک جگہ شک کرے کہ حدترخص گزرگیا ہے یا نہیں اور وہاں نماز پڑھنا چاہے تو قصر کرکے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے اور اگر جاتے وقت نماز کو صرف پوری پڑھا ہے تو ضروری ہے کہ قصر کرکے بھی پڑھے۔

مسئلہ516۔ جو شخص وطن سے سفر کرتا ہے چنانچہ حدترخص تک پہنچنے سے پہلے اس خیال سے کہ حدترخص تک پہنچا ہے نمازکو قصر کرکے پڑھے اس کے بعد غلطی کی طرف متوجہ ہوجائے تو ضروری ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے ۔ اگر واپسی کے دوران ایسا ہوجائے اور نماز پوری پڑھی ہے تو بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ517۔ جو شخص وطن سے سفر کرتا ہے اگر حدترخص عبور کرنے کے بعد اس خیال سے کہ حدترخص نہیں پہنچا ہے نماز پوری پڑھے اور بعد میں متوجہ ہوجائے کہ کہ ایسا نہیں تھا تو ضروری ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے ۔ اگر واپسی کے دوران ایسا ہوجائے اور نماز قصر کرکے پڑھے تو بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ518۔ اگر وطن سے خارج اور حدترخص کو عبور کرنے کے بعد دوبارہ حد ترخص کے اندر واپس آئے تو حدترخص میں داخل ہونے کے بعد نماز کو پوری پڑھے اس میں کوئی فرق نہیں ہے کہ واپسی اختیاری ہو یا غیر اختیاری یا راستہ ٹیڑھا ہونے کی وجہ سے ہو۔

مسئلہ519۔ گذشتہ مسئلے میں اگر حدترخص میں داخل ہونا راستے کی وجہ سے ہو مثلاً راستہ ٹیڑھا ہو تو لازم نہیں کہ باقی راستہ مسافت شرعی کے برابر ہو بلکہ سفر کے آغاز سے لے کر حد ترخص کے اندر دوبارہ داخل ہونے اور واپس جانے کا پورا سفر شرعی مسافت میں حساب ہوگا۔

مسئلہ520۔ گذشتہ مسئلے میں حدترخص میں داخل ہونا راستے کی وجہ سے نہ ہو بلکہ کسی اور کام کی وجہ سے اختیاری یا غیر اختیاری صورت میں

حدترخص میں داخل ہوجائے مثلاً حدترخص کے اندر اپنا بیگ بھول جائے اور اس کو لینے کے لئے دوبارہ واپس آئے اور بیگ اٹھانے کے بعد دوبارہ پہلا سفر جاری رکھے تو اس صورت میں مسافت شرعی سفر کے آغاز سے ہی حساب ہوگا لیکن جو اضافی راستہ حدترخص کے باہر سے بیگ اٹھانے کے لئے واپس آنے اور جانے کے لئے طے کیا ہے وہ مسافت شرعی میں حساب نہیں ہوگا۔

مسئلہ521۔ اگر کوئی شخص وطن سے مسافت طے کرنے کے قصد سے حدترخص سے خارج ہوجائے اور نماز کو قصر کرکے پڑھے اور دوبارہ حدترخص میں داخل ہوجائے اور اس کے بعد دوبارہ سفر جاری رکھے تو جو نماز پڑھی ہے وہ کافی ہے اور اس کو دوبارہ پڑھنا لازمی نہیں ہے۔

مسئلہ522۔ اگر کوئی شخص اس جگہ سے جہاں دس دن قیام کا قصد کیا ہے مسافت شرعی طے کرنے کے قصد سے خارج ہوجائے اور حدترخص سے گزرنے کے بعد کسی وجہ سے دوبارہ حد ترخص یا اس جگہ واپس آجائے اور دس دن قیام کا قصد نہ رکھتا ہو تو اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ523۔ اگر کوئی شخص کم از کم آٹھ فرسخ ہونے تک شہر کے باہر چکر لگانے کا قصد کرے چنانچہ حدترخص کے اندر ہی چکر لگائے تو اس کی نماز پوری ہوگی اور اگر حدترخص کے باہر چکر لگائے تو نماز قصر ہوگی اگرچہ راستہ ٹیڑھا ہونے کی وجہ سے بعض مواقع پر حدترخص کے اندر داخل ہوجائے اور حد ترخص کے باہر طے کیا ہوا راستہ آٹھ فرسخ سے کم ہو البتہ اگر حدترخص کے اندر نماز پڑھنا چاہے تو نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ524۔ گذشتہ مسئلے میں اگر حدترخص میں داخل ہونا راستے کی خاطر نہ ہو بلکہ اپنے اختیار سے حدترخص میں داخل ہوا ہو تو اس صورت میں اگر حدترخص میں دوبارہ داخل ہونے اور خارج ہونے کے علاوہ باقی راستہ آٹھ فرسخ نہ ہوتو نماز پوری ہوگی اور مسافت کے برابر ہوتو نماز قصر ہوگی البتہ حدترخص کے اندر نماز پوری ہوگی۔

وہ صورتیں جن میں سفر منقطع ہوجاتا ہے

مسئلہ525۔ مندرجہ ذیل صورتوں میں سے کوئی ایک پیش آجائے تو سفر منقطع ہوجائے گا اور ضروری ہے کہ نماز کو پوری پڑھے:

1۔ وطن سے گزرنا
2۔ کسی جگہ کم از کم دس دن ٹھہرنے کا قصد یا اس کا علم ہونا
3۔ کسی جگہ قیام کے قصد کے بغیر تردد کی حالت میں تیس دن رہنا

1۔ وطن سے گزرنا

مسئلہ526۔ اگر کوئی شخص شرعی مسافت طے کرنے کے قصد سے نکلے اور دورانِ راہ وطن میں داخل ہوجائے تو اس کا سفر منقطع ہوجائےگا اور اس جگہ نماز پوری پڑھنا ہوگی تاہم سفر کو جاری رکھنے کی صورت میں اگر منزل تک باقی مسافت (یک طرفہ یا مجموعی طور پر) کم از کم آٹھ فرسخ ہو تو اس کی نماز قصر ہے اور اگر شرعی مسافت سے کم ہوتو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ527۔ (توقف اور ٹھہرے بغیر) محض وطن سے گزرنا ، سفر کے منقطع ہونے کے لئے کافی ہے۔

مسئلہ528۔ عرف میں وطن اس جگہ کو کہا جاتا ہے جہاں انسان زندگی گزارے اور سکونت و رہائش اختیار کرے، چاہے شہر ہو یا دیہات یا کوئی اور جگہ۔

مسئلہۃ اصلی وطن اور اختیار ی وطن:۔

اصلی وطن

مسئلہ530۔ اصلی وطن وہ جگہ ہے جہاں انسان نے اپنی ابتدائی زندگی (بچپن اور نوجوانی) کا بیشتر عرصہ گزارا ہو اور نشو و نما پائی ہو۔

مسئلہ531۔ اصلی وطن ہونے کے لئے لازمی نہیں ہے کہ انسان اس جگہ پیدا ہوا ہو یا اس کے والدین کا وطن ہو، اسی طرح لازمی نہیں کہ ہمیشہ یا طویل عرصے کے لئے زندگی گزارنے کا قصد رکھتا ہو بلکہ اگر مستقبل میں وہاں سے کوچ کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو بھی جب تک اس جگہ کو چھوڑ کر وہاں سے چلا نہ جائے اس کا اصلی وطن شمار ہوگا۔

مسئلہ532۔ اصلی وطن کہلانے کے لئے مطلوبہ مدت کا تعین عرف پر منحصر ہے مثلاً اگر کسی نے زندگی کے ابتدائی دس سال کسی جگہ زندگی بسر کی ہے تو عرف کی نظر میں اصلی وطن کہلائے گا اور اگر ایک یا دو سال رہا ہو تو وطن نہیں کہا جائے گا۔

اختیاری وطن

مسئلہ533۔ عرف کی نظر میں اختیاری وطن وہ جگہ ہے جو انسان نے وطن اور سکونت کی جگہ کے طور پر انتخاب کی ہو جبکہ پہلے وہ اس کا وطن نہیں تھا، چاہے اصلی وطن کو مکمل طور پر چھوڑ چکا ہو یا نہ چھوڑا ہو۔

مسئلہ534۔ اختیاری وطن ہونے میں کوئی فرق نہیں کہ انسان ہمیشہ رہنے کا قصد کرے یا مدت طے کئے بغیر رہنے کاقصد کرے یا طویل مدت زندگی کرنے کا قصد کرے۔

مسئلہ535۔ اگر کوئی شخص کسی جگہ تقریبا دس سال رہنے کا قصد کرے تو بعید نہیں ہے کہ عرف کی نظر میں اختیاری وطن کہلانے کے لئے کافی ہو۔

مسئلہ536۔ اختیاری وطن کہلانے کے لئے فقط قصد کرنا کافی نہیں ہے بلکہ وطن کہلانے کے لوازمات بھی تاثیر رکھتے ہیں مثلاً وطن بنانے کے قصد سے کچھ مدت (مثلاً ایک یا دو مہینے) قیام کرے یا ان کاموں کو انجام دے جو کسی جگہ کو وطن بنانے کےلئے عام طور پر انسان انجام دیتا ہے۔

مسئلہ537۔ اگر کوئی شخص کسی جگہ کو وطن بنانے کے قصد سے شروع میں کوئی گھر کرایے پر حاصل کرے یا خریدے یا ملازمت اور کارو بار شروع کرے تو اسی وقت سے ہی وطن شمار ہوگا اور اس کی نماز پوری ہوگی اور وطن کہلانے کے لئے ایک یا دو مہینے گزرنا لازمی نہیں ہے۔

مسئلہ538۔ اگر وطن بنانے کے قصد کے بعد اور وطن کہلانے کے لوازمات کو انجام دینے پہلے (جیساکہ گذشتہ دو مسئلوں میں بیان کیا گیا) اس جگہ رہنے کے بارےمیں تردید کا شکار ہوجائے تو وطن کا عنوان نہیں آئے گا اور دس دن رہنے کا قصد نہ ہونے کی صورت میں اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ539۔ اگر کوئی شخص کسی دوسرے شہر میں (مثلاً مشہد مقدس میں) یا سرسبز علاقے میں کوئی گھر بنائے اور مسلسل (مثلاً ہر ہفتہ) زیارت یا تفریح کے لئے وہاں جانے کا ارادہ رکھتا ہو تو اس صورت میں کہ جب اس کا وہاں قیام کرنا اتنازیادہ نہ ہو کہ عرف کی نظر میں وہ جگہ اس کے رہائش اور زندگی بسر کرنے کا مقام شمار ہو تو وہاں اس کی نماز قصر ہے اور روزہ صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ540۔ جس جگہ کو انسان ایک یا دو سال زندگی گزارنے کے لئے انتخاب کرتا ہے عرف کے لحاظ سے وہ جگہ وطن نہیں ہے لیکن اس کو مسافر بھی نہیں کہا جائے گا بنابرایں دس دن قیام کا قصد نہ رکھے تو بھی اس کی نماز پوری ہوگی۔

موجودہ طور پر متعدد وطن

مسئلہ541۔ ایک ہی وقت میں دو یا تین وطن ہونا اشکال نہیں رکھتا ،اس طرح کہ ہر ایک میں گھر ہو جہاں سال میں کچھ مہینے رہتا ہو لیکن ایک ہی وقت میں تین سے زیادہ وطن ہونا محل اشکال ہے۔

مسئلہ542۔ اگر کوئی قصد کرے کہ ہمیشہ کے لئے یا کئی سالوں کے لئے تین یا چار مہینے (مثلاً گرمیوں یا چھٹیوں میں) کسی جگہ زندگی گزارے چنانچہ گھر جیسے زندگی کے وسائل فراہم کرے تو عرف کی نظر میں وہ دوسرا وطن شمار ہوگا لیکن اگر وطن بنانے کے قصد اور زندگی کے لوازمات فراہم کئے بغیر فقط تفریح کے لئے وہاں جائے تو وطن ہونا بعید ہے۔

مسئلہ543۔ جو شخص ایک سے زیادہ جگہ رہتا ہے وطن ہونے کے لئے ہر جگہ برابر قیام کرنا لازم نہیں ہے بنابرایں جس شخص کے دو وطن ہوں اگر ایک جگہ پانچ مہینے اور دوسری جگہ سات مہینے رہتا ہو اور جس شخص کے تین وطن ہوں اور ایک جگہ چار مہینے ، دوسری جگہ پانچ مہینے اور تیسری جگہ تین مہینے رہتا ہو تو سب پر وطن کے احکام جاری ہوں گے۔

وطن میں دوسرے کا تابع ہونا

مسئلہ544۔ وطن کے سلسلے میں دوسرے کا تابع ہونا ، خود وطن کے مسئلے کی طرح ایک عرفی امر ہے یعنی جو بچے ماں باپ یا ان میں سے کسی ایک کے ساتھ رہتے ہیں عرف کی نظر میں ان کے تابع ہوتے ہیں اور ان کا وطن بچوں کا بھی وطن ہے۔

مسئلہ545۔ وطن کے سلسلے میں تابع ہونا اصلی وطن میں نہیں بلکہ بعد میں انتخاب کرنے والے وطن میں ہے بنابرایں اگر کسی نے زندگی کے ابتدائی ایام میں کسی جگہ نشوونما پائی ہو اور زندگی گزاری ہو تو وہ اس کا اصلی وطن ہوگا چاہے ماں باپ کا وطن ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ546۔ اگر بچے نے ماں باپ کے (اصلی یا انتخاب کئے ہوئے) وطن میں اتنی زندگی نہ گزاری ہو کہ وہ اس کا اصلی وطن کہلائے مثلاً پیدائش کے بعد کسی وجہ سے ماں باپ سے دور ہوا ہو اور دوسری جگہ نشوونما پائی ہو اور مثلاً دس سال بعد والدین کے پاس واپس آیا ہو تو اس صورت میں والدین کا وطن اس کا اصلی وطن شمار نہیں ہوگا لیکن واپسی کے بعد والدین کی وجہ سے انتخاب کیا ہوا وطن شمار ہوگا۔

مسئلہ547۔ وطن کے سلسلے میں تابع ہونا اولاد سے مخصوص نہیں ہے بلکہ عرفاً ہر وہ شخص اس میں شامل ہے جو کسی دوسرے کا تابع ہو مثلاً کسی شخص کو ملازمت پر رکھا جائے تاکہ ہمیشہ کسی کے ہمراہ رہے اور خدمت کرے یا وہ بیوی جس نے کسی مخصوص جگہ رہنے کی شرط نہ کی ہو اور ہمیشہ اپنے شوہر کے ساتھ رہتی ہو۔

مسئلہ548۔ وطن ہونے کے لئے ضروری نہیں ہے کہ تابع شخص بھی وطن بنانے کا قصد کرے بلکہ متبوع (جس کے ساتھ رہ رہا ہے) کے ہمراہ ہونا کافی ہے اگرچہ اس امر سے غافل ہو ، بشرطیکہ وطن نہ بنانے یا اعراض (ارادے سے پھر جانے) کا قصد نہ کیا ہو۔

مسئلہ549۔ بالغ بچے مثلاً گیارہ بارہ سالہ لڑکی یا سولہ یا سترہ سالہ لڑکا کہ جو وطن بنانے کے قصد سے غافل ہو اور ماں باپ کے ساتھ کسی شہر میں جائیں جس کو والدین نے وطن بنانے کا قصد کیا ہو تو وہ شہر بچوں کے لئے بھی وطن ہوگا۔

مسئلہ550۔ اگر بچہ والدین کے ساتھ ایسی جگہ جائے جس کو والدین نے وطن بنانے کا قصد کیا ہو چنانچہ بچے نے وطن نہ بنانے کا قصد کیا ہو تو وہ جگہ اس کے لئے وطن شمار نہیں ہوگی اگرچہ والدین کے ہاں کھاتا پیتا ہو۔

مسئلہ551۔ جو بچہ والدین کی تبعیت میں کسی جگہ کو وطن بنانے کا قصد کرے اگر کچھ مدت (مثلاً ایک یا دومہینے) کے بعد اپنے قصد سے پھر جائے (اعراض کر لے) تو جب تک اس جگہ سے خارج نہ ہوجائے پھرجانے کا قصد (اعراض) عملی نہیں ہوگا اور اس کی نماز پوری ہوگیـ

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

وطن کو ترک کرنا (اعراض)

مسئلہ552۔ وطن کو چھوڑنا یا اس سے اعراض کرنا (وطن بنانے کی طرح) ایک عرفی امر ہے اور اس معنی میں ہے کہ انسان اپنے وطن سے خارج ہوجائے اور دوبارہ وہاں نہ آنے کا قصد رکھتا ہو۔

مسئلہ553۔ جس شخص نے اپنے (اصلی یا انتخابی) وطن کو ترک کیا ہو جب بھی وہاں جانا چاہے تو اس کی نماز قصر ہوگی ، چاہے وہاں کوئی جائیداد رکھتا ہو یا نہ اور اس صورت میں اس جگہ سے گزرنے سے سفر ختم نہیں ہوگا مگر اس صورت میں کہ جب دس دن قیام کا قصد کرے۔

مسئلہ554۔ وطن ترک کرنے (اعراض) کے لئے نیت اور قصد لازم ہے، بنابرایں اگر ترک کرنے کی نیت کے بغیر کچھ مدت مثلاً چار یا پانچ سال وطن سے باہر رہے تو وہ جگہ اب بھی اس کا وطن ہوگی۔ البتہ بہت طویل مدت مثلاً چالیس یا پچاس سال وطن سے باہر زندگی گزارے اور اس مدت کے دوران وطن واپس آنے کا سوچا بھی نہیں تو اس صورت میں بعید نہیں کہ طویل مدت تک وطن کو ترک کرنا اس کو چھوڑنے (اعراض) کے حکم میں ہو اور دس دن قیام کا قصد نہ کرنے کی صورت میں اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ555۔ جو شخص اپنے وطن سے خارج ہوجائے اور واپس نہ آنے کا قصد نہیں رکھتا [1] لیکن جانتا ہو یا مطمئن ہو کہ دوبارہ زندگی گزارنے کے لئے واپس نہیں آئے گا تو بعید نہیں کہ یہ علم اور اطمینان وطن کو ترک کرنے (اعراض) کے حکم میں ہو ، بنابرایں اس جگہ اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ556۔ وہ عورت جو اپنے شوہر کی تبعیت میں اپنے وطن کے علاوہ کسی اور جگہ رہتی ہو اور اپنے وطن سے پھرجانے (اعراض) کا قصد نہ کیا ہو چنانچہ عمر کے آخر تک وطن واپس نہ آنے کا علم یا اطمینان نہ ہو بلکہ واپس آنے کا احتمال ہو اگرچہ کسی حادثے مثلاً طلاق یا شوہر کی موت کی وجہ سے واپس آنے کا احتمال ہو تو وہاں اس کی نماز پوری ہوگی لیکن اگر مصمم ارادہ ہو یا جانتی ہو کہ شوہر کی موت یا طلاق کی صورت میں بھی وطن واپس نہیں آئے گی تو اس صورت میں ترک وطن (اعراض) کہلائے گا اور وہ اس کاوطن شمار نہیں ہوگا۔

---

[1] ۔ جو شخص اپنے وطن سے خارج ہوجائے اس کی تین حالتیں ہیں:
١۔ چنانچہ قصد رکھتا ہو یا جانتا ہو کہ اپنے وطن واپس پلٹ کر آئے گا تو وطن ہونا باقی ہے۔
٢۔ چنانچہ قصد رکھتا ہو یا جانتا ہو کہ واپس پلٹ کر نہیں آئے گا تو اعراض ثابت ہوجائے گا۔
٣۔ چنانچہ واپس پلٹنے یا نہ پلٹنے کے بارے میں کوئی فیصلہ نہ کیا ہو اور اس سلسلے میں کوئی علم بھی نہ رکھا ہو تو وطن ہونا پہلے کی طرح باقی رہے گا، مگر یہ کہ ایک طویل مدت مثلاً چالیس پچاس سال گزر گئے ہوں اور اس دوران اس کے ذہن میں بھی نہ آیا ہو کہ وہاں واپس پلٹ جائے۔

2۔ دس دن قیام کا قصد کرنا

مسئلہ557۔ اگر مسافر قصد کرے کہ کسی جگہ دس دن قیام کرے گا تو ضروری ہے کہ اس جگہ نماز پوری پڑھے لیکن اگر قصد کے بغیر یا تردید کی حالت میں دس دن قیام کرے تو اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ558۔ اگر کسی شخص نے دس دن قیام کا قصد نہ کیا ہو لیکن یقین یا اطمینان ہو کہ کسی جگہ دس دن قیام کرے گا تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے لیکن اگر دس دن قیام کا فقط گمان ہوتو اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ559۔ دس دن قیام مسلسل اور پے درپے ہونا چاہئے اور اس دوران ایسے سفر کا قصد نہ کرے جو نماز قصر ہونے کا سبب بنے بنابرایں اگر قصد کرے کہ پانچ دن کسی جگہ قیام کرے گا اس کے بعد دس فرسخ جاکر واپس آئے گا اور دوبارہ پانچ دن قیام کرے گا تو دس دن قیام کا قصد پورا نہیں ہوا اور ابتدا سے اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ560۔ اگر کسی جگہ دس دن قیام کا قصد کرتے ہوئے یہ ارادہ بھی رکھتا ہو کہ ان دس دنوں کے دوران اپنی اقامت گاہ سے باہر چار فرسخ سے کم مسافت تک جائے گا [1] تو چنانچہ اس قدر خارج ہونے کا قصد ہو جو عرفاً ایک جگہ دس دن رہنے سے منافات نہ رکھتا ہو مثلا اس مدت میں دو یا تین مرتبہ اور ہر مرتبہ زیادہ سے زیادہ آدھا دن خارج ہو تو دس دن قیام کے قصد میں کوئی خلل نہیں پڑتا اور اس کی نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ561۔ دس دن قیام میں "دن" سے مراد اس کے عرفی معنی ہیں یعنی طلوع آفتاب سے غروب تک بنابرایں اگر کوئی شخص طلوع آفتاب کے وقت کسی جگہ پہنچے اور قصد کرے کہ دسویں دن غروب آفتاب تک وہاں قیام کرے گا تو اس کی نماز پوری ہوگی اور لازم نہیں کہ پہلی اور آخری رات کو بھی قیام کرے۔

مسئلہ562۔ دس دن قیام کے قصد میں درمیانی راتیں بھی دس دن کا حکم رکھتی ہیں لہذا جو شخص دس دن قیام کا قصد کرے راتوں کو شرعی مسافت تک خارج نہیں ہوسکتا ۔

مسئلہ563۔ اگر کوئی مسافر چاہے کہ دس دن سے تھوڑی مقدار کم قیام کرے (اگرچہ ایک گھنٹہ ہی کیوں نہ) تو دس دن قیام کا قصد پورا ہونے کے لئے کافی نہیں ہے اور اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ564۔ جس شخص نے دس دن قیام کا قصد کیا ہو دس دن کے بعد جب تک اس جگہ سے خارج نہ ہوجائے اس کی نماز پوری ہوگی اور دوبارہ قصد کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ565۔ اگر کوئی شخص طلوع آفتاب کے بعد ایسی جگہ پہنچ جائے جہاں دس دن قیام کا ارادہ ہو تو اس جگہ پہنچتے وقت طلوع آفتاب سے جتنا وقت گزرگیا ہو گیارہویں دن طلوع آفتاب سے اتنا وقت گزرنا چاہئے تاکہ دس دن مکمل ہوں، لہذا اگر پہلے دن طلوع آفتاب کے تین گھنٹے بعد کسی جگہ پہنچا ہو ، چنانچہ گیارہویں دن طلوع آفتاب کے تین گھنٹے بعد تک قیام کا قصد ہوتو اس کی نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ566۔ دس دن رہنے کی جگہ عرف کی نظر میں ایک جگہ ہونی چاہئے اور دو جگہوں کا ایک دوسرے سے صرف متصل ہونا (مثلاً دو شہر یا دو دیہات) چنانچہ عرف کی نظر میں ایک جگہ شمار نہ ہوں تو کافی نہیں ہے۔

مسئلہ567۔ اگر جس شہر میں دس دن قیام کا قصد کیا ہے بڑے شہروں میں سے ہو جس میں ایک دوسرے سے متصل کئی محلے ہوں چنانچہ ان محلوں میں رفت و آمد کرے تو جگہ ایک ہونے میں کوئی اشکال وارد نہیں ہوگا۔

مسئلہ568۔ کسی جگہ کے ایک جگہ کہلانے میں شک ہونے کی صورت میں نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ569۔ اگر کسی جگہ دس دن قیام کا قصد کسی ایسے کام سے مشروط ہو جس کے انجام پانے میں شک یا گمان ہو تو دس دن قیام کا قصد پورا نہیں ہوگا اور نماز قصر ہوگی مثلاً کوئی شخص دس دن قیام کو اپنے دوست کی آمد سے مشروط کرے حالانکہ اس کے آنے یا نہ آنے کا کوئی علم نہ ہو یا حتی کہ آنے کا گمان ہو (توبھی نماز قصر ہوگی) ۔

مسئلہ570۔ اگر دس دن رہنے کا قصد ہو لیکن احتمال ہو کہ کوئی مانع پیش آنے کی وجہ سے شاید دس دن قیام نہ کرسکے چنانچہ یہ احتمال اس قدر کم ہو کہ عقلاء کی نظر میں کوئی اہمیت نہ ہو تو دس دن قیام کا قصد پورا ہوجائے گا اور اس کی نماز پوری ہوگی لیکن احتمال کمزور نہ ہو اور عقلاء کے نزدیک اسی کی اہمیت ہو تو دس دن قیام کا قصد پورا نہیں ہوگا اور نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ571۔ اگر کوئی شخص کسی معین دن (مثلاً مہینے کے آخر) تک کسی جگہ رہنے کا قصد کرے اور حقیقت میں اس وقت تک دس دن پورے ہوتے ہوں اگرچہ نہیں جانتا ہے کہ دس دن ہوتے ہیں تو اقامت کا قصد پورا ہوگا اور اس کی نماز پوری ہوگی اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز کو قصر کرکے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

مسئلہ572۔ اگر کوئی شخص قصد رکھتا ہو کہ معین دن مثلاً پیر تک (اس سے زیادہ نہیں) کسی جگہ قیام کرے گااور اس خیال سے کہ اس وقت تک دس دن پورے ہوتے ہیں، دس دن قیام کا قصد کرے (حالانکہ دس دن سے کم ہیں) اس صورت میں اس کی نماز قصر ہوگی پس اگر وقت کے اندر متوجہ ہوجائے تو نماز کو دوبارہ پڑھے اور اگر وقت گزرنے کے بعد متوجہ ہو تو احتیاط واجب کی بناپر قضا کرے۔

مسئلہ573۔ اگر کوئی شخص کسی جگہ دس دن رہنے کا قصد کرے اور خیال کرے کہ فلاں دن تک دس دن ہوتے ہیں (حالانکہ دس دن سے کم ہیں) لیکن اس طرح قصد کرے کہ اگر دس دن سے کم ہونے کی طرف متوجہ ہونے کی صورت میں بعد کے ایام میں بھی یقینی طور پر قیام کرے گا تاکہ دس دن پورے ہوجائیں تو اس صورت میں اس کی نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ574۔ دس دن قیام کا قصد پورا ہونا نماز پڑھنے سے مشروط نہیں ہے بنابرایں حائض یا نفاس والی عورت دس دن قیام کا قصد کرے توا س کا قصد صحیح اور قابل اعتبار ہے اور جن ایام میں نماز نہیں پڑھے گی دس دنوں میں شمار ہوں گے۔

مسئلہ575۔ اگر کوئی مسافر قصر نماز پڑھنے میں مشغول ہو اور اسی دوران دس دن قیام کا قصد کرے تو نماز کو چار رکعت پڑھ کر ختم کرے۔

---

[1] ۔ یعنی شرعی مسافت سے کم مقدار تک نکلنے کا ارادہ دس دن قیام کے قصد کے ہمراہ ہے۔

دس دن قیام کے قصد سے پھرجانا

مسئلہ576۔ اگر کوئی مسافر دس دن قیام کا قصد رکھتا ہو لیکن چار رکعت والی ایک یومیہ ادا نماز پڑھنے سے پہلے اپنے قصد سے پھرجائے یا تردیدکا شکار ہوجائے تو اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ577۔ جس شخص نے دس دن قیام کا قصد کیا ہو چار رکعت والی ایک یومیہ ادا نماز پڑھنے کے بعد جب تک اس جگہ قیام کرے اس کی نماز پوری ہوگی اگرچہ اپنے قصد سے پھرجائے اور وہاں دس دن نہ رہنا چاہے لیکن اگر فقط نماز صبح یا نماز مغرب پڑھے اور اس کے بعد اپنے قصد سے پھرجائے تو اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ578۔ اگر پہلی چارکعتی نماز پڑھتے ہوئے دس دن قیام کے قصد سے پھرجائے اور دس دن سے کم رہنا چاہے تو اس کی نماز قصر میں بدل جائے گی بنابرایں اگر تیسری رکعت کے رکوع میں پہنچنے سے پہلے ارادہ کرے تو ضروری ہے کہ نماز کو قصر کرکے ختم کرے اور چنانچہ تیسری رکعت کے رکوع سے پہلے ہو تو احتیاط واجب کی بناپر ضروری ہے کہ بیٹھ جائے اور نماز کو قصر کرکے ختم کرے اور قصر کرکے دوبارہ پڑھے۔ اگر تیسری رکعت کے رکوع میں داخل ہوچکا ہو تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ579۔ جس شخص نے دس دن قیام کا قصد کیا ہو اگر روزہ رکھے اور چاررکعتی نماز پڑھنے سے پہلے اپنے قصد سے پھرجائے تو زوال کے بعد قصد سے پھرجانے کی صورت میں اس کا روزہ صحیح ہے لیکن اگر زوال سے پہلے ہو تو روزہ باطل ہے۔

مسئلہ580۔ جس شخص نے دس دن قیام کا قصد کیا ہو اگر اس سے چار رکعتی نماز قضا ہوجائے اور کوئی دوسری چار رکعتی نماز ادا کی صورت میں پڑھے بغیر اپنے قصد سے پھرجائے تو بعد کی نمازوں کو قصر کرکے پڑھےلیکن قضا ہونے والی نماز کو حتی سفر میں بھی پوری کرکے قضا کرے۔

مسئلہ581۔ گذشتہ مسئلے میں اگر اسی سفر کے دوران نماز کو پوری کرکے قضا کرے اور اس کے بعد قیام کے قصد سے پھرجائے تو یہ چار رکعتی نماز بعد کی نمازوں کو پوری کرکے پڑھنے کے لئے کافی نہیں اور اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ582۔ اگرکوئی شخص ایک چار رکعتی نماز پڑھنے کے بعد دس دن قیام کے قصد سے پھرجائے اس صورت میں کہ جب اسے علم ہوجائے کہ اس کی نماز باطل تھی تو اس کا وظیفہ قصر کرکے پڑھنا ہے۔

مسئلہ583۔ اگر کوئی شخص چار رکعتی نماز کا وقت گزرنے کے بعد دس دن قیام کے قصد سے پھرجائے اور شک کرے کہ گزرے ہوئے وقت کے اندر نماز پڑھی تھی یا نہیں تو ضروری ہے یوں سمجھے کہ نماز پوری کرکے پڑھی ہے اور بعد کی نمازوں کو بھی پوری کرکے پڑھے۔

مسئلہ584۔ اگر کوئی شخص دس دن قیام کے قصد سے پھرجانے کے بعد شک کرے کہ قصد سے پھرجانے سے پہلے ایک چار رکعتی نماز پڑھی ہے یا نہیں تو اس کی نماز قصر ہوگی۔

محل اقامت سے خارج ہونا

مسئلہ 585۔ اگر دس دن قیام کا قصد پورا ہونے کے بعد اپنی اقامت گاہ سے چار فرسخ سے کم (حتی ایک دن یا زیادہ کے لئے) سفر کرکے خارج ہوجائے تو کوئی اشکال نہیں ہے اور دس دن قیام کے قصد میں کوئی خلل نہیں آتا۔

مسئلہ586۔ اگر کوئی شخص دس دن قیام کا قصد پورا ہونے کے بعد (ابتدائی دس دنوں کے اندر یا اس کے بعد) چار فرسخ سے کم سفر کرنے کا ارادہ کرے اور دوبارہ اقامت گاہ میں (اس عنوان سے کہ اقامت گاہ ہے) واپس آنے کا قصد رکھتا ہوتو رفت و آمد کے دوران، اس جگہ اور اقامت گاہ میں اس کی نماز پوری ہوگی۔

3۔ قیام کے قصد کے بغیر ایک مہینہ رہنا

مسئلہ587۔ اگر آٹھ فرسخ طے کرنے کے بعد کسی جگہ تیس دن تردید کی حالت میں رہے تو اکتیسویں دن کے بعد جب تک اس جگہ سے خارج نہ ہوجائے (اگرچہ آدھا دن ہی کیوں نہ ہو) ضروری ہے کہ نماز کو پوری پڑھے۔

مسئلہ588۔ جو مسافر دس دن سے کم کسی جگہ قیام کا ارادہ رکھتا ہو اگر اس مدت کے بعد جانے سےمنصرف ہوجائے اور ارادہ کرلے کہ دوبارہ دس دن سے کم مثلاً مزید ایک ہفتہ قیام کرے گا اور اسی ترتیب سے اس جگہ قیام کرنے کا ارادہ طول پکڑے اور ایک مہینہ ہوجائے تو اس صورت میں گذشتہ مسئلے کی طرح اکتیسویں دن سے اس کی نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ589۔ اگر کوئی شخص تیس دن سے کم مثلاً 28 دن کسی جگہ تردد کی حالت میں قیام کرے چنانچہ دوسری جگہ جائے اور وہاں بھی تردد کی حالت میں تیس دن سے کم قیام کرے اور اس کے بعد تیسری جگہ اسی طرح قیام کرے تو تینوں جگہوں میں اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ590۔ تیس دن اس طرح شمار کئے جائیں گے کہ اگر کوئی شخص طلوع آفتاب کے وقت کسی جگہ پہنچے توتیسویں دن غروب آفتاب کے بعد اس کی نماز پوری ہوگی اور تیسویں دن کی نماز عشاء اور اس کے بعد کی چار رکعتی نمازیں پوری کرکے پڑھےلیکن اگر طلوع آفتاب کے بعد پہنچے تو اکتیسویں دن کے اسی وقت تیس دن مکمل ہوجائیں گے۔ بنابرایں اگر طلوع آفتاب کے ایک گھنٹے بعد پہنچا ہوتو اکتیسویں دن طلوع آفتاب کے ایک گھنٹے بعد تیس دن مکمل ہوجائیں گے اور اس کے بعد چار رکعتی نمازیں پوری پڑھی جائیں گی۔

مسئلہ591۔ اگر تردید کی حالت کی ابتدا قمری مہینے کی پہلی تاریخ کو ہو اور مہینہ انتیس دن کا ہوجائے تو ضروری ہے کہ انتیسویں دن نماز کو قصر کرکے پڑھے اور تیسویں دن (اگلے مہینے کی یکم کو) احتیاط واجب کی بناپر نماز کو قصر کرکے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے اور اکتیسویں دن سے نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ592۔ تردید کی جگہ عرفی طور پر ایک ہونی چاہئے ، بنابرایں اگر تیس دنوں میں سے کچھ ایام ایک جگہ مثلاً تہران (کراچی) میں اور کچھ ایام دوسری جگہ مثلاً کرج (حیدرآباد) میں گزرجائیں تو تردید کی حالت میں تیس دن گزرنے کا حکم نہیں رکھتا اور اب بھی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ593۔ اگر تردید کی حالت میں گزرنے والے تیس دنوں کے دوران چار فرسخ سے کم فاصلہ طے کرے چنانچہ اس جگہ سے خارج ہونا عرف کی نظر تیس دن ایک جگہ قیام کے منافی نہ ہو تو کوئی اشکال نہیں رکھتا اور تیس دن گزرنے کے بعد اس کی نماز پوری ہوگی مثلاً (پورا دن نہیں بلکہ) کچھ دیر کے لئے باہر جائے اور باہر جانا زیادہ تکرار نہ ہوا ہو مثلاً تیس دنوں میں چار یا پانچ مرتبہ باہر جائے اور ہر مرتبہ تین یا چار گھنٹے باہر رہے اور واپس آجائے۔

مسئلہ594۔ اگر کوئی شخص قیام کا قصد کئے بغیر تیس دن کسی جگہ ٹھہرے تو اکتیسویں دن سے اس شخص کی طرح ہے جس نے قیام کا قصد کیا ہو۔ بنابرایں تیسویں دن کے بعد ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے اور اگر مسافت شرعی سے کم سفر کرنا چاہے تو دس دن قیام کی صورت میں جو احکام جاری ہوتے ہیں اس صورت میں بھی جاری ہوں گے مثال کے طور پر اگر کوئی شخص چاہے کہ چار فرسخ سے کم فاصلے تک جاکر دوبارہ تیس دن قیام کرنے والی جگہ واپس آئے اور قیام کا قصد کئے بغیر ٹھہرے تو اس جگہ ، اقامت گاہ اور رفت و آمد کے راستے میں اس کی نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ595۔ اگر وہ شخص کہ جس کی نماز تیس دن گزرنے کی وجہ سے پوری ہو چنانچہ شرعی سفر کے قصد سے اقامت گاہ سے نکلے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ تیس دن رہنے والی جگہ اور حد ترخص کے درمیانی فاصلے میں نماز کو قصر کرکے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے یا تاخیر کرے اور قصر کرکے پڑھے۔

سفر کےدوران نافلہ نمازوں کے احکام

مسئلہ596۔ جس سفر میں نماز قصر ہوتی ہے ، ظہر اور عصر کی نافلہ نمازیں پڑھنا (اگرچہ رجاء کے قصد سے ہی کیوں نہ ہو) جائز نہیں ہے۔

مسئلہ597۔ عشاء کی نافلہ نماز (وتیرہ) کو سفر میں رجاء کے قصد اور ثواب کی امید سے پڑھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ598۔ جو نافلہ نمازیں مسافر سے ساقط ہیں اس شخص کے لئے جائز اور مستحب ہیں جو دس دن قیام کا ارادہ رکھتا ہو۔ اسی طرح مستحب روزے بھی اس شخص کے لئے مستحب ہیں۔

مسئلہ599۔ اگر کوئی شخص ایسی جگہ جہاں نماز کو قصر اور پوری کرکے پڑھنے میں اختیار ہو پوری نماز پڑھنا چاہے تو یومیہ نافلہ نمازیں بھی پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ600۔ نماز شب اور نماز صبح و مغرب کی نافلہ نماز مسافر سے ساقط نہیں ہے۔

مسئلہ601۔ یومیہ نافلہ نمازوں کے علاوہ باقی نوافل مثلاً نماز جعفر طیار (جو ایک انتہائی اہم اور فضیلت والی نماز ہے) اور نماز امام زمان علیہ السلام یا مخصوص ایام مثلاً روز جمعہ کی نمازیں مسافر سے ساقط نہیں ہیں۔

جہاں وظیفہ نماز کو قصر کرکے پڑھنا ہے وہاں پوری نماز پڑھنا

مسئلہ602۔ جو مسافر جانتا ہو کہ سفر میں کچھ شرائط کے ساتھ نماز قصر ہوتی ہے اور اس کے سفر میں وہ تمام شرائط ہیں، اگر اپنی نماز پوری پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے اور اس کے لئے ضروری ہے نماز کو دوبارہ قصر کرکے پڑھے،چاہے وقت کے اندر ہو یا وقت کے بعد۔

مسئلہ603۔ جو مسافر نہ جانتا ہو کہ سفر میں نماز قصر ہوتی ہے اور اپنے وظیفے کے برعکس نماز کو پوری پڑھتا ہو چنانچہ جاہل قاصر ہو [1]تو حکم کو جاننے کے بعد نماز کو دوبارہ یا قضا کرنا لازمی نہیں ہے۔

مسئلہ604۔ گذشتہ مسئلے میں اگر جاہل مقصر ہو[2] تو سیکھنے میں کوتاہی کی وجہ سے گناہ کا مرتکب ہوا ہے اور حکم کو جاننے کے بعد وقت کے اندر نماز کو دوبارہ اور وقت کے بعد قضا کرے۔

مسئلہ605۔ اگر کوئی شخص سفر میں نماز کے حکم کو جانتا ہو لیکن حکم کی خصوصیات سے لاعلمی کی بناء پر نماز کو پوری پڑھے تو اس صورت میں احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر وقت کے اندر متوجہ ہوجائے تو نماز کو دوبارہ پڑھے اور وقت کے بعد متوجہ ہو تو قضا کرے مثلاً کوئی شخص جانتا ہو کہ سفر میں نماز قصر ہوتی ہے لیکن یہ نہ جانتا ہو کہ دس دن قیام کا قصد کرنے اور ایک چار رکعتی نماز پڑھنے سے پہلے اگر اپنے قصد سے پھرجائے تو نماز قصر ہوجاتی ہے اور نماز پوری پڑھ لے۔

مسئلہ606۔ اگر مسافر کو سفر میں نماز کے حکم کا علم ہو لیکن موضوع (اپنے مخصوص مسئلے) کے بارے میں علم نہ ہونے کی وجہ سے نماز کو پوری پڑھ لے تو ضروری ہے کہ دوبارہ پڑھے مثلاً جانتا ہو کہ مسافر کا وظیفہ نماز کو قصر کرکے پڑھنا ہے تاہم آٹھ فرسخ تک سفر کا قصدرکھتا ہو لیکن سات فرسخ ہونے کے خیال سے نماز کو پوری پڑھ لے حالانکہ اس کا اصلی وظیفہ نماز کو قصر کرکے پڑھنا تھا۔

مسئلہ607۔ اگر کوئی شخص بھول جائے کہ مسافر کی نماز قصر ہوتی ہے یا سفر میں ہونے کو بھول جائے اور نماز کو پوری پڑھے چنانچہ وقت کے اندر یاد آئے تو نماز کو دوبارہ پڑھے اور اگر دوبارہ نہ پڑھے تو اس کی قضا واجب ہے لیکن اگر وقت کے بعد متوجہ ہو تو نماز کی قضا نہیں ہوگی۔

مسئلہ608۔ جو مسافر نہیں جانتا کہ مسافر کا وظیفہ نمازکو قصر کرکے پڑھنا ہے اگر اس کی نماز قضا ہوجائے اور وقت کے بعد متوجہ ہو تو ضروری ہے کہ اپنی قضا نماز کو قصر کرکے پڑھے۔

مسئلہ609۔ گذشتہ مسئلے میں اگر قضا ہونے والی نماز کو پوری کرکے قضا کرے اور اس کے بعد حکم کی طرف متوجہ ہوتو جاہل قاصر ہونے کی صورت میں نماز کو دوبارہ پڑھنا لازمی نہیں ہے۔

مسئلہ610۔ اگر کوئی شخص بھول جائے کہ مسافر کا وظیفہ نماز کو قصر کرکے پڑھنا ہے یا سفر میں ہونے کو بھول جائے اور پوری پڑھنے کے قصد سے نماز شروع کردے اور تیسری رکعت کے قیام سے پہلے یاد آجائے تو ضروری ہے کہ نماز کو دو رکعت کرکے ختم کرے اور اس کی نماز صحیح ہے اور اگر تیسری رکعت کے قیام کے بعد اور رکوع سے پہلے یاد آئے تو ضروری ہے بیٹھ جائے اور سلام پڑھے۔

مسئلہ611۔ گذشتہ مسئلے میں اگر تیسری رکعت کے رکوع میں جانے کے بعد یاد آئے تو اس کی نماز باطل ہے چاہے وقت وسیع ہو یا اس قدر تنگ کہ ایک رکعت بھی پڑھنے کا وقت نہ ہو تو نماز کو دوبارہ یا وقت کے بعد قضا کرے۔

---

[1] ۔ وہ شخص جو حکم کو نہیں جانتا اور اپنے جہل سے بھی واقف نہیں ہے۔

[2] ۔ یعنی وہ شخص جو اپنے جہل سے واقف ہے اور اسے برطرف کرنے کی قدرت رکھنے کے باوجود یہ کام نہیں کرتا۔

پوری نماز پڑھنے کے مقام پر نماز کو قصر کرکے پڑھنے کا حکم

مسئلہ612۔ جس مسافر کا وظیفہ پوری نماز پڑھنا ہو چنانچہ اپنے وظیفے کے برعکس قصر کرکے پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے اور کوئی فرق نہیں کہ حکم اور موضوع کے بارے میں علم ہو یا نہ ہو، جان بوجھ کر کرے یا بھولے سے ، البتہ ایک صورت ہے جو بعد کے مسئلے میں بیان کی جائے گی۔

مسئلہ613۔ جو مسافر دس دن کسی جگہ قیام کرنا چاہے اگر حکم سے لاعلمی کی بناء پر نماز کو قصر کرکے پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر موضوع سےلاعلمی یا بھولنے کی بناء پر قصر کرکے پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے اور ضروری ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ614۔ جس شخص کا وظیفہ نماز کو پوری پڑھنا ہو مثلاً وہ مسافر جو دس دن قیام کا قصد کرے چنانچہ اگر بھولے سے یا حکم یا موضوع سے لاعلمی کی وجہ سے نماز کو قصر کی نیت سے شروع کردے اور اس سلام کے کہنے سے پہلے متوجہ ہوجائے کہ جس کو کہنے کے بعد نماز سے خارج ہوجاتے ہیں، تو نماز کو پوری پڑھ کرختم کرے اور صحیح ہے۔

متفرق مسائل

مسئلہ615۔ جو شخص اول وقت میں اپنے وطن میں یا ایسی جگہ موجود ہوجہاں دس دن قیام کا قصد کیا ہواور نماز پڑھے بغیر سفر کیا ہو چنانچہ اگر سفر میں نماز پڑھنا چاہے تو ضروری ہے کہ قصر کرکے پڑھے۔

مسئلہ616۔ جو شخص اول وقت میں سفر میں ہو اور نماز نہ پڑھی ہو اور اس کے بعد وطن میں یا ایسی جگہ پہنچ جائے جہاں دس دن قیام کا قصد رکھتا ہو تو ضروری ہے کہ نماز کو پوری پڑھے۔

مسئلہ617۔ جو شخص اول وقت میں سفر میں ہو اور نماز نہ پڑھی ہو چنانچہ وطن میں یا ایسی جگہ پہنچنے کے بعد اس کی نماز قضا ہوجائے کہ جہاں دس دن قیام کا قصد رکھتا ہو تو ضروری ہے کہ اس کو چار رکعتی قضا بجالائے۔

مسئلہ618۔ جو شخص اول وقت میں اپنے وطن میں یا ایسی جگہ ہو جہاں دس دن قیام کا قصد رکھتا ہو اور اس کے بعد سفر اختیار کرے چنانچہ سفر میں نماز قضا ہوجائے تو ضروری ہے کہ نماز قصر کرکے قضا کرے۔

مسئلہ619۔ مسافر چار مقامات پر (یعنی شہر مکہ، مدینہ، مسجد کوفہ اور حرم حضرت امام حسین علیہ السلام میں) چار رکعتی نمازوں کو قصرکرکے اور پوری پڑھنے میں اختیار رکھتا ہے اور اگر پوری پڑھے تو افضل ہے لیکن قصر کرکے پڑھنا احتیاط مستحب ہے۔

مسئلہ620۔ اختیار کا حکم آج کے پورے شہر مکہ و مدینہ میں جاری ہے اور مسجد الحرام اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مخصوص نہیں ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ دونوں مسجدوں پر اکتفا کیا جائے۔

مسئلہ621۔ کوفہ میں نمازقصر کرکے یا پوری پڑھنے کا اختیار مسجد کوفہ سے مخصوص ہے اور احتیاط واجب کی بناپر شہر کوفہ میں اختیار کا حکم جاری نہیں ہوگا۔

مسئلہ622۔ حرم حضرت امام حسین علیہ السلام میں اختیار کا حکم گنبد کے نیچے اور اس جگہ سے مخصوص ہے جو قبر مطہر کا نزدیک کہلائے اور احتیاط کی بناپر صحن اور ملحقہ ہال اس میں شامل نہیں ہیں۔

مسئلہ623۔ مذکورہ چار مقامات پر اختیار کا حکم ہمیشہ کے لئے جاری ہے اور مسافر چار رکعتی نمازوں میں سے ہر ایک کو چاہے تو پوری پڑھ سکتا ہے اور چاہے تو قصر کرکے بھی پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ624۔ جن مقامات پر نماز کو پوری پڑھنے اور قصر کرکے پڑھنے میں اختیار ہے اگر مکلف سے (عمداً یا سہواً) نماز قضا ہوجائے اور ان مقامات کے علاوہ کسی اور جگہ اس کی قضا کرنا چاہے تو اقوی یہ ہے کہ قصر کرکے قضا کرے اور چنانچہ ان مقامات پر ہی قضا کرنا چاہے تو احتیاط واجب کی بناپر ضروری ہے کہ قصر پڑھے۔

مسئلہ625۔ مذکورہ چار مقامات پر اختیار کے حکم میں روزہ شامل نہیں ہے بنابرایں مسافر ان مقامات پر رمضان المبارک کا روزہ نہیں رکھ سکتا ہے ۔

قضا نماز

مسئلہ626۔ اگر کسی نے یومیہ واجب نماز جان بوجھ کر یا بھولے سے یا لاعلمی کی بنا پر اس کے معین وقت میں نہ پڑھی ہویا وقت گزرنے کے بعد متوجہ ہوا ہو کہ نماز باطل ہوئی تھی تو ضروری ہے کہ اس کی قضا بجالائے ۔

مسئلہ627۔ اگر کوئی شخص یومیہ نماز کے علاوہ کوئی اور واجب نماز مثلاً نمازآیات کو اس کے معین وقت میں نہ پڑھے تو ضروری ہے کہ اس کی قضا بجالائے۔

مسئلہ628۔ نماز کی قضا اس صورت میں واجب ہے کہ جب مکلف کو اس کے قضا ہونے یا باطل ہونے کا یقین ہو لیکن اگر قضا ہونے یا باطل ہونے کا شک یا گمان ہوتو اس کی قضا بجالانا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ629۔ اگر مکلف نماز کے پورے وقت میں بے ہوش رہے تو اس کی قضا واجب نہیں ہے البتہ اگر اس کے اپنے اختیار سے بے ہوشی طاری ہوئی ہو تو اس صورت میں احتیاط واجب کی بناپر ضروری ہےکہ نماز کی قضا بجالائے۔

مسئلہ630۔ اگر کوئی غیر مسلم اسلام لائے تو مسلمان ہونے سے پہلے جو نمازیں نہیں پڑھی ہیں ان کی قضا لازم نہیں ہے لیکن مرتد یعنی وہ مسلمان جس نے اسلام کو چھوڑدیا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ توبہ کرنے کے بعد ارتداد کے زمانے میں قضا ہونے والی نمازوں کی قضا بجالائے۔

مسئلہ631۔ جن نمازوں کے پورے وقت میں عورت حیض یا نفاس کی حالت میں رہی ہو ، ان کی قضا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ632۔ جس شخص پر قضا نماز واجب ہو اس کو فوراً پڑھنا واجب نہیں ہے البتہ اس کو پڑھنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے۔

مسئلہ633۔ اگر کوئی شخص حکم شرعی یا موضوع سے لا علمی کی بنا پر نماز کو طہارت کے بغیر پڑھے مثلاً کسی کو مجنب ہونے کا علم نہ ہو اور غسل کے بغیر یا باطل غسل یا باطل وضو کے ساتھ نماز پڑھی ہو تو ضروری ہے کہ ان نمازوں کی قضا بجالائے۔

مسئلہ634۔ واجب نماز کی قضا اسی ترتیب سے بجالانا چاہئے جس طرح قضا ہوئی ہے۔ بنابرایں اگر مکلف کا وظیفہ چار رکعتی نمازپڑھنا ہو اور وہ قضا ہوجائے تو ضروری ہے کہ اس کی قضا کو بھی چار رکعتی بجالائے (اگرچہ سفر کے دوران قضا بجالائے) اور سفر کے دوران (جب اس کا وظیفہ قصر پڑھنا ہو) چار رکعتی نمازیں قضا ہوجائیں تو ضروری ہے کہ قصر کرکے قضا بجالائے اگرچہ قضا بجالاتے وقت سفر میں نہ ہو۔

مسئلہ635۔ واجب نماز کی قضا کو دن اور رات میں جب چاہے پڑھ سکتا ہے اور لازمی نہیں کہ نماز صبح کی قضا کو نماز صبح کے وقت اور نماز ظہر کی قضا کو نماز ظہر کے وقت بجالائے۔

مسئلہ636۔ نماز قضا ہونے کا معیار آخری وقت ہے ۔ بنابرایں اگرآخری وقت میں جب نماز قضا ہوئی ہو مسافر ہو تو اس نماز کی قضا کو قصرکرکے بجالائے اگرچہ اول وقت میں اپنے وطن میں تھا اور اگرآخری وقت میں سفر میں نہ ہوتو قضا کو پوری پڑھے اگرچہ اول وقت میں سفرمیں تھا۔

مسئلہ637۔ نماز کی قضا بجالاتے ہوئے ترتیب کی رعایت واجب نہیں ہے مگر یہ کہ ایک دن کی نماز ظہر اور عصر اور ایک دن کی نماز مغرب و عشاء ہو (تو رعایت واجب ہے)

مسئلہ638۔ اگر کسی شخص کو قضا ہونے والی نمازوں کی تعداد کے بارے میں علم نہ ہو تو جتنی مقدار کے قضا ہونے پر یقین ہے اس پر اکتفا کرسکتا ہے۔

مسئلہ639۔ جس شخص پر قضا نماز واجب ہو وہ ادا نماز پڑھ سکتا ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر صرف ایک قضا نماز ہو تو پہلے قضا نماز کو پڑھے مخصوصا اگر اسی دن کی قضا نماز ہو۔

مسئلہ640۔ جس شخص پر قضا نماز واجب ہو، نافلہ اور مستحب نماز پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ641۔ یومیہ نوافل کی قضا بجالانا مستحب ہے۔

نماز کے لئے اجیر بنانا

مسئلہ642۔ اگر میت کی عبادتیں مثلاً نماز یا روزہ قضا ہوئی ہوں تو میت کی طرف سے ان کو بجالانے کے لئے کسی کو اجیر بنانا جائز ہے۔ اسی طرح کوئی ان عبادتوں کو تبرعاً (بغیر اجرت کے) بھی انجام دے سکتا ہے اور اس طرح میت کا ذمہ ادا ہوجاتا ہے۔

مسئلہ643۔ جو نماز اجرت لے کر میت کی طرف سے پڑھی جاتی ہے، نماز استیجاری کہلاتی ہے۔

مسئلہ644۔ اگر میت نے اپنی قضا نمازوں کے لئے اجیر بنانے کی وصیت کی ہو توضروری ہے کہ اس کے مال کے تیسرے حصے کے برابروصیت پر عمل کیا جائے اور تیسرے حصے سے زیادہ میں ورثاء کی اجازت لازم ہے۔

مسئلہ645۔ اگر کوئی شخص میت کی نماز پڑھنے کے لئے اجیر بناہو تو نماز پڑھتے وقت میت کو خصوصیات کے ساتھ معین کرنا لازم نہیں ہے بلکہ اجمالی طور پر اس کو معین کرے تو کافی ہے مثلاً اگر کوئی شخص دو افراد کی نماز پڑھنے کے لئے اجیر بناہو چنانچہ پہلی میت کی طرف سے نماز کی نیت کرے تو کافی ہے۔

مسئلہ 646۔ اگر اجارے کی نماز کے لئے مخصوص شرط نہ رکھی جائے (مثلاً جماعت کے ساتھ یا مسجد میں پڑھنا) تو اجیر پرصرف لازم ہے کہ نماز کو اس کے واجبات کے ساتھ بجالائے۔

مسئلہ647۔ میت کی نمازیں پڑھنے کے لئے ہم جنس ہونا شرط نہیں ہے یعنی مرد عورت کی قضا نمازیں پڑھ سکتا ہے اور عورت مرد کی قضا نماز پڑھ سکتی ہے، اجیر بن کر یا بغیر اجرت کے پڑھے۔

مسئلہ648۔ نماز کو بلند آواز کے ساتھ یا آہستہ پڑھنے میں ضروری ہے کہ اجیر اپنے وظیفے کے مطابق عمل کرےبنابرایں اگر کوئی مرد عورت کی قضا نمازوں کے لئے اجیر بنے تو ضروری ہے کہ نماز صبح ، مغرب اور عشاء میں الحمد اور سورہ کو بلند آواز سے پڑھے۔

مسئلہ649۔ جو شخص میت کی قضا نماز کے لئے اجیر بنے ضروری ہے کہ مندرجہ ذیل شرائط رکھتا ہو ؛

1۔ اجتہاد یا صحیح تقلید کے ساتھ نماز کے مسائل کو جانتا ہو۔

2۔ نماز کو صحیح طریقے سے پڑھنے کے بارے میں قابل اطمینان ہو۔

3۔ کوئی عذر نہ رکھتا ہو مثلاً جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو میت کی نمازوں کے لئے اجیر نہیں بن سکتا ہے۔

والدین کی قضا نماز

مسئلہ650۔ بڑے بیٹے پر واجب ہے کہ باپ سے قضا ہونے والی نمازوں اور احتیاط واجب کی بناپر ماں سے قضا ہونے والی نمازوں کی قضا بجالائے۔

مسئلہ651۔ اگر باپ یا ماں نے بالکل نماز نہیں پڑھی ہو تو احتیاط واجب کی بناپر بڑے بیٹے پر نمازوں کی قضا واجب ہے۔

مسئلہ652۔ بڑے بیٹے سے مراد وہ سب سے بڑا بیٹا ہے جو ماں باپ کے مرتے وقت زندہ ہو ، خواہ بالغ ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ653۔ اگر میت کی سب سے بڑی اولاد بیٹی ہو اور اس کے بعد دوسری اولاد بیٹا ہو تو ماں باپ کی قضا نمازیں بڑے بیٹے پر جو دوسری اولاد ہے، واجب ہوگی ۔

مسئلہ654۔ اگر (بڑے بیٹے کے علاوہ) کوئی شخص ماں باپ کی نمازوں کی قضا بجالائے تو بڑے بیٹے سے قضا ساقط ہوجائے گی۔

مسئلہ655۔ بڑے بیٹے پر واجب ہے کہ ماں باپ سے جتنی نمازیں قضا ہونے کا یقین ہے، قضا بجالائے اور اگر نہیں جانتا ہو کہ ان کی نماز قضا ہوئی ہے یا نہیں تو کچھ بھی واجب نہیں ہے اور اس کے بارے میں تحقیق و جستجو کرنا لازم نہیں ہے۔

مسئلہ656۔ بڑے بیٹے پر واجب ہے کہ جس قدر ممکن ہو ماں باپ کی نمازوں کی قضا بجالائے اور اگر اس سے عاجز ہو تو اس پر کچھ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ657۔ اگر کسی شخص پر اپنی قضا نمازوں کے ساتھ ساتھ ماں باپ کی قضا نمازیں بھی واجب ہوں تو کسی ایک کے پہلے پڑھنے میں اسے اختیار حاصل ہے اور جس نماز کو بھی پہلے پڑھنا چاہے پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ658۔ اگر ماں باپ کے مرنے کے بعد بڑا بیٹا مرجائے تو دوسرے بچوں پر ماں باپ کی قضا نماز واجب نہیں ہے۔

نماز آیات

بعض قدرتی حادثے مثلاً زلزلہ، سورج گرہن، چاند گرہن، خوفناک طوفان اور گرج چمک ہمیشہ قیامت کی نشانیاں یاد دلاتے ہیں اور اسی طرح خداوند عالم کی عظمت و قدرت دکھاتے ہیں۔ ان مواقع پر اللہ کی طرف توجہ کرنا جو کہ تمام طاقتوں کا سرچشمہ ہے اور دو رکعت نماز (نماز آیات) پڑھنا بے چینی اور وحشت کو سکون میں بدلنے کے ساتھ ساتھ خلقت میں خدا کی تدبیر کو ذہن میں لانے کا سبب ہے اور خرافات کی طرف رجحان کے بجائے توحید کی روح کو مستحکم کرتا ہے۔ دو رکعت نماز پڑھنا وسیلہ ہے کہ انسان کا ذہن مخلوق سے خالق تک رسائی حاصل کرتا ہے۔

مسئلہ659۔ نماز آیات مندرجہ ذیل چار میں سے کسی ایک کے سبب واجب ہوتی ہے ؛

1۔ کسوف (سورج گرہن) اگر چہ کچھ حصے کو ہی گرہن لگے۔

2۔ خسوف (چاند گرہن) اگرچہ کچھ حصے کو ہی گرہن لگے۔

3۔ زلزلہ

4۔ ہر غیر معمولی حادثہ جس کے باعث لوگوں کی اکثریت خوف میں مبتلا ہوجائے مثلاً سیاہ و سرخ آندھی اور بجلی کی کڑک

مسئلہ660۔ سورج گرہن، چاند گرہن اور زلزلہ کے علاوہ باقی حالات میں اس صورت میں نماز آیات واجب ہوتی ہے کہ جب لوگوں کی اکثریت کے لئے خوف اور وحشت کا باعث بنے ، بنابرایں اگر کوئی حادثہ خوف ایجاد نہ کرے یا بعض افراد کے لئے خوف اور وحشت کا باعث بنے تو نماز آیات واجب ہونے کا سبب نہیں ہوگا۔

مسئلہ661۔ جن چیزوں کے لئے نماز آیات پڑھنا واجب ہے اگر وہ ایک سے زیادہ وقوع پذیر ہوجائیں تو ہر ایک کے لئے ایک نماز آیات واجب ہوگی۔

مسئلہ662۔ ہر شدید یا ہلکی نوعیت کے زلزلے کے لئے یہاں تک کہ پس زلزلہ (آفٹر شاک) اگر مستقل زلزلہ شمار کیا جائے تو ضروری ہے کہ ایک نماز آیات پڑھی جائے۔

مسئلہ663۔ نماز آیات اسی شخص پر واجب ہوگی جو حادثے کے وقت اس مقام پر موجود ہو۔

مسئلہ664۔ نماز آیات کا باعث بننے والے حادثے مندرجہ ذیل طریقوں میں سے کسی ایک سے ثابت ہوتے ہیں:

1۔ انسان خود متوجہ ہوجائے۔

2۔ ہر وہ طریقہ جو علم یا اطمینان کا باعث ہو۔

3۔ دو عادل مرد گواہی دیں۔

نماز آیات کا وقت

مسئلہ665۔ سورج گرہن اور چاند گرہن میں نماز آیات اس وقت واجب ہوتی ہے جب سورج یا چاند کو گرہن لگنا شروع ہوجائےاور احتیاط واجب کی بناپر نماز آیات پڑھنے میں اتنی تاخیر نہ کی جائے کہ گرہن سے باہر آنا شروع ہوجائے۔

مسئلہ666۔ اگر مکلف نماز آیات پڑھنے میں اتنی تاخیر کرے کہ سورج یا چاند گرہن سے نکلنا شروع کردیں تو ضروری ہے کہ نماز کو ادا یا قضا کی نیت کے بغیر (مافی الذمہ کی نیت سے) قصد قربت کے ساتھ بجالائے لیکن اگر گرہن مکمل ختم ہونے تک تاخیر کرے تو ضروری ہے کہ نماز کو قضا کی نیت سے بجالائے۔

مسئلہ667۔ جب زلزلہ ، گرج چمک وغیرہ (جس کا وقت مختصر ہوتا ہے) رونما ہوجائے تو احتیاط کی بناپر ہر مکلف کے لئے ضروری ہے کہ فوراً نماز آیات پڑھے اور اگر تاخیر کرے تو مرنے تک اس نماز کو ادا اور قضا کی نیت کے بغیر (مافی الذمہ کی نیت سے) بجالائے۔

مسئلہ668۔ اگر زلزلہ پیمائی کے ادارے کی جانب سے اعلان کیا جائے کہ زلزلے کے ہلکے جھٹکے وقوع پذیر ہوں گے جو صرف زلزلہ پیمائی کے آلات کے ذریعے محسوس کئے جاسکتے ہیں چنانچہ اس جگہ رہنے والے لوگ بالکل محسوس نہ کریں تو نماز آیات واجب نہیں ہوگی۔

مسئلہ669۔ اگر کوئی شخص سورج گرہن یا چاند گرہن کے دوران بالکل بھی متوجہ نہ ہو اور گرہن ختم ہونے کے بعد اسے علم ہوجائے تو چنانچہ پورے سورج یا پورے چاند کو گرہن لگا تھا تو ضروری ہے کہ نماز آیات کی قضا بجالائے لیکن اگر صرف کچھ حصے کو گرہن لگا تھا اس پر قضا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ670۔ جو شخص سورج گرہن اور چاند گرہن کے بارے میں وقت کے اندر مطلع ہواتھا لیکن نماز آیات (اگرچہ فراموشی کی وجہ سے ہی کیوں نہ ہو) نہ پڑھی ہو تو ضروری ہے کہ اس کی قضا بجالائے اگر چہ پورے چاند یا سورج کو گرہن نہ لگا ہو۔

مسئلہ671۔ اگرکوئی شخص (چاند گرہن اور سورج گرہن کے علاوہ) دوسرے حوادث کے بارے میں وقت کے اندر مطلع ہوجائے اور نماز آیات کو اگرچہ فراموشی کے نتیجے میں ہی کیوں نہ ہو، نہ پڑھے تو ضروری ہے کہ نماز آیات پڑھے اور اگر وقت کے اندر مطلع نہ ہو اور حادثے کے بعد علم ہوجائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز آیات پڑھے۔

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

نماز آیات پڑھنے کا طریقہ

مسئلہ672۔ نماز آیات کی دو رکعت ہیں ۔ ہر رکعت میں پانچ رکوع اور دو سجدے ہیں اور اسے کئی طریقوں سے بجالاسکتے ہیں:

پہلا طریقہ: ہر رکعت میں پانچ دفعہ الحمد اور سورہ پڑھے اس طرح کہ نیت اور تکبیر ہ الاحرام کہنے کے بعد ایک مرتبہ سورہ حمد اور پورا سورہ پڑھے، اس کے بعد رکوع کرے پھر سر اٹھا کر دوبارہ الحمد اور سورہ پڑھے اوردوسرے رکوع میں جائے پھر رکوع سے سر اٹھائے اور اسی طرح جاری رکھے یہاں تک کہ پانچ مرتبہ رکوع پورے ہوجائیں اور اس کے بعد سجدے میں جائے اور دو سجدے بجالانے کے بعد دوسری رکعت کو بھی پہلی رکعت کی طرح بجالائے اور دو سجدے انجام دینے کے بعد تشہد اور سلام پڑھے۔

دوسرا طریقہ: ہر رکعت میں صرف ایک مرتبہ سورہ حمد اور سورہ پڑھے اس طرح کہ سورے کو پانچ حصوں میں تقسیم کرے اور نیت اور تکبیرہ الاحرام کے بعد الحمد اور سورہ کا ایک حصہ (ایک آیت یا اس سے کم یا زیادہ) پڑھے اور رکوع میں جائے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد الحمد پڑھے بغیر سورے کا دوسرا حصہ پڑھے اور دوسرے رکوع میں جائے اور اسی طرح جاری رکھے اور ہر رکوع سے پہلے جس سورے کا ایک حصہ پڑھا ہے، آخری رکوع سے پہلے وہ سورہ ختم ہوجائے ،اس کے بعد پانچویں رکوع کو بجالائے اور سجدے میں جائے ۔ دونوں سجدوں کے بعد دوسری رکعت کو بھی پہلی رکعت کی طرح انجام دے اور تشہد اور سلام پڑھے۔

مسئلہ673۔ احتیاط واجب کی بناپر" بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحیم" کو سورے کا حصہ شمار کرکے اس کے ساتھ رکوع ادا نہیں کیا جاسکتا ہے۔

مسئلہ674۔ یومیہ نماز میں جو چیزیں واجب یا مستحب ہیں نماز آیات میں بھی واجب یا مستحب ہیں لیکن نماز آیات میں اذان اور اقامت کے بجائے ثواب پانے کی نیت سے تین مرتبہ" الصَّلاۃ" کہا جاتا ہے۔

مسئلہ675۔ پانچویں اور دسویں رکوع کے بعد" سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَہ" کہنا مستحب ہے۔ اسی طرح ہر رکوع سے پہلے اور اس کے بعد تکبیر کہنا مستحب ہے لیکن پانچویں اور دسویں رکوع کے بعد تکبیر کہنا مستحب نہیں ہے۔

مسئلہ676۔ دوسرے، چوتھے، چھٹے، آٹھویں اور دسویں رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا مستحب ہے، البتہ اگر صرف دسویں رکوع سے پہلے ایک قنوت پڑھے تب بھی کافی ہے۔

نماز آیات میں شک

مسئلہ677۔ اگر کوئی شخص شک کرے کہ چار رکوع ادا کئے ہیں یا پانچ چنانچہ سجدے میں جانے کے لئے نہیں جھکا ہو تو ضروری ہے کہ مزید ایک رکوع بجالائے اور اگر سجدے میں جانے کے لئے جھکا ہو تو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ678۔ نماز آیات کا ہر رکوع رکن ہے لہذا اگر عمدا یا بھولے سے کم یا زیادہ ہوجائے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ679۔ اگر معلوم ہوجائے کہ نماز آیات باطل ہوگئی تھی تو ضروری ہے کہ دوبارہ پڑھے اور اگر وقت ختم ہوگیا ہو تو قضا کرے۔

نماز عید فطر و عید قربان

مسئلہ680۔ عید فطر اور عید قربان کی نماز یں معصوم علیہ السلام کے زمانہ حضور میں واجب ہیں اور ضروری ہے کہ جماعت کے ساتھ پڑھی جائیں اور آج کے زمانے میں (زمانہ غیبت کبری میں) مستحب ہیں۔

مسئلہ681۔ نماز عید فطر و عید قربان کا وقت عید کے دن اول طلوع آفتاب سے ظہر تک ہے۔

مسئلہ682۔ عید قربان کی نماز سورج چڑھ آنے کے بعد پڑھنا مستحب ہے اور عید فطر میں مستحب ہے کہ سورج چڑھ آنے کے بعدپہلے افطار کرے اور زکات فطره ادا کرے اس کے بعد عید کی نماز پڑھے۔

مسئلہ683۔ عید فطر و عید قربان کی نماز دو رکعت ہے۔ پہلی رکعت میں الحمد اور سوره کے بعد ضروری ہے پانچ تکبیریں کہے اور ہر تکبیر کے بعد ایک قنوت پڑھے اور پانچویں قنوت کے بعد ایک تکبیر کہے اور رکوع میں جائے اور دو سجدوں کے بعد کھڑا ہوجائے اور دوسری رکعت میں الحمد اور سوره کے بعد چار تکبیریں کہے اور ہر تکبیر کے بعد قنوت پڑھے اور پانچویں تکبیرکے بعد رکوع میں جائے اور نماز کو جاری رکھ کر ختم کرے۔

مسئلہ684۔ عید فطر اور عید قربان کی نماز میں قرائت کو بلند آواز سے پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ685۔ عید کی نماز کے لئے کوئی سوره مخصوص نہیں ہے لیکن بہتر ہے کہ پہلی رکعت میں سوره شمس اور دوسری رکعت میں سوره غاشیہ یا پہلی رکعت میں سوره اعلی اور دوسری رکعت میں سوره شمس پڑھا جائے۔

مسئلہ686۔ عید فطر اور عید قربان کی نماز میں جو دعا اور ذکر بھی پڑھاجائے تو کافی ہے لیکن بہتر ہے کہ ثواب پانے کی نیت سے یہ دعا پڑھی جائے: اَللّهُمَّ اَهلَ الكِبرياءِ وَ العَظَمَةِ وَ اَهلَ الجودِ وَ الجَبَروُتِ وَ اَهلَ العَفو وَ الرَّحمَةِ وَ اَهلَ التَّقوى وَ المَغفِرَةِ اسالُکَ بِحَقِّ هذَا اليَومِ الَّذى جَعَلتَهُ لِلمُسلِمينَ عيداً وَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ ذُخراً وَ شَرَفاً وَ كرامَةً وَ مَزيداً ان تُصَلِّيَ عَلى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ ان تُدخِلَنى فى كُلِّ خَيرٍ ادخَلتَ فيهِ مُحَمَّداً وَ آلَ مُحَمَّدٍ و ان تُخرِجَنى مِن كُلِّ سوءٍ اخرَجتَ مِنهُ مُحَمَّداً وَ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَواتُکَ عَلَيهِ وَ عَلَيهِم اَللّهُمَّ اِنّى اسالُکَ خَيرَ ما سَالَکَ بِهِ عِبادُکَ الصّالِحونَ وَ اعوذُ بِکَ مِمّا استَعاذَ مِنهُ عِبادُکَ المُخلَصونَ

مسئلہ687۔ نماز عید میں مختصر یا طویل قنوت پڑھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن ان کی تعداد کو کم کرنا یا اضافہ کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ688۔ اگر نماز پڑھنے والے کو نماز عید کی تکبیروں یا قنوت میں شک ہوجائے چنانچہ اس کا مقام نہ گزرا ہو تو یوں سمجھے کہ کم بجالایا ہے اور بعد میں معلوم ہوجائے کہ پڑھ چکا تھا تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ689۔ اگر کوئی شخص قرائت، تکبیر یا قنوت کو فراموش کردے تو نماز صحیح ہے لیکن رکوع یا دو سجدے یا تکبیره الاحرام کو فراموش کردے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ690۔ نماز عید فطر اور عید قربان کی قضا نہیں ہے۔

نماز جماعت

نماز سمیت بیشتر دینی وظائف میں اسلام کی اجتماعی روح نظر آتی ہے۔ اس عبادت کو گروہی یا جماعت کی شکل میں انجام دینے سے ایک عظیم جلوہ اور شکوہ وجود میں آتا ہے اور مومنین کے درمیان اتحاد، تعاون اور ہمدلی ایجاد کرتا ہے۔ اسی طرح نماز جماعت قائم کرنے والوں کو خداوند عالم کی طرف سے بہت ثواب ملتا ہے۔ جس قدر نماز جماعت کی تاکید کی گئی ہے اس قدر نماز جماعت سے بے اعتنائی برتنے اور شرکت نہ کرنے پر سرزنش کی گئی ہے اور اس کو منافقت کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ نماز جماعت پیشوا کی اطاعت اور پاک و صالح افراد کو مقدم رکھنے اور اپنے عمل کو ان کے عمل سے ہماہنگ کرنے کی ایک مشق ہے۔

نماز جماعت کا مستحب ہونا

مسئلہ691۔ یومیہ واجب نمازوں کو جماعت کے ساتھ بجالانا مستحب ہے اور نماز صبح ، نماز مغرب اور نماز عشاء کے بارے میں زیادہ تاکید کی گئی ہے۔

مسئلہ692۔ نماز جماعت میں شرکت کرنا سب کے لئے مستحب ہے، البتہ مسجد کے پڑوس میں رہنے والوں اور مسجد کی اذان کی آواز سننے والوں کے لئے زیادہ تاکید کی گئی ہے۔

مسئلہ693۔ جب نماز باجماعت ادا کی جارہی ہو تو مستحب ہے کہ جس شخص نے تنہا نماز پڑھی ہو وہ دوبارہ جماعت کے ساتھ پڑھے اور اگر بعد میں متوجہ ہو کہ پہلی نماز باطل تھی تو دوسری نماز کافی ہے۔

مسئلہ694۔ اگر کوئی شخص تین رکعتی یا چار رکعتی نماز پڑھنے میں مشغول ہو اور نماز جماعت شروع ہوجائے اور مطمئن نہ ہوکہ اپنی نماز ختم کرنے کے بعد جماعت میں شرکت کرسکے گا یا نہیں تو اگر تیسری رکعت کے رکوع میں نہ پہنچا ہو تو مستحب ہے کہ نماز کو دو رکعت مستحب نماز کی نیت سے ختم کرے اور نماز جماعت میں شریک ہوجائے۔

مسئلہ695۔ اگر باپ یا ماں اپنی اولاد کو حکم دیں کہ نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھے چنانچہ جماعت کے ساتھ نہ پڑھنے سے انہیں اذیت ہوتی ہو تو احتیاط یہ ہے کہ نماز کو جماعت کےساتھ پڑھے۔

مسئلہ696۔ اگر کوئی شخص نماز میں وسوسے کا شکار ہوتا ہو تو نماز کو جماعت کےساتھ پڑھنا واجب نہیں ہے مگر اس صورت میں کہ جب اس قدر وسوسہ ہوتا ہو کہ نماز کوتوڑ دے یا ذکر کا زیادہ تکرار کرنا نماز کی موالات ختم ہونے اور نماز باطل ہونے کا باعث ہو۔

نماز جماعت جائز ہونے کی صورتیں

مسئلہ697۔ تمام یومیہ واجب نمازوں کو جماعت کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں اور جب امام جماعت یومیہ واجب نمازوں میں سے کوئی پڑھے تو اسی نماز یا کسی اور یومیہ نماز کو اس کی اقتدا میں ادا کرسکتے ہیں۔

مسئلہ698۔ اگر امام جماعت اپنی نماز کو احتیاط کے طور پر دوبارہ پڑھے تو ماموم صرف اس صورت میں اقتدا کرسکتا ہے کہ جب اپنی نماز کو احتیاط کے طور پر دوبارہ پڑھے اور امام اور ماموم کے احتیاط کی جہت ایک ہی ہو۔

مسئلہ699۔ اگر امام جماعت یومیہ نمازوں میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو ماموم یومیہ نمازوں میں سے کسی بھی نماز کی قضا کو جماعت کے ساتھ پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ700۔ اگر امام یومیہ نمازوں میں سے کسی کی قضا پڑھ رہا ہو تو ماموم یومیہ نمازوں یا ان کی قضا کو اس کی اقتدا میں ادا کرسکتا ہے لیکن احتیاط کے طور پر پڑھنے والی قضا نماز یعنی جس نماز کا قضا ہونا یقینی نہ ہو اس میں اقتدا نہیں کی جاسکتی ہے چاہے اپنی نماز ہو یا دوسرے کی ہو۔

مسئلہ701۔ جو شخص یومیہ نماز کو احتیاط کے طور پر تکرار کرتا ہو (چاہے احتیاط کرنا مستحب ہو یا واجب) اس شخص کی اقتدا کرسکتا ہے جو واجب نماز (ادا یا قضا) پڑھ رہا ہو۔

مسئلہ702۔ اگر امام یا ماموم کی نماز قصر ہو تو نماز جماعت صحیح اور جماعت کے ثواب کی حامل ہے۔

مسئلہ703۔ نماز جمعہ جماعت کے ساتھ پڑھی جائے اور فرادی صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ704۔ یومیہ نمازوں میں ایک دفعہ امامت کی تکرار کرنا جائز ہے بشرطیکہ دوسری جماعت کے مامومین پہلی جماعت والے مامومین نہ ہوں۔

وہ صورتیں جن میں نماز جماعت جائز نہیں

مسئلہ705۔ طواف کعبہ کی نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنا صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ706۔ نماز عید فطر و عید قربان (جو زمان غیبت میں مستحب ہیں) اور نماز استسقاء (طلب باران) کے علاوہ کسی بھی مستحب نماز کو جماعت کے ساتھ نہیں پڑھا جاسکتا۔

مسئلہ707۔ عید غدیر کی نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنا مشروع نہیں ہے۔

مسئلہ708۔ اگر انسان کو یہ علم نہ ہو کہ امام واجب نماز پڑھ رہا ہے یا مستحب تو اس نماز میں اس کی اقتدا نہیں کی جاسکتی۔

مسئلہ709۔ یومیہ نماز کو نماز احتیاط (جو رکعتوں میں شک کی صورت میں پڑھی جاتی ہے) میں اقتدا کرکے نہیں پڑھا جاسکتا اور اسی طرح نماز احتیاط کو یومیہ نماز میں اقتدا کرکے نہیں پڑھ سکتے۔

امام جماعت کی شرائط

مسئلہ710۔ امام جماعت کے لئے ضروری ہے کہ عاقل، عادل، شیعہ اثناء عشری، حلال زادہ اور احتیاط کی بناپر بالغ ہو اور نماز کو صحیح پڑھتا ہو اور اگر ماموم مرد ہو تو امام بھی مرد ہو۔

مسئلہ711۔ اگر تمام مامومین خواتین ہوں تو عورت کا امام جماعت ہونا جائز ہے۔

مسئلہ712۔ جو شخص کھڑا ہوکر نماز پڑھتا ہو بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھنے والے کی اقتدا نہیں کرسکتا۔

مسئلہ713۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے والا بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی اقتدا کرسکتا ہے۔

مسئلہ714۔ اس شخص کی اقتدا کرنا جائزہے جو کسی عذر کے سبب تیمم یا جبیرہ والے وضو یا نجس بدن یا نجس لباس کے ساتھ نماز پڑھتا ہو۔

مسئلہ715۔ جو شخص امام جماعت کو پہلے عادل سمجھتا تھا اگر شک کرے کہ وہ اپنی عدالت پر باقی ہے یا نہیں تو اس کی اقتدا کرسکتا ہے۔

نماز جماعت کی شرائط

مسئلہ716۔ نماز جماعت میں مندرجہ ذیل شرائط کا خیال رکھنا ضروری ہے:

1۔ مقتدی امام سے آگے کھڑ انہ ہو اور احتیاط واجب یہ ہے کہ امام سے تھوڑا پیچھے کھڑا ہو۔

2۔ امام کی جگہ مقتدی کی جگہ سے بلند نہ ہو البتہ تھوڑی بلند ہونا (ایک بالشت سے کم) اشکال نہیں رکھتا۔

3۔ امام اور مقتدی اور اسی طرح صفوں کے درمیان زیادہ فاصلہ نہ ہو۔

4 ۔ امام اور مقتدی کے درمیان اور اسی طرح صفوں کے درمیان دیوار یا پردہ جیسی کوئی چیز حائل نہ ہو، البتہ مردوں اور عورتوں کی صف کے درمیان پردہ حائل ہونا کوئی اشکال نہیں رکھتا۔

مسئلہ717۔ اگر ڈھلوان زمین پر نماز جماعت قائم کی جائے اور امام اونچائی کی طرف کھڑاہو تو اگر ڈھلوان اس قدر کم ہو کہ ہموار زمین کہلائے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ718۔ اگر مقتدی کی جگہ اونچی ہو اس صورت میں کہ جب اس کی بلندی معمول کے مطابق ہو تو جماعت صحیح ہے مثلاً مسجد کا صحن یا چھت ہو، کئی منزلہ عمارت نہ ہو۔

مسئلہ 719۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ امام کے سجدے کی جگہ اور مقتدی کے سجدے کی جگہ کے درمیان اور اسی طرح پہلی صف والوں کے کھڑا ہونے کی جگہ بعد کی صف والوں کے سجدے کی جگہ کے درمیان ایک لمبے قدم (تقریبا ایک میٹر) سے زیادہ فاصلہ نہ ہو۔

مسئلہ720۔ اگر مقتدی آگے کی طرف سے امام کے ساتھ متصل نہ ہو اور صرف دائیں یا بائیں کھڑے ہونے والے شخص کے ذریعے امام سے متصل ہو تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ721۔ اگر نماز کے دوران امام اور مقتدی یا مقتدی اور اس شخص کے درمیان جس کے ذریعے امام سے متصل ہو، ایک لمبے قدم سے زیادہ فاصلہ واقع ہوجائے تو جماعت کے ساتھ اتصال ختم ہوجائے گااور نماز فرادی ہوجائے گی۔

مسئلہ722۔ اگر جماعت میں ایک نابالغ بچہ اتصال کا ذریعہ بن جائے چنانچہ علم ہو کہ اس کی نماز صحیح ہے تو اقتدا کرکے نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ723۔ اگر پہلی صف میں موجود تمام افراد کی نماز ختم ہوجائے یا سب فرادی کی نیت کریں تو اگر ان کے اور ان سے پہلی صف والوں کے درمیان ایک لمبے قدم سے زیادہ فاصلہ نہ ہو تو جماعت کا اتصال برقرار رہے گا اور جماعت صحیح ہے۔ اگر اس مقدار سے زیادہ فاصلہ ہو تو ان کی نماز فرادی ہوجائے گی مگر اس صورت میں کہ جب جن افراد کی نماز ختم ہوگئی ہے وہ فوراً دوبارہ اقتدا کرلیں۔

مسئلہ724۔ اگر امام کی نماز باطل ہوجائے یا مامومین سے پہلے امام کی نماز ختم ہوجائے مثلاً امام مسافر ہو تو مامومین میں سے کسی کو (جو امام جماعت کی شرائط کا حامل ہو) آگے کرکے اس کی اقتدا میں نماز ختم کرسکتے ہیں۔

اقتدا کے دوران ماموم کے فرائض

مسئلہ725۔ ماموم کے لئے ضروری ہے کہ امام سے پہلے تکبیرہ الاحرام نہ کہے بلکہ احتیاط واجب یہ ہے کہ جب تک امام کی تکبیر ختم نہ ہوجائے ماموم تکبیر نہ کہے۔

مسئلہ726۔ امام کے تکبیر کہنے کے بعد اگر پہلی صف میں موجود افراد نماز کے لئےآمادہ اور تکبیر کہنے کے نزدیک ہوں تو بعد کی صف میں موجود افراد تکبیر کہہ سکتے ہیں۔

مسئلہ727۔ ماموم کے لئے ضروری ہے کہ الحمد اور سورہ کے علاوہ نماز کے تمام اذکار کو خود پڑھے لیکن اگر تیسری یا چوتھی رکعت میں امام کی اقتدا کی ہو تو ضروری ہے کہ الحمد اور سورہ پڑھے۔

مسئلہ728۔ اگر ماموم نماز صبح میں اور نماز مغرب و عشاء کی پہلی اور دوسری رکعت میں امام کے الحمد اور سورہ کو سنے اگرچہ کلمات کو تشخیص نہ دے سکے تو الحمد اور سورہ کو نہیں پڑھنا چاہئے اور اگر الحمد اور سورہ کے بعض کلمات کو سنے تو بھی احتیاط واجب کی بناپر اس کو نہیں پڑھنا چاہئے لیکن اگر امام کی آواز نہ سنے تو الحمد اور سورہ کو آہستہ پڑھنا مستحب ہے اور چنانچہ بھول کر بلند آواز سے پڑھے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ729۔ نماز ظہر اور عصر کی پہلی اور دوسری رکعت میں احتیاط واجب کی بناپر ماموم کو چاہئے کہ الحمد اور سورہ نہ پڑھے اور مستحب ہے کہ اس کے بجائے ذکر پڑھے۔

مسئلہ730۔ اگر امام جماعت کو معین کرنے میں غلطی ہوجائے اور مثلاً علی کے تصور میں اقتدا کرے اور نماز کے بعد علم ہو کہ امام جماعت احمد تھا تو اس صورت میں اگر احمد عادل ہو اور اس نے اقتدا کرتے وقت کسی مخصوص امام جماعت کی قید نہ کی ہو تو جماعت صحیح ہے۔ تاہم اگر اقتدا کو اس بات سے مقید کیا ہو کہ امام جماعت مخصوص شخص (علی) ہو تو اس کی جماعت باطل ہے اور کوئی رکن اضافہ نہ کرنے کی صورت میں اس کی نماز فرادی کی حیثیت سے صحیح ہے۔

مسئلہ731۔ اگر ماموم تکبیرہ الاحرام کے علاوہ جس کا حکم بیان کیا گیا، نماز کے باقی اقوال کو امام سے پہلے یا بعد میں پڑھے تو کوئی اشکال نہیں ہے ۔ تکبیرہ الاحرام کے علاوہ باقی اقوال[1] میں چنانچہ امام کی آواز سنے یا جانتا ہو کہ امام کب پڑھتا ہے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ امام سے پہلے نہ پڑھے۔

مسئلہ732۔ ماموم کے لئے ضروری ہے کہ نماز کے افعال کو امام کے ساتھ یا تھوڑی دیر سے بجالائے اور اگر عمداً امام سے پہلے بجالائے یا اتنی دیر سے بجالائے (کہ امام کی اقتدا شمار نہ کی جائے) تو اس کی نماز فرادی ہوجائے گی۔

مسئلہ733۔ اگر ماموم بھول کر امام جماعت سے پہلے رکوع میں چلا جائے تو ضروری ہے کہ رکوع سے سر اٹھائے اور دوبارہ امام کے ساتھ رکوع میں جائے اور امام کے ساتھ نماز کو ختم کرے اور اس کی نماز جماعت صحیح ہے اور اگر رکوع سے سر نہ اٹھائے تو اس کی نماز فرادی کی حیثیت سے صحیح ہے۔

مسئلہ734۔ اگر سہواً امام سے پہلے رکوع سے سر اٹھالے تاہم امام رکوع میں ہو تو ضروری ہے کہ رکوع میں جائے، اس صورت میں رکن زیادہ ہونے کی وجہ سے نماز باطل نہیں ہوگی لیکن اگر رکوع میں جائے اور رکوع میں پہنچنے سے پہلے امام سر اٹھائے تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ735۔ اگر سہواً امام جماعت سے پہلے سجدے میں چلا جائے تو واجب ہے کہ سجدے سے سر اٹھائے اور امام کے ساتھ سجدے میں جائے اور جماعت کے ساتھ اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ736۔ اگر سہواً امام سے پہلے سجدے سے سر اٹھالے اور علم ہوجائے کہ امام سجدے میں ہے اور مقتدی بھی سجدے میں چلا جائے لیکن امام کے ساتھ سجدے میں نہ پہنچے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر دونوں سجدوں میں ایسا اتفاق ہوجائے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ737۔ اگر سہواً امام سے پہلے رکوع یا سجدے سے سر اٹھالے اور سہواً یا اس خیال سے کہ رکوع یا سجدے میں لوٹ جانے سے امام کے ساتھ شریک نہ ہوسکے گا، رکوع یا سجدے میں نہ جائے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ738۔ اگر امام سہواً اس رکعت میں قنوت پڑھ لے جس میں قنوت نہیں ہے تو ماموم کو چاہئے کہ قنوت نہ پڑھے لیکن امام سے پہلے رکوع میں نہیں جاسکتا ہے بلکہ امام کا قنوت ختم ہونے تک انتظار کرنا چاہئے اور امام کے ساتھ نماز جاری رکھے۔

مسئلہ739۔ اگر امام سہواً اس رکعت میں تشہد پڑھ لے جس میں تشہد نہیں ہوتا تو ماموم کو چاہئے کہ تشہد نہ پڑھے لیکن امام سے پہلے کھڑا نہیں ہوسکتا ہے بلکہ امام کا تشہد ختم ہونے تک انتظار کرنا چاہئے اور اس کے ساتھ نماز کو جاری رکھے۔

[1] ۔ نماز کے اجزاء کی دو اقسام ہیں:
۱۔ اقوال نماز: نماز کے وہ اجزاء جو پڑھے جاتے ہیں جیسے کہ تکبیرۃ الاحرام، حمد، سورہ، ذکر، تشہد اور سلام۔
۲۔ افعال نماز: وہ کام جو دوران نماز انجام دیئے جاتے ہیں جیسے کہ قیام، رکوع، سجدہ اور سجدے کے بعد بیٹھنا۔

پہلی رکعت میں اقتدا کرنا

مسئلہ 740۔ اگر ماموم امام کی پہلی یا دوسری رکعت میں اقتدا کرے تو اس رکعت میں الحمد اور سورہ ساقط ہیں۔

مسئلہ741۔ اگر امام قیام کی حالت میں ہو اور ماموم کو علم نہ ہو کہ امام کس رکعت میں ہے تو اقتدا کرسکتا ہے لیکن ضروری ہے کہ الحمد اور سورہ کو قصد قربت کے ساتھ پڑھے اور اس کی نماز، جماعت کے ساتھ صحیح ہے اگرچہ بعد میں علم ہوجائے کہ امام پہلی یا دوسری رکعت میں تھا۔

مسئلہ742۔ اگر کوئی شخص اس خیال سے کہ امام پہلی یا دوسری رکعت میں ہے، الحمد اور سورہ نہ پڑھے اور رکوع میں جانے کے بعد متوجہ ہو کہ امام تیسری یا چوتھی رکعت میں ہے تو اس کی نماز صحیح ہے تاہم اگر رکوع سے پہلے علم ہوجائے تو ضروری ہے کہ الحمد اور سورہ پڑھے اور اگر وقت نہیں ہو تو صرف الحمد پڑھے اور امام کےساتھ رکوع میں پہنچے۔

مسئلہ743۔ اگر کوئی شخص نماز کے شروع میں یا الحمد یا سورہ پڑھنے کے دوران اقتدا کرے اورامام جماعت اس کے رکوع میں جانے سے پہلے سر اٹھالے تو اس کی نماز جماعت کی حیثیت سے صحیح ہے اور ضروری ہے کہ رکوع میں جائے اور خود کو امام جماعت تک پہنچائے۔

رکوع میں اقتدا کرنا

مسئلہ744۔ اگر کوئی شخص اس وقت اقتدا کرے کہ جب امام رکوع میں ہو تو مندرجہ ذیل صورتیں ممکن ہیں:

1۔ اگ اس وقت رکوع میں پہنچے کہ جب امام رکوع کی حالت میں ہو تو نماز جماعت صحیح ہے اور ایک رکعت شمار ہوگی اگرچہ امام کا ذکر ختم ہوچکا ہو۔
2 ۔ اگر اس وقت رکوع میں پہنچے کہ جب امام رکوع سے کھڑا ہورہا ہو یا کھڑا ہوچکا ہو تو نماز فرادی کی حیثیت سے صحیح ہے اور پہلی رکعت شمار ہوگی اور ضروری ہے کہ نماز کو جاری رکھے۔
3 ۔ اگر رکوع کے برابر جھک جائے اور شک کرے کہ امام کے ساتھ رکوع میں پہنچا یا نہیں تو اس کی نماز فرادی کی حیثیت سے صحیح ہے اور پہلی رکعت شمار ہوگی اور ضروری ہے کہ نماز کو جاری رکھے۔
4۔ اگر امام اس کے رکوع کے برابر جھکنے سے پہلے رکوع سے سر اٹھالے تو اس صورت میں فرادی کی نیت کرسکتا ہے۔

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

دوسری رکعت میں اقتدا کرنا

مسئلہ745۔ اگر ماموم دوسری رکعت میں اقتدا کرے تو تین صورتیں ہوسکتی ہیں:

1 ـ چنانچہ امام کی نماز دو رکعتی ہو تو مستحب ہے کہ قنوت کا ذکر امام کے ساتھ پڑھے اور امام کے تشہد کے وقت کھڑا ہوکر نماز کو فرادی پڑھ سکتا ہے یا کھڑے ہونے کی حالت میں رک جائے (ہاتھوں کی انگلیاں اور پاوں کے پنجے زمین پر رکھے اور گھٹنوں کو تھوڑا اٹھائے) اور جب امام سلام کہے تو کھڑا ہوجائے۔

2 ـ اگر امام کی نماز تین رکعتی ہو تو مستحب ہے کہ امام کے ساتھ قنوت اور تشہد پڑھے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ تشہد پڑھنے کے دوران نیم کھڑے ہونے کی حالت میں رک کر بیٹھ جائے اور تشہد کے بعد امام کے ساتھ کھڑے ہو کر الحمد و سورہ پڑھے اور اگر سورہ پڑھنے کا وقت نہیں تو صرف الحمد پڑھے اور امام کے ساتھ رکوع بجالائے اور دونوں سجدوں کے بعد دوسری رکعت کا تشہد پڑھے اور اس کی نماز بھی تین رکعتی ہے تو امام کے سلام پڑھنے کے دوران کھڑا ہوسکتا ہے اور باقی نماز کو فرادی پڑھ سکتا ہے یا نیم کھڑے ہونے کی حالت میں بیٹھ جائے اور امام کے سلام کہنے کے بعد کھڑا ہوجائے۔

3 ـ اگر امام کی نماز چار رکعتی ہو تو پہلی رکعت میں گذشتہ مسئلے کے مطابق عمل کرے اور دوسری رکعت میں (جوکہ امام کی تیسری رکعت ہے) دونوں سجدوں کے بعد تشہد کی واجب مقدار کو پڑھے اور اس کے بعد کھڑ اہوجائے اور تیسری رکعت بجالائے اور چنانچہ تین دفعہ تسبیحات پڑھنے کا وقت نہ ہو تو ایک دفعہ پڑھے اور خود کو امام کے ساتھ رکوع میں پہنچائے اور باقی نماز کو بیان کئے ہوئے حکم کے مطابق جاری رکھے۔

تیسری یا چوتھی رکعت میں اقتدا کرنا

مسئلہ746۔ اگر تیسری یا چوتھی رکعت میں امام کی اقتدا کرے تو ضروری ہے کہ الحمد اور سورہ پڑھے اور سورہ پڑھنے کا وقت نہیں ہو تو صرف الحمد پڑھے اور خود کو رکوع میں امام کے ساتھ پہنچائے۔

مسئلہ747۔ اگر ماموم کو علم ہو کہ سورہ پڑھنے کی صورت میں امام کے ساتھ رکوع میں نہیں پہنچے گا تو ضروری ہے کہ سورہ نہ پڑھے اور چنانچہ سورہ پڑھ لے اور امام کے ساتھ رکوع میں نہ پہنچ سکے تو اس کی نماز فرادی ہوگی۔

مسئلہ748۔ اگر امام تیسری یا چوتھی رکعت میں ہو اور ماموم کو علم ہو کہ اقتدا کرکے الحمد پڑھنے کی صورت میں رکوع میں اما م کے ساتھ نہیں پہنچے گا تو احتیاط واجب کی بناپر ضروری ہے کہ امام کے رکوع میں جانے تک انتظار کرے اور اس کے بعد اقتدا کرے۔

مسئلہ749۔ اگر کوئی شخص اس وقت جماعت میں شریک ہو کہ جب امام آخری رکعت کا تشہد پڑھنے میں مشغول ہو تو اگر جماعت کا ثواب حاصل کرنا چاہے تو ضروری ہے کہ نیت کر کے تکبیرۃ الاحرام کہے اور بیٹھ کر امام کے ساتھ تشہد پڑھے لیکن سلام نہیں کہنا چاہئے اور امام کے سلام کہنے تک صبر کرے اس کے بعد کھڑا ہوجائے اور نماز کو جاری رکھے یعنی الحمد اور سورہ پڑھے اور اس کو نماز کی پہلی رکعت شمار کرے۔ یہ عمل نماز جماعت کے آخری تشہد کے ساتھ مختص اور ثواب حاصل کرنے کے لئے ہے اور تین رکعتی و چار رکعتی نمازوں کی دوسری رکعت کے تشہد میں یہ عمل انجام نہیں دے سکتا۔

نماز جماعت سے فرادی کی طرف پھرجانا

مسئلہ750۔ انسان نماز جماعت کے درمیان فرادی کی نیت کرسکتا ہے اور نماز کو فرادی کی صورت میں جاری رکھ سکتا ہے یہاں تک کہ اگر نماز کے شروع میں ہی یہی قصد ہو البتہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز کے شروع میں ایسا قصد نہ کرے۔

مسئلہ751۔ اگر امام جماعت کی قرائت کے بعد ماموم فرادی کی نیت کرے تو قرائت پڑھنا لازم نہیں ہے لیکن اگر قرائت کے دوران فرادی کی نیت کرے تو چنانچہ الحمد پڑھنے کے بعد فرادی کی نیت کرے تو الحمد پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے اور الحمد یا سورہ پڑھنے کے دوران فرادی کی نیت کرے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ (شروع کرنے کے قصد کے بجائے) قربت مطلق کے قصد سے ابتدا سے پڑھے۔

مسئلہ752۔ اگرکوئی شخص نماز جماعت کے دوران فرادی کی نیت کرے تو احتیاط واجب کی بنا پر دوبارہ جماعت کی نیت نہیں کرسکتا ہے حتی کہ زیادہ فاصلہ نہ ہوا ہو (تو بھی نہیں کرسکتا) اسی طرح اگر فرادی کی نیت کرنے میں تردد کا شکار ہوجائے تو احتیاط واجب کی بناپر نماز کو بطور فرادی ختم کرے۔

نماز جماعت کے مستحبات و مکروہات

مسئلہ753۔ بہتر ہے کہ امام صف کے درمیان میں آگے کھڑا ہو اور پہلی صف میں صاحبان علم، کمال و تقوی کھڑے ہوں۔

مسئلہ 754۔ مستحب ہے کہ جماعت کی صفیں منظم ہوں اور ایک صف میں موجود افراد کے درمیان فاصلہ نہ ہو اور ان کے کندھے ایک دوسرے کے کندھوں سے ملے ہوئے ہوں۔

مسئلہ755۔ مستحب ہے کہ قد قامت الصلاۃ کہنے کے بعد مامومین کھڑے ہوجائیں۔

مسئلہ756۔ مستحب ہے کہ امام جماعت ضعیف ماموميں کا خیال کرے اور نماز میں جلدی نہ کرے تاکہ ضعیف افراد ساتھ پڑھ سکیں۔

مسئلہ757۔ مستحب ہے کہ امام جماعت جہری نماز کے الحمد اور سورہ اور تمام اذکار کو اس قدر اونچی آواز سے پڑھے کہ دوسرے سن سکیں لیکن غیر معمولی طور پر آواز کو اونچا نہیں کرنا چاہئے۔

مسئلہ758۔ اگر رکوع کے دوران امام کو علم ہوجائے کہ کوئی شخص ابھی ابھی آیا ہے اور اقتدا کرنا چاہتا ہے تو مستحب ہے کہ رکوع کو معمول سے دگنا طول دے اور اس کے بعد کھڑا ہوجائے خواہ اسے معلوم ہوجائے کہ کوئی دوسرا شخص بھی اقتدا کے لئے آیا ہے۔

مسئلہ759۔ اگر جماعت کی صفوں میں جگہ ہو تو ایک صف میں تنہا کھڑا ہونا مکروہ ہے۔

مسئلہ760۔ مقتدی کا نماز کے اذکار کو اس طرح پڑھنا کہ امام سن لے مکروہ ہے۔

نماز جمعہ

نماز جمعہ مسلمانوں کا ہفتہ وار اجتماع ہے جس کا محور اللہ کی یاد اور عبادت ہے۔ امام جمعہ کے خطبوں میں وعظ و تربیت کے ساتھ ساتھ مسائل کی توضیح اور حالات کے بارے میں آگاہی دی جاتی ہے۔ یہ نماز اسلامی حکومت کی خصوصیات میں سے ہے جس میں سیاسی اور حکومتی پہلو بھی ہے۔ اسی طرح یہ نماز امت مسلمہ کی عظمت اور دین کی حاکمیت اور اقتدار کا مظہر ہے۔ اس نماز کی اہمیت پر ایک دلیل قرآن کریم میں جمعہ کے نام سے موجود ایک سورہ ہے جس میں مسلمانوں کو جمعہ کے روز اس نماز کی طرف جلدی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ نماز جمعہ مسلمانوں کے درمیان اتحاد پیدا کرتی ہے اور دشمن کی پروپیگنڈوں کو ناکام بناتی ہے۔ اسی طرح عالم اسلام کے مسائل اور اجتماعی ذمہ داریوں سے آگاہی حاصل کرنے کا وسیلہ ہے۔ نماز جمعہ کا اجتماع ایک طرح کا افرادی قوت اور رضاکاروں کو اکٹھا کرنا ہے اور اس اجتماع میں تسلسل کے ساتھ شرکت امت مسلمہ اور اسلامی نظام کے اہداف اور امنگوں کے ساتھ یکجہتی کی علامت ہے۔

مسئلہ761۔ موجودہ زمانے (زمانہ غیبت امام عجل اللہ فرجہ الشریف) میں نماز جمعہ پڑھنا کہ جو جمعے کے روز نماز ظہر کے جگہ پڑھی جاتی ہے، واجب تخییری[1] ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ آج کے دور میں کہ جب ایران میں اسلامی عادل حکومت قائم ہے حتی الامکان نماز جمعہ کو ترک نہ کیا جائے۔

مسئلہ762۔ نماز جمعہ کو اہمیت نہ دیتے ہوئے اس میں شرکت نہ کرنا شرعی طور پر ناپسند ہے۔

[1] ۔ واجب تخییری سے مراد یہ ہے کہ مکلف کو روز جمعہ کے ظہر کے وقت واجب فریضے کی ادائیگی میں نماز جمعہ یا نماز ظہر پڑھنے کے مابین اختیار حاصل ہے کہ کسی ایک کو واجب کی نیت سے پڑھے۔

نماز جمعہ کی شرائط

مسئلہ763۔ نماز جمعہ کی شرائط مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ جماعت کے ساتھ ہو۔

2۔ کم از کم پانچ افراد ہوں (ایک امام اور چار ماموم)

3۔ نماز جماعت کی تمام شرائط کی رعایت کرنا مثلاً صفوں کا متصل ہونا۔

4۔ دو نماز جمعہ کے درمیان کم از کم ایک فرسخ[1] فاصلہ ہو۔

مسئلہ764۔ جس مسافر کی نماز قصر ہو وہ نماز جمعہ میں شرکت کرسکتا ہے اور نماز ظہر کے بجائے نماز جمعہ پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ765۔ دو نماز جمعہ کے درمیان فاصلے کا میزان نماز جمعہ ہونے والی جگہ ہے، وہ شہر نہیں کہ جس میں نماز جمعہ برپا ہوتی ہے۔

مسئلہ766۔ اگر ایک فرسخ سے کم کے فاصلے میں دو نماز جمعہ ہوجائیں تو جو نماز پہلے شروع ہوئی ہے وہ صحیح اور دوسری باطل ہے اور اگر دونوں ایک ساتھ شروع ہوئی ہوں تو دونوں باطل ہیں۔

---

[1] ۔ ایک فرسخ تقریباً 5125 میٹر (5/125 کلو میٹر) ہوتا ہے۔

امام جمعہ کی شرائط

مسئلہ767۔ امام جماعت کے لئے معتبر تمام شرائط جیسے کہ عدالت، امام جمعہ میں بھی ضروری ہیں۔

مسئلہ768۔ اگر امام جمعہ کی اقتدا کے دوران اس کی عدالت پر اطمینان تھا اور نماز کے بعد اس کی عدالت میں شک کرے یا عدم عدالت کا یقین ہوجائے تو جن نمازوں میں اقتدا کی ہے صحیح ہیں۔

مسئلہ769۔ اگر کسی شخص کو نماز جمعہ کی امامت کے لئے متعین کرنا اس کی عدالت پر ماموم کے اطمینان اور وثوق کا باعث ہو تو اس کی اقتدا صحیح ہونے کے لئے کافی ہے۔

نماز جمعہ کا وقت

مسئلہ770۔ نماز جمعہ کا وقت ابتدائے زوال آفتاب (اول ظہر) سے شروع ہوتا ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز ظہر کے عرفی وقت کے اوائل سے زیادہ تاخیر نہ ہو۔

مسئلہ771۔ امام جمعہ نماز جمعہ کے خطبوں کو ظہر سے پہلے پڑھ سکتا ہے۔

نماز جمعہ کی کیفیت

مسئلہ772۔ نماز جمعہ دو رکعت ہے اور دو خطبے ہیں جو نماز سے پہلے امام جمعہ کی جانب سے بیان کئے جاتے ہیں۔

مسئلہ773۔ احتیاط کی بنا پر نماز جمعہ کی قرائت کو بلند آواز سے پڑھا جائے اور مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورہ منافقون کی قرائت کی جائے اور اسی طرح دو قنوت (پہلی رکعت میں رکوع سے پہلے اور دوسری رکعت میں رکوع کے بعد) مستحب ہیں۔

امام جمعہ کے فرائض

مسئلہ774۔ واجب ہے کہ خطبوں کو امام جمعہ کھڑے ہوکر بیان کرے (کوئی دوسرا فرد نہیں) اور اگر کھڑے ہوکر نہیں بیان کرسکتا توضروری ہے نماز جمعہ اور خطبے کوئی دوسرا شخص پڑھے۔

مسئلہ775۔ واجب ہے کہ پہلے خطبے کے بعد اور دوسرے خطبے سے پہلے امام جمعہ تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ جائے۔

مسئلہ776۔ جمعہ کے خطیب کے لئے جائز نہیں ہے کہ خطبوں کو آہستہ پڑھے بلکہ احتیاط واجب کی بنا پر اتنی بلند آواز سے پڑھنا چاہئے کہ نماز جمعہ کے لئے ضروری افراد کی تعداد (چار افراد) اس کو سن لے بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ وعظ اور تقوی کی نصیحت کے دوران اپنی آواز کو حاضرین تک پہنچائے خواہ لاوڈسپیکر کے ذریعے ہی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ777۔ پہلے خطبے میں واجب ہے کہ خطیب اللہ کی حمد و ثناء کے بعد پیغمبراکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجے اور لوگوں کو تقوی کی نصیحت کرے اور قرآن کریم کا ایک مختصرسورہ پڑھے۔ دوسرے خطبے میں بھی حمد و ثناء الہی کے بعد پیغمبراکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ دوسرے خطبے میں بھی لوگوں کو تقوی کی نصیحت کرے اور قرآن کا مختصر سورہ پڑھے اور احتیاط مستحب ہے کہ دوسرے خطبے میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد ائمہ معصومین علیہم السلام پر بھی درود بھیجے اور مومنین کے لئے مغفرت طلب کرے۔

نماز جمعہ پڑھنے والوں کے فرائض

مسئلہ778۔ احتیاط کی بناپر نماز پڑھنے والوں کو چاہئے کہ امام کے خطبوں کو سنیں اور خاموش رہیں اور باتیں کرنے سے پرہیز کریں۔

مسئلہ779۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ ماموین خطبے کے دوران امام کی طرف رخ کرکے بیٹھیں اور نماز میں مجاز حد سے زیادہ قبلے سے رخ نہ پھیریں۔

مسئلہ780۔ اگر ماموم خطبوں کا کوئی بھی حصہ نہ سن سکے بلکہ صرف نماز کے دوران پہنچے اور امام جمعہ کی اقتدا کرے تو اس کی نماز صحیح ہے اور نماز ظہر کے بدلے کافی ہے یہاں تک کہ اگر نماز جمعہ کی آخری رکعت کے رکوع سے چند لمحے پہلے پہنچے تو بھی نماز جمعہ کی نیت سے اقتدا کرسکتا ہے اور اپنی دوسری رکعت کو نماز جمعہ کی دوسری رکعت کی طرح بجالائے اور یہ نماز، نماز ظہر کے بدلے کافی ہے۔

نماز جمعہ کے متفرق مسائل

مسئلہ781۔ نماز جمعہ اسلامی شعائرمیں سے ہے اور مسلمانوں کے اتحاد کا مظہر ہے اور ہر وہ کام انجام دینا جو مومنین کے درمیان اختلافات اور ان کی صفوں میں رخنے کا باعث بنے جائز نہیں ہے۔

مسئلہ782۔ جمعہ کے دن نماز عصر میں امام جمعہ کے علاوہ کسی دوسرے کی اقتدا کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ783۔ جس شخص نے نماز جمعہ میں شرکت نہ کی ہو، نماز ظہر کو اول وقت میں پڑھ سکتا ہے اور نماز جمعہ ختم ہونے تک انتظار کرنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ784۔ جس جگہ نماز جمعہ ہورہی ہے، نماز جمعہ پڑھنے کے دوران اس کے نزدیک نماز ظہر کی جماعت قائم کرنا بذات خود کوئی اشکال نہیں رکھتا ہے تاہم اس بات کے پیش نظر کہ یہ کام مومنین کے درمیان اختلافات کا باعث یا نماز جمعہ سے بے اعتنائی یا امام جمعہ کی توہین شمار ہوسکتا ہے، مناسب یہ ہے کہ ایسی نماز جماعت قائم نہ ہو بلکہ مفسدہ اور حرام کا باعث بننے کی صورت میں واجب ہے کہ ایسی جماعت قائم کرنے سے اجتناب کیا جائے۔

روزہ

آسمانی ادیان میں روزہ خودسازی کے اہم ترین اعمال میں سے ہے۔ گذشتہ امتوں پر بھی روزہ واجب تھا۔ روزے کے بے شمار فوائد ہیں جن میں سے باطنی و معنوی پاکیزگی، بھوک اور پیاس کا احساس، محرومین کے ساتھ اظہار ہمدردی، نفسانی خواہشات کے مقابلے میں استقامت اور ارادے کی تقویت اور قیامت کی بھوک اور پیاس کی یاد قابل ذکر ہیں۔ انسانی بدن کے نظام ہضم کو منظم کرنے اور سالم رکھنے میں روزے کے اثرات تجربے سے ثابت ہوئے ہیں۔ حدیث نبوی میں آیا ہے: "صوموا تصِحّوا" یہ حدیث اسی تاثیر کی طرف اشارہ ہے علاوہ ازیں اللہ تعالی روزہ داروں کو عظیم اجر عطا کرتا ہے۔

مزید برآں جنسی خواہشات پر کنٹرول کرنے اسی طرح مشکل حالات کو تحمل کرنے اور غذائی پابندی کو برداشت کرنےمیں روزے کا کردار واضح ہے۔ ماہ رمضان میں انجام پانے والی اس عبادت کی برکتوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس میں قوی ارادے اور خودساختہ انسان کی بہترین تربیت ہوتی ہے۔ اولیائے الہی ماہ رمضان کے واجب روزوں کے علاوہ کثرت سے مستحب روزے رکھتے تھے اور اس کو اللہ تعالی سے قربت کا باعث قرار دیتے تھے۔

مسئلہ785۔ دین مقدس اسلام میں روزہ یہ ہے کہ انسان اللہ کا حکم بجالانے کی نیت سے صبح صادق[1] سے مغرب تک مبطلات روزہ جن کی تفصیل بعد آئے گی، سے پرہیز کرے۔

---

[1] ۔ فجر صادق، فجر کاذب کے مقابلے میں ہے۔ فجر کاذب وہ نور ہے جو فجر صادق کے طلوع سے تھوڑا پہلے آسمان پر نمودار ہوتا ہے اور افق پر پھیلنے کے بجائے عمودی طور پر اوپر کی جانب اٹھتا ہے۔ فجر صادق اس وقت کو کہتے ہیں کہ جب افق کی سطح سے جڑا ہوا سفید نور دھیمی روشنی کے ساتھ طلوع ہو کر افق پر پھیلنا شروع کردے اور لمحہ بہ لمحہ اس کی روشنی میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ چونکہ فجر صادق دھیما اور ضعیف ہوتا ہے اس لئے اس کا مشاہدہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ مشرقی افق مکمل طور پر کھلا ہوا اور تاریک ہو۔ یہی وجہ ہے کہ شہروں کے اندر اس کا مشاہدہ کرنا انتہائی مشکل ہے۔ لہذا یہ دیکھتے ہوئے کہ مشخص اور دقیق طور پر فجر صادق کو تشخیص دینا سخت ہے، احتیاط کا خیال رکھنے کے لئے روزے میں اذان صبح کے شروع ہوتے ہی کھانا پینا بند کردینا چاہئے جبکہ نماز کے سلسلے میں اذان صبح شروع ہونے کے تقریبا دس منٹ کے بعد نماز ادا کی جائے۔

روزہ واجب ہونے اور صحیح ہونے کی شرائط

مسئلہ786۔ روزہ واجب ہونے کی شرائط مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ بالغ ہو ؛ 2۔ عاقل ہو ؛ 3۔ قدرت رکھتا ہو ؛ 4۔ بے ہوش نہ ہو ؛ 5۔ مسافر نہ ہو ؛ 6۔ عورت حیض اور نفاس کی حالت میں نہ ہو ؛ 7۔ روزہ نقصان دہ نہ ہو ؛ 8۔ روزہ رکھنا حرج اور مشقت کا باعث نہ ہو۔

مسئلہ787۔ روزہ ان لوگوں پر واجب ہے جن میں مندرجہ بالا شرائط موجود ہوں ۔ بنابرایں نابالغ بچہ، دیوانہ، بے ہوش، وہ شخص جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا ، مسافر، وہ عورت جو حیض اور نفاس کی حالت میں ہو اور اس شخص پر جس کے لئے روزہ مضر یا حرج (زیادہ مشقت) کا باعث ہو روزہ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ788۔ اگر بچہ اذان صبح سے پہلے بالغ ہوجائے تو ضروری ہے کہ روزہ رکھے لیکن اگر اذان کے بعد بالغ ہو تو اس دن کا روزہ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ789۔ وہ بچی جو حال ہی میں بالغ ہوئی ہو[1] واجب ہے کہ روزہ رکھے اور صرف دشواری اور جسمانی کمزوری کی وجہ سے روزے کو ترک کرنا جائز نہیں ہے مگر اس صورت میں کہ جب روزہ اس کے لئے مضر ہو یا اس کو تحمل کرنا زیادہ مشقت کا باعث ہو (تو واجب نہیں ہے) ۔

مسئلہ790۔ حیض یا نفاس کی حالت میں عورت کا روزہ صحیح نہیں ہے یہاں تک کہ حیض یا وضع حمل مغرب سے کچھ ہی لمحے پہلے ہوا ہو ۔ اسی طرح اگر طلوع فجر کے کچھ ہی لمحے بعد پاک ہوجائے (توبھی روزہ صحیح نہیں ہے) ۔

مسئلہ791۔ اگر کوئی جانتا ہو کہ روزہ اس کے لئے مضر ہے یا مضر ہونے کا معقول احتمال دے (یعنی ضرر کا خوف ہو) تو روزہ واجب نہیں ہے بلکہ بعض صورتوں میں حرام ہے خواہ یہ یقین اور خوف ذاتی تجربے پر مبنی ہو یا قابل اعتماد اور امین ڈاکٹر کے کہنے سے حاصل ہوا ہو یا دیگر معقول طریقوں سے حاصل ہوا ہو اور اگر روزہ رکھے تو صحیح نہیں ہے مگر یہ کہ قصد قربت سے رکھا ہو اور بعد میں علم ہوجائے کہ مضر نہیں تھا۔

مسئلہ792۔ اگر کوئی شخص یہ خیال کرتا ہو کہ روزہ اس کے لئے مضر نہیں ہے چنانچہ روزہ رکھے اور مغرب کے بعد علم ہوجائے کہ روزہ مضر تھا تو اس کا روزہ باطل ہے اور ضروری ہے اس کی قضا بجالائے۔

مسئلہ793۔ بیماری پیدا ہونے یا اس کی شدت میں اضافے میں روزے کی تاثیر اور روزے پر قدرت نہ رکھنے یا روزہ مضر ہونے کی تشخیص مکلف کی ذمہ داری ہے۔ لہذا اگر ڈاکٹر کہے کہ روزہ مضر ہے لیکن اس کے کہنے پر اطمینا ن یا ضرر کا خوف حاصل نہ ہویا مکلف کا ذاتی تجربہ ہو کہ روزہ مضر نہیں ہے تو روزہ رکھنا ضروری ہے ۔ اسی طرح اگر ڈاکٹر کہے کہ روزہ مضر نہیں ہے لیکن مکلف جانتا ہو کہ اس کے لئے روزہ مضر ہے یا معقول ضرر کا خوف ہو تو روزہ حرام ہے اور نہیں رکھنا چاہئے۔

مسئلہ794۔ اگر بیمار شخص ماہ رمضان کے دن میں ٹھیک ہوجائے تو اس دن نیت کرکے روزہ رکھنا واجب نہیں، لیکن اگر ظہر سے پہلے ٹھیک ہوجائے اور روزے کو باطل کرنے والا کوئی انجام نہ دیا ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ نیت کرکے روزہ رکھے اور ماہ رمضا ن کے بعد ضروری ہے اس کی قضا بجالائے۔

مسئلہ795۔ مستحب روزہ صحیح ہونے کے لئے لازم ہے کہ ماہ رمضان کے روزے کی قضا اور احتیاط واجب کی بناپر کوئی دوسرا واجب روزہ اس کے ذمے نہ ہو۔

مسئلہ796۔ اگر کسی شخص پر روزے کی قضا واجب ہو اور نہ جانتا ہو کہ قضا روزہ واجب ہونے کی صورت میں مستحب روزہ صحیح نہیں ہے چنانچہ مستحب کی نیت سے روزہ رکھ لے تو اس کا روزہ باطل ہے اور قضا روزہ بھی شمار نہیں ہوگا۔

مسئلہ797۔ اگر کوئی شخص نہ جانتا ہو کہ اس کے ذمے قضا روزہ ہے یا نہیں چنانچہ اپنے اوپر عائد وظیفے یا مافی الذمہ (بشمول قضا اور مستحب) کی نیت سے روزہ رکھ لے اور اگر اس کے ذمے قضا روزہ ہو تو قضا روزہ شمار ہوگا۔

مسئلہ798۔ اگر کسی شخص پر ماہ رمضان کے روزے کی قضا واجب ہو چنانچہ بھول جائے اور مستحب روزہ رکھ لے اور دن میں یاد آجائے تو مستحب روزہ باطل ہے، البتہ اگر ظہر سے پہلے یاد آئے تو ماہ رمضان کے قضا روزے کی نیت کرسکتا ہے تاہم اگر ظہر کے بعد یاد آئے تو قضا روزے کی نیت کرنا بھی صحیح نہیں ہے۔

[1] ۔ لڑکیوں میں بلوغت کی عمر نظر مشہور کی بنا پر قمری 9 سال کا مکمل ہونا ہے (جو شمسی اور عیسوی اعتبار سے 8 سال، 8 مہینے اور23 دن کے برابر ہے) ۔

واجبات روزہ

مسئلہ799۔ روزے میں مندرجہ ذیل امور کی رعایت کرنا ضروری ہے:

1۔ نیت

2۔ مبطلات روزہ سے پرہیز

1۔ نیت

مسئلہ800۔ دیگر عبادتوں کی طرح روزہ بھی نیت کے ساتھ ہونا چاہئے یعنی اللہ تعالی کی فرماں برداری کے لئے کھانے، پینے اور دیگر روزہ کو باطل کرنے والی چیزوں سے اجتناب کرے۔ البتہ صرف ارادہ اور اس طرح کا عزم رکھتا ہو تو بھی کافی ہے اورزبان پر لانا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ801۔ ماہ رمضان کے روزے میں اس کی نوعیت کو معین کرنا لازم نہیں ہے بلکہ روزے کی نیت کرلینا ہی کافی ہے لیکن ماہ رمضان کے علاوہ دوسرے روزے میں اس کی نوعیت معین کرنا لازمی ہے، اگرچہ اجمالی طور پرہی کیوں نہ ہو مثلاً اگر کسی پر صرف روزے کی قضا واجب ہو تو ضروری ہے کہ معین کرکے قضا روزے کی نیت کرے یا اجمالی طور پر (یعنی مافی الذمہ) اپنی ذمے واجب روزے کی نیت کرے اوراگر اس کے ذمے کئی قسم کے روزے ہوں مثلاً قضا اور نذر کے روزے تو معین کرنا ضروری ہے کہ ان میں سے کون سا روزہ رکھ رہا ہے۔

مسئلہ802۔ اگر مکلف کو علم ہو کہ اس کے ذمے کوئی روزہ ہے لیکن اس کی نوعیت معلوم نہ ہو تو مافی الذمہ کی نیت کرسکتا ہے۔

مسئلہ803۔ جس دن کے بارے میں انسان کوعلم نہ ہو کہ ماہ شعبان کی آخری تاریخ ہے یا ماہ رمضان کی پہلی تاریخ (اس کو یوم الشک بھی کہتے ہیں) [1] تو اس دن روزہ رکھنا واجب نہیں ہے اور اگر اس دن روزہ رکھنا چاہے تو رمضان کے روزے کی نیت نہیں کرسکتا بلکہ شعبان کے آخری دن کے مستحب یا قضا روزے وغیرہ کی نیت کرسکتا ہے اور اگر بعد میں علم ہوجائے کہ ماہ رمضان تھا تو رمضان کا روزہ شمار ہوگا اور اس دن کی قضا لازم نہیں ہے اور اگر دن میں معلوم ہوجائے کہ ماہ رمضان ہے تو اسی وقت رمضان کے روزے کی نیت کرنا ضروری ہے۔

[1] ۔ جب کبھی بھی قمری مہینے کے انتیسویں دن کے غروب کے وقت موسم کے ابرآلود ہونے یا کسی اور وجہ سے چاند نظر نہ آئے یا رویت ہلال کے متعلق اختلاف ہوجائے تو وہ دن یوم الشک کہلاتا ہے۔ لہذا شک اگر ماہ شعبان کے آخری دن اور ماہ رمضان کی پہلی تاریخ کے مابین ہو تو شعبان کا آخری دن شمار ہوگا اور مستحب یا قضا روزے کی نیت سے اس دن کا روزہ رکھنا جائز ہے، تاہم ماہ رمضان کے روزے کی نیت سے روزہ رکھنا حرام ہے۔ لیکن اگر ماہ رمضان کے آخری دن اور ماہ شوال کی پہلی تاریخ کے مابین شک ہو تو ماہ رمضان کا آخری دن شمار ہوگا اور اس دن کا روزہ واجب ہے۔

ماہ رمضان کے روزے کی نیت

مسئلہ804۔ چونکہ روزے کا آغاز اول صبح سے ہوتا ہے لہذا ضروری ہے کہ اس کی نیت کرنے میں بھی اس سے تاخیر نہ کرے اور بہتر ہے کہ طلوع فجر سے پہلے روزے کی نیت کرے۔

مسئلہ805۔ انسان ہر رات میں اگلے دن کے روزے کی نیت کرسکتا ہے تاہم بہتر ہے کہ مہینے کی پہلی رات کو پورے مہینے کے روزوں کی نیت کرلے اور ہر رات اپنی نیت کی تجدید کرے۔

مسئلہ806۔ اگرکوئی شخص رات کے ابتدائی حصے میں اگلےدن کے روزے کی نیت کرلے اور اس کے بعد سوجائے اور اذان صبح کے بعد تک بیدار نہ ہو یا کسی کام میں مشغول ہوجائے اور صبح ہونے کے بعد اس جانب متوجہ ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ807۔ انسان ماہ رمضان میں کسی دوسرے روزے کی نیت نہیں کرسکتا البتہ اگر مسافر نے کہ جو ماہ رمضان کا روزہ نہیں رکھ سکتا، نذر کی ہو کہ سفر میں مستحب روزہ رکھے گا تو اس صورت میں ماہ رمضان میں اس کے لئے نذر کا روزہ صحیح ہے۔[1]

مسئلہ808۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں طلوع فجر تک جان بوجھ کر روزے کی نیت نہ کرے اگرچہ دن میں روزے کی نیت کرلے تو اس کا روزہ صحیح نہیں ہے، البتہ ضروری ہے کہ مغرب تک روزے کو باطل کرنے والی چیزوں سے اجتناب کرے اور ماہ رمضان کے بعد اس دن کے روزے کی قضا بجالائے۔

مسئلہ809۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں بھول کر یا لاعلمی کی وجہ سے روزے کی نیت نہ کرے اور دن میں اس جانب متوجہ ہوجائے چنانچہ روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام دیا ہو تو روزے کی نیت نہیں کرسکتا خواہ ظہر سے پہلے متوجہ ہو یا بعد میں، تاہم اگر روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دیا ہو تو اس صورت میں کہ جب ظہر کے بعد متوجہ ہو تو روزے کی نیت صحیح نہیں ہے اور دونوں صورتوں میں مغرب تک روزے کو باطل کرنے والی چیزوں سے پرہیز کرنا ضروری ہے اور اگر ظہر سے پہلے متوجہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ روزے کی نیت کرے اور بعد میں اس دن کے روزے کی قضا بھی بجالائے۔

---

[1] ۔ البتہ ماہ رمضان میں نذر کا روزہ، ماہ رمضان کا روزہ شمار نہیں ہوگا اور ضروری ہے کہ بعد میں اس کی قضا رکھی جائے۔

رمضان کے علاوہ کسی دوسرے روزے کی نیت کرنا

مسئلہ810۔ اگر انسان پر ماہ رمضان کے علاوہ کوئی اور معین روزہ واجب ہو مثلاً نذر کی ہو کہ کسی مخصوص دن روزہ رکھے گا چنانچہ عمداً طلوع فجر تک نیت نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے لیکن اگر بھول جائے اور ظہر سے پہلے یاد آجائے تو روزے کی نیت کرسکتا ہے۔

مسئلہ811۔ اگر غیر معین واجب روزہ مثلاً کفارے کا روزہ یا قضا روزے کے لئے (عمداً یا سہواً) ظہر سے پہلے تک نیت نہ کرے چنانچہ اس وقت تک روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دیا ہو تو روزے کی نیت کرسکتا ہے اور اس کا روزہ صحیح ہے لیکن ظہر کے بعد روزے کی نیت کرنا صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ812۔ انسان جب چاہے مستحب روزے کی نیت کرسکتا ہے بشرطیکہ اس وقت تک روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دیا ہو۔

نیت پر باقی رہنا

مسئلہ813۔ معین واجب روزے مثلاً ماہ رمضان یا معین نذر کے روزے میں طلوع فجر سے مغرب تک نیت برقرار رہنا واجب ہے۔ بنابرایں اگر دن میں نیت سے پھر جائے اور روزے کو جاری رکھنے کا قصد نہ رکھتا ہو تو روزہ باطل ہے اور دوبارہ روزے کو جاری رکھنے کی نیت کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے البتہ ضروری ہے کہ مغرب کی اذان تک مبطلات روزہ سے اجتناب کرے۔

مسئلہ814۔ اگر معین واجب روزے کے دوران دن میں روزہ جاری رکھنے یا نہ رکھنے میں تردد کا شکار ہوجائے یا روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام دینے کا ارادہ کرے لیکن انجام نہ دے تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ روزے کو پورا کرے اور بعد میں اس کی قضا بجالائے۔

مسئلہ815۔ اگر مستحب یا غیر معین واجب روزے میں (جس کا واجب ہونا کسی خاص دن سے مخصوص نہ ہو) روزہ توڑنے کا ارادہ کرے یا تردد کا شکار ہوجائے تو چنانچہ مبطلات روزہ کو انجام نہ دیا ہو تو ظہر سے پہلے غیرمعین واجب روزے کی نیت اور غروب سے پہلے مستحب روزے کی نیت کرسکتا ہے۔

2۔ مبطلات روزہ سے پرہیز کرنا

مسئلہ816۔ نو چیزیں روزے کو باطل کردیتی ہیں:

1۔ کھانا اور پینا

2۔ جماع کرنا

3۔ ایسا کام جو منی خارج ہونے کا باعث ہو (استمناء)

4۔ جنابت، حیض یا نفاس کی حالت میں اذان صبح تک باقی رہنا

5۔ مائع اور سیال چیزوں سے حقنہ (انیما) کرنا

6۔ قے کرنا

7۔ خدا، پیغمبر اور ائمہ علیہم السلام سے کوئی جھوٹی بات منسوب کرنا (احتیاط واجب کی بناپر)

8۔ غلیظ غبار حلق تک پہنچانا (احتیاط واجب کی بنا پر)

9۔ پورے سر کو پانی میں ڈبونا (احتیاط واجب کی بناپر)

1۔ کھانا اور پینا

مسئلہ817۔ اگر روزہ دار عمداً اور آگاہانہ کوئی چیز کھائے یا پیئے تو اس کا روزہ باطل ہوجاتاہے خواہ وہ چیز ایسی ہو جسے عموما کھایا پیا جاتا ہو یا ایسی ہو جسے کھایا پیا نہ جاتا ہو مثلاً کاغذ اور کپڑا وغیرہ ، خواہ زیادہ ہو یا کم ہو مثلاً پانی کے چھوٹے قطرے یا روٹی کا چھوٹا ٹکڑا۔

مسئلہ818۔ اگر روزہ دار بھولے سے کوئی چیز کھالے یا پی لے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوتا ،خواہ واجب روزہ ہو یامستحب۔

مسئلہ819۔ اگر روزہ دار دانتوں کے ریشوں میں پھنسی ہوئی غذا جان بوجھ کر نگل لے تو اس کا روزہ باطل ہوجاتا ہے لیکن اگر ریشوں میں غذا ہونے کا علم نہ ہو یا نگلنا عمداً اور توجہ کے ساتھ نہ ہو تو روزہ باطل نہیں ہوتا ۔

مسئلہ820۔ منہ کا پانی نگلنے سے روزہ باطل نہیں ہوتا ۔

مسئلہ821۔ سر اور سینے کا بلغم وغیرہ جب تک منہ کے اندر والے حصے تک نہ پہنچےاسے نگلنے سے روزہ باطل نہیں ہوتا لیکن اگر منہ میں آجائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے نہ نگلے۔

مسئلہ822۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ روزہ دار طاقت والے انجکشن اور رگوں میں لگائے جانے والے انجکشن اور ہر قسم کے ڈرپ سے پرہیز کرے لیکن گوشت (پٹھوں) میں لگائے جانے والا انجکشن جو طاقت والے نہ ہو مثلاً اینٹی بایوٹیک یا درد کو ختم کرنے والا (پین کلر) یا بے حس کرنے والا انجکشن اور نیز زخموں اور جراحت پر لگائی جانے والی دوائیاں استعمال کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ823۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ روزہ دار ہر اقسام کی تمباکو نوشی اور نشہ آور چیزوں سے کہ جو ناک کے ذریعے یا زبان کے نیچے رکھ کر جذب ہوتی ہیں، پرہیز کرے۔

مسئلہ824۔ اگر بیماری کا علاج کرنے کے لئے ضروری ہو تو دوائی وغیرہ کھانے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن روزہ باطل ہو جائے گا اور اس کی قضا بجالانا ضروری ہے۔

مسئلہ825۔ اگر کوئی شخص زبان کے نیچے دوائی رکھے اور اس سے مخلوط پانی کو منہ سے باہر تھوک دے تو روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ826۔ اگر کوئی شخص غذا کھانے کے دوران متوجہ ہوجائے کہ صبح ہوچکی ہے تو ضروری ہے لقمے کو منہ سے باہر نکالے اور اگر جان بوجھ کر اسے نگل لے تو اس کا روزہ باطل ہوجائے گا۔

مسئلہ827۔ منہ سے خون آنے کی صورت میں روزہ باطل نہیں ہوتا لیکن واجب ہے کہ اس کو حلق میں پہنچنے سے روکا جائے۔

مسئلہ828۔ مسوڑوں اور دانتوں سے نکلنے والا خون اگر منہ کے پانی میں مل کر بالکل ختم ہوجائے تو اس پر پاک ہونے کا حکم لگے گا اور اسے نگلنے سے روزہ باطل نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگر منہ میں خون ہونے کے بارے میں شک ہوجائے تو منہ کا پانی نگلنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اور روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ829۔ بچے کے لئے غذا کو چبانا اور غذا کو چکھنا وغیرہ جس سے عموماً غذا حلق تک نہیں پہنچتی ، روزے کو باطل نہیں کرتا ، خواہ وہ اتفاقاً اور بے اختیار حلق تک پہنچ جائے لیکن اگر انسان شروع سے ہی جانتا ہو کہ حلق تک پہنچ جائے گی اور حلق میں چلی جائے تو روزہ باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ830۔ انسان کمزوری کی وجہ سے روزہ نہیں توڑ کرسکتا ہے لیکن اگر کمزوری اس حد تک ہو کہ عموماً برداشت نہ ہوسکے تو روزے کو توڑ سکتا ہے اور کے بعد اس کی قضا بجالائے۔

2۔ جماع کرنا

مسئلہ831۔ جماع کرنے سے روزہ باطل ہوجاتا ہے اگرچہ منی خارج نہ ہو۔

مسئلہ832۔ اگر کوئی شخص بھول جائے کہ روزے سے ہے اور جماع کرلے تو روزہ باطل نہیں ہوتا لیکن جب بھی یاد آئے ضروری ہے کہ فوراً جماع کو ترک کرے ورنہ روزہ باطل ہوجائےگا۔

3۔ استمناء (اپنے ہاتھوں سے منی خارج کرنا)

مسئلہ833۔ اگر روزہ دار عمداً ایسا کام کرے جس سے منی خارج ہوجائے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ834۔ اگر منی خارج کرنے کی نیت سے کوئی کام کرے تو منی خارج نہ ہونے کی صورت میں احتیاط کی بناپر روزے کو پورا کرے اور بعد میں اس کی قضا بھی بجالائے ۔

مسئلہ835۔ اگر روزہ دار سے نیند میں یا بیداری کی حالت میں بے اختیار منی خارج ہوجائے تو روزہ باطل نہیں ہوتا ۔

مسئلہ836۔دن میں احتلام ہونا (دن کے دوران نیند کی حالت میں منی نکلنا) روزے کو باطل نہیں کرتا اور اگر روزہ دار کو علم ہو کہ سونے کی صورت میں احتلام ہوجائے گا تو سوسکتا ہے۔

مسئلہ837۔ اگر روزہ دار منی خارج ہونے کی حالت میں نیند سے بیدار ہوجائے تو اس کو روکنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ838۔ اگر روزہ دار ماہ رمضان یا دوسرے ایام میں کہ جب اس نے روزہ رکھا ہوا ہو، دن کے دوران نیندکی حالت میں مجنب ہوجائے تو بیدار ہونے کے بعد فوراً غسل کرنا واجب نہیں ہے۔

4۔ اذان صبح تک جنابت، حیض اور نفاس کی حالت میں باقی رہنا

839۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان کی رات میں جنب ہوجائے تو ضروری ہے کہ اذان صبح (طلوع فجر) سے پہلے غسل کرے اور اگر عمداًاس وقت تک غسل نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہوگا، البتہ مغرب تک روزے کو باطل کرنے والے کاموں سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ840۔ اگر ماہ رمضان کی رات میں جنب ہوجائے اور بغیر عمد کے صبح تک غسل نہ کرے مثلاً نیند کی حالت میں جنب ہوجائے اور اذان کے بعد تک سوتا رہے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ841۔ اگر کوئی شخص روزے کی قضا رکھنا چاہے اور طلوع فجر تک عمداً غسل جنابت نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے اور اگر سہواً غسل نہ کرے تو احتیاط کی بناپر روزہ باطل ہے۔

مسئلہ842۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان کی رات میں جنب ہوجائے اور جانتا ہوکہ سونے کی صورت میں اذان صبح سے پہلے بیدار ہو جائےگا چنانچہ بیدار ہونے کے بعد غسل کرنے کا ارادہ نہ ہو یا تردد کا شکار ہو اور سوجائے اور پھر بیدار نہ ہوسکے تو اس کا روزہ باطل ہے۔

مسئلہ843۔ اگر کوئی شخص بیداری میں جنب ہوجائے یا نیند میں جنب ہونے کے بعد بیدار ہوجائے اور جانتا ہو کہ دوبارہ سوجائے تو صبح کی اذان سے پہلے غسل کے لئے بیدار نہیں ہوسکے گا تو غسل کرنے سے پہلے سونا جائز نہیں ہے اور اگر سوجائے اور اذان سے پہلے غسل نہ کرے تو روزہ باطل ہے لیکن اگر یہ احتمال دیتا ہو کہ صبح کی اذان سے پہلے غسل کرنےکے لئے بیدار ہوجائے گا اور غسل کرنے کا ارادہ بھی رکھتا ہو لیکن بیدار نہ ہوسکے تو اس کا روزہ صحیح ہے اور اگر بیدار ہونے کے بعد دوبارہ سوجائے اور صبح تک بیدار نہ ہوسکے تو اس دن کی قضا رکھنا ضروری ہے۔

مسئلہ844۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں غسل جنابت کرنا بھول جائے اور جنابت کی حالت میں صبح کرے تو اس دن کا روزہ صحیح ہے لیکن اگر یہ فراموشی کئی روز تک طول پکڑلے تو فراموشی کے ایام کے روزوں کی قضا کرنا ضروری ہے ، البتہ نمازیں ہرصورت میں باطل ہیں۔

مسئلہ845۔ اکر کسی شخص کو شک ہو کہ جنابت پر باقی رہنے سے روزہ باطل ہوتا ہے یا نہیں اور جنابت کی حالت میں روزہ رکھے تو احتیاط واجب کی بناپر اس کا روزہ باطل ہے [1] اور ضروری ہے کہ قضا بھی بجالائے لیکن اگر یقین ہو کہ جنابت پر باقی رہنے سے روزہ باطل نہیں ہوتا ہے اور اس بناپر روزہ رکھے تو اس کا روزہ صحیح ہے اگرچہ روزے کی قضا کرنے میں احتیاط کی رعایت کرنا اچھا ہے۔

مسئلہ846۔ اگر کسی شخص کا فریضہ ماہ رمضان کی رات میں غسل کرنا ہو چنانچہ وقت تنگ ہونے یا پانی مضر ہونے یا کسی اور وجہ سے غسل نہ کرسکے تو ضروری ہے کہ طلوع فجر سے پہلے غسل کے بدلے تیمم کرے۔

مسئلہ847۔ اگر کسی شخص کے پاس ماہ رمضان کی رات میں غسل اور تیمم کا وقت نہ اور خود کو جنب کرلے تو اس کا روزہ باطل ہے اور قضا اور عمد والا کفارہ دونوں واجب ہیں لیکن اگر صرف تیمم کے لئے وقت ہو چنانچہ خود کو جنب کرلے اور طلوع فجر سے پہلے تیمم کرلے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ848۔ جس شخص کا فریضہ تیمم کرنا ہو اس کے لئے جائز ہے کہ ماہ رمضان کی رات میں خود جنب کرلے بشرطیکہ جنب ہونے کے بعد تیمم کے لئے کافی وقت ہو۔

مسئلہ849۔ اگر عورت خون حیض یا نفاس سے پاک ہوجائے تو ضروری ہے کہ طلوع فجر سے پہلے غسل کرے اور عمداًغسل نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہوگا۔

مسئلہ850۔ اگر عورت کو روزے کی حالت میں حیض آئے یا وضع حمل ہوجائے تو اس کا روزہ باطل ہے۔

مسئلہ851۔ اگر عورت اذان صبح کے بعد حیض یا نفاس سے پاک ہوجائے تو اس دن روزہ نہیں رکھ سکتی ۔

مسئلہ852۔ اگر عورت حیض یا نفاس کا غسل کرنا بھول جائے اور بعد میں یاد آئے تو اس مدت میں جو روزے رکھے ہیں، صحیح ہیں خواہ ماہ رمضان کے روزے ہوں یا دوسرے روزے ہوں۔

[1] . وہ مقامات جہاں روزہ احتیاط واجب کی بنا پر باطل ہے ضروری ہے کہ مکلف اس دن کا روزہ رکھے اور اس کی قضا بھی بجا لائے۔

5۔ حقنہ لینا

مسئلہ853۔ مائع چیز سے امالہ (حقنہ) لینا اگرچہ مجبوری یا علاج کی غرض سے لیا جائے، روزے کو باطل کردیتا ہے لیکن منجمد چیز سے انیما لینے میں کوئی اشکال نہیں اور روزے کو باطل نہیں کرتا ۔

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

6۔ قے کرنا

مسئلہ854۔ اگر روزہ دار عمداً قے کرے تو اس کا روزہ باطل ہوجائے گا، اگرچہ بیماری یا کسی اور وجہ سے اس کام پر مجبور ہو لیکن اگر سہواً یا بے اختیار قے کرے تو روزہ باطل نہیں ہوگا۔

مسئلہ855۔ اگرکوئی شخص ڈکار لے اور اس کے منہ میں کوئی چیز آجائے تو ضروری ہے کہ باہر نکالے لیکن اگر بے اختیار نگل لے تو روزہ صحیح ہے۔

دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

7۔ خدا، پیغمبروں اور معصومین (علیہم السلام) سے جھوٹی بات منسوب کرنا

مسئلہ856۔ خدا، پیغمبروں اور معصومین علیہم السلام سے جھوٹی بات منسوب کرنے سے احتیاط واجب کی بناپر روزہ باطل ہوجاتا ہے اگرچہ بعد میں توبہ کرے اور کہے کہ جھوٹی نسبت دی ہے۔

مسئلہ857۔ کتابوں میں آنے والی روایات کو نقل کرنا جن کے بارے میں انسان کو جھوٹ ہونے کا علم نہ ہو کوئی اشکال نہیں ہے، اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان کو کتاب کی طرف نسبت دیتے ہوئے نقل کرے۔

مسئلہ858۔ اگر کسی بات کو اس یقین کے ساتھ کہ خدا یا پیغمبر یا معصومین علیہم السلام کا سچا قول ہے، نقل کرے اور بعد میں پتا چلے کہ یہ جھوٹ تھا تو روزہ باطل نہیں ہوگا۔

مسئلہ859۔ اگر روزہ دار جانتا ہو کہ خدااور پیغمبر سے جھوٹی بات منسوب کرنے سے روزہ باطل ہوجاتا ہے اور اس کے باوجود ایسی بات کہ جس کے جھوٹ ہونے کا علم رکھتا ہو، ان کی طرف نسبت دے اور بعد میں معلوم ہو کہ یہ سچ تھا تو احتیاط کی بناپر روزے کو پورا کرے اور بعد میں اس کی قضا بھی بجالائے۔

مسئلہ860۔ اگر روزہ دار سے پوچھا جائے کہ کیا پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے؟ اور وہ عمداً حقیقت کے برخلاف جواب دے تو احتیاط کی بناپر روزہ باطل ہوجائے گا ۔

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

8۔ غلیظ غبار حلق تک پہنچانا

مسئلہ861۔ احتیاط واجب کی بنا پر روزے دار کو چاہئے کہ غلیظ غبار مثلاً مٹی والی زمین پر جھاڑو دینے سے اٹھنے والا غبار اور سیگریٹ وغیرہ کا دھواں حلق تک نہ پہنچائے اور اگر ایسا کرے تو احتیاط کی بناپر اس کا روزہ باطل ہوگا ۔

مسئلہ862۔ سانس کی بیماری کی دوا کے طور پراسپرے کا ستعمال روزہ دار کے لئے کوئی اشکال نہیں رکھتا اور روزہ باطل ہونے کا باعث نہیں ہے۔

مسئلہ863۔ غبار اور دھواں کا منہ یا ناک میں داخل ہونا اگر حلق تک نہ پہنچے تو روزے کو باطل نہیں کرتا ہے۔

مسئلہ864۔ اگر ہوا کی وجہ سے غلیظ غبار اٹھے اور انسان روزے کی طرف متوجہ ہونے کے باوجود احتیاط نہ کرے اور غبار حلق تک پہنچ جائے تو احتیاط واجب کی بناپر اس کا روزہ باطل ہوگا۔

مسئلہ865۔ اگر کوئی شخص بھول جائے کہ روزہ ہے اور غبار وغیرہ حلق تک پہنچ جائے تو روزہ باطل نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگر بے اختیار غبار حلق تک پہنچ جائے تو بھی روزہ صحیح ہے۔

9۔ سر کو پانی میں ڈبونا

مسئلہ866۔ اگر روزہ دار عمداً پورے سر کو پانی میں ڈبوئے تو احتیاط واجب کی بنا پر روزہ باطل ہوجاتا ہے اور ضروری ہے کہ اس دن کے روزے کی قضا بجالائے۔

مسئلہ867۔ گذشتہ مسئلے میں کوئی فرق نہیں ہے کہ سر کو پانی میں ڈبونے کے دوران بدن بھی پانی میں ہو یا صرف سر کو ڈبوئے۔

مسئلہ868۔ اگرکوئی شخص آدھے سر کو پانی میں ڈبوئے اور باہر نکالنے کے بعد باقی آدھے حصے کو پانی میں ڈبوئے تو روزہ باطل نہیں ہوگا۔

مسئلہ869۔ اگر کوئی شخص عمداً پورا سر پانی میں ڈبوئے لیکن تھوڑے بال پانی سے باہر رہیں تو احتیاط واجب کی بناپر روزہ باطل ہے۔

مسئلہ870۔ اگر کوئی شخص شک کرے کہ پورا سر پانی میں ڈوبا ہے یا نہیں تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ871۔ اگر روزہ دار بے اختیار پانی میں گرجائے اور پورا سر پانی میں ڈوب جائے یا کوئی شخص زبردستی اس کا سر پانی میں ڈبو دے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا اور ضروری ہے کہ فوراً سر کو پانی سے باہر نکالے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص روزے کو بھول جائے اور سر پانی میں ڈبو دے تو روزہ باطل نہیں ہوگا لیکن جب بھی یاد آئے ضروری ہے کہ فوراً سر کو پانی سے باہر نکالے۔

مسئلہ872۔ حمام میں شاور کے نیچے کھڑا ہونے یا سر پر پانی ڈالنے سے روزہ باطل نہیں ہوتا ۔

مبطلات روزہ کے بعض احکام

مسئلہ873۔ جو چیزیں بیان کی گئی ہیں (کھانا اور پینا وغیرہ) ان کے ذریعے اس صورت میں روزہ باطل ہے کہ جب کوئی شخص عمداً اور اختیار کے ساتھ انہیں انجام دے لیکن اگر عمداً نہ ہو مثلاً پاؤں پھسلنے سے پانی میں ڈوب جائے یا بھولے سے کھانا کھالے یا زبردستی کوئی چیز اس کے حلق میں ڈال دی جائے تو روزہ باطل نہیں ہے۔

مسئلہ874۔ اگر روزہ دار بھول کر کوئی ایسا کام کرلے جو روزے کو باطل کر دیتا ہو اور اس کے بعد یہ سمجھتے ہوئے کہ روزہ باطل ہو چکاہے اسی کام کو عمداً دوبارہ انجام دے تو اس کا روزہ باطل ہوگا۔

مسئلہ875۔ اگر روزہ دار کو روزہ باطل کرنے والے کسی کام پر مجبور کیا جائے مثلاً کہاجائے کہ اگر کھانا نہ کھایا تو توہم تمہیں جانی یا مالی نقصان پہنچائیں گے اور وہ نقصان سے بچنے کے لئے اپنےآپ غذا کھالے تو اس کا روزہ باطل ہوگا۔

مسئلہ876۔ اگر روزہ دار کو شک ہوجائے کہ روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام دیا ہے یا نہیں مثلاً شک کرے کہ پانی منہ میں ڈالنے کے بعد حلق تک پہنچا ہے یا نہیں تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

وہ چیزیں جو روزے دار کے لئے مکروہ ہیں

مسئلہ877۔ روزے کے بعض مکروہات مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ ہر ایسا کام کرنا جو کمزوری کا باعث ہو (مثلاً خون دینا اور حمام جانا)

2۔ خوشبودار پودوں کو سونگھنا (عطر لگانا مکروہ نہیں ہے)

3۔ پہنے ہوئے لباس کو تر کرنا

4۔ تر لکڑی سے مسواک کرنا

5۔ دانٹ نکلوانا اور ہر وہ کام کرنا جس کی وجہ سے منہ سے خون نکلے۔

6۔ غذا وغیرہ چکھنا

7۔ ناک میں دوا ڈالنا جبکہ حلق تک نہ پہنچے

8۔ آنکھ میں دواڈالنا اور سرمہ لگانا جبکہ اس کی بو یا ذائقہ حلق تک پہنچ جائے۔

9۔ عورت کا پانی میں بیٹھنا

10۔ شریک حیات کو چھونا اور مذاق کرنا اور ہر وہ کام کرناجو شہوت ابھارنے کا باعث ہو۔

11۔ زیادہ کلی کرناروزے دار کے لئے مکروہ ہے۔

وہ صورتیں جن میں قضا اور کفارہ عمدی دونوںواجب ہیں

مسئلہ878۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں عمداً و اختیار سے اور بغیر کسی شرعی عذر کے روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام[1] انجام دے تو روزہ باطل ہونے کے علاوہ قضا بھی ہے اور کفارہ عمدی بھی انسان پر واجب ہوجاتا ہے خواہ اس پر کفارہ ہونے کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔

مسئلہ879۔ اگرکوئی شخص حکم شرعی سے بے خبر ہونے کی وجہ سے ایسا کام کرلے کہ جس سے روزہ باطل ہوتا ہو مثلاً نہیں جانتا ہو کہ دوا کھانے سے روزہ باطل ہوجاتا ہے چنانچہ ماہ رمضان کے دن میں دوا کھالے تو روزہ باطل ہوگا اور ان کی قضا بجالانا ضروری ہے لیکن کفارہ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ880۔ اگر کوئی شخص جانتا ہو کہ کوئی کام حرام ہے لیکن نہیں جانتا ہو کہ اس سے روزہ باطل ہوجاتا ہے چنانچہ وہ کام انجام دے دے تو قضا کے علاوہ احتیاط واجب کی بناپر کفارہ بھی دینا ضروری ہے۔

مسئلہ881۔ اگر روزہ دار کے حلق سے کوئی چیز منہ میں آجائے تو اس کو نہیں نگلنا چاہئے اور اگر عمداً نگل لے تو قضا اور کفارہ واجب ہیں۔

مسئلہ882۔ اگر کوئی شخص نذر کرے کہ کسی مخصوص دن میں روزہ رکھے گا چنانچہ اس دن عمداً روزہ نہ رکھے یا اپنا روزہ باطل کرلے تو ضروری ہے کہ کفارہ[2] دے۔

مسئلہ883۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں کہے کہ مغرب ہوگئی ہے اور انسان کو اس پر اعتماد نہ ہو اور افطار کرلے۔ اس کے بعد متوجہ ہوجائے کہ مغرب نہیں ہوئی تھی تو قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔

مسئلہ884۔ جس شخص نے اپنا روزہ عمداً باطل کیا ہو اگر اس دن سفر کرے تو کفارہ ساقط نہیں ہوگا۔

مسئلہ885۔ جماع میں دونوں افراد کا روزہ باطل ہے اور دونوں پر قضا اور کفارہ واجب ہیں۔

[1] ۔ جنب شخص کے بغیر غسل انجام دیئے سونے کے علاوہ کہ جس کے مسائل بیان ہوچکے ہیں۔
[2] ۔ نذر کا کفارہ یہ ہے کہ دس فقیروں کو کھانا کھالائے یا انہیں لباس پہنائے اور اس کام پر قدرت نہ رکھنے کی صورت میں تین دن روزہ رکھنا ہے۔

عمداً افطار کرنے کا کفارہ

مسئلہ886۔ دین مقدس اسلام میں جان بوجھ کر (عمداً) ماہ رمضان مبارک کا روزہ افطار کرنے کا کفارہ مندرجہ ذیل تین چیزوں میں سے ایک ہے:

1۔ ایک غلام آزاد کرنا ؛

2۔ دو مہینے روزہ رکھنا ؛

3۔ ساٹھ فقیروں کو کھانا کھلانا۔

چونکہ موجودہ زمانے میں کوئی غلام نہیں ہوتا جس کو آزاد کیاجائے بنابرایں مکلف کے لئے ضروری ہے کہ دوسرے دو کاموں میں سے ایک کو انجام دے۔

مسئلہ887۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان کے کفارہ میں دو مہینے روزے رکھنا چاہے تو ضروری ہے کہ ایک پورا مہینہ اور اگلے مہینے کے کم از کم ایک دن تک مسلسل روزے رکھے اور اگر دوسرے مہینے کے باقی ایام میں پے درپے روزہ نہ رکھے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ888۔ اگر کسی شخص پر پے درپے روزے رکھنا واجب ہو اور اس دوران کسی عذر کے بغیر کسی دن روزہ نہ رکھے یا ایسے وقت روزہ رکھنا شروع کرے جس کے درمیان کسی دن روزہ رکھنا حرام ہو مثلاً عید قربان یا ایسا دن آئے جس میں روزہ رکھنا واجب ہو مثلاً ایسا دن آئے جس میں روزہ رکھنے کی نذر کی ہو تو جن دنوں میں روزہ رکھا ہے وہ شمار نہیں ہوں گے اور ضروری ہے دوبارہ شروع سے روزہ رکھے۔

مسئلہ889۔ اگر کوئی شخص ساٹھ دن روزے رکھنا چاہے اور اس دوران کسی عذر کی وجہ سے مثلاً بیماری یا حیض کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے تو عذر برطرف ہونے کے بعد باقی روزے رکھ سکتا ہے اور لازم نہیں ہے کہ دوبارہ شروع سے رکھے۔

مسئلہ890۔ ساٹھ فقیروں کو دو طریقوں سے کھانا کھلا سکتے ہیں:

1۔ تیار شدہ کھانا پیٹ بھر کر کھلائیں

2۔ ہر ایک کو 750 گرام (ایک مد) گندم، آٹا، روٹی، چاول یا دوسری غذائی اجناس دیں۔

مسئلہ891۔ فقیر وہ شخص ہے جس کے پاس اپنے اور اپنے گھر والوں کے سال بھر کا خرچہ نہ ہو اور اس کو حاصل نہیں کرسکتا ہو۔

مسئلہ892۔ اگر کوئی شخص کفارہ عمدی کے طور پر واجب تین چیزوں میں سے کوئی بھی کام انجام دینے پر قادر نہ ہو تو ضروری ہے جتنے فقیروں کو کھانا دے سکتا ہو کھانا کھلائے اور احتیاط یہ ہے کہ استغفار بھی کرے اور اگر کھانا کھلانے پر بالکل بھی قدرت نہ رکھتا ہو تو استغفار کرنا کافی ہے یعنی دل اور زبان سے کہے : اَستغفِرُ اللہَ (اے اللہ تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں)

مسئلہ893۔ اگر روزہ رکھنے اور کھانا کھلانے پر قدرت نہ ہونے کی وجہ سے کسی شخص کا فریضہ استغفار کرنا ہو چنانچہ بعد میں روزہ رکھنے یا فقیروں کو کھانا کھلانے پر قادر ہوجائے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ یہ کام انجام دے۔

مسئلہ894۔ اگر کوئی شخص کفارہ عمدی کے طور پر ساٹھ فقیروں کو (اس تفصیل کے مطابق جو گذشتہ مسئلے میں گزرگئی) کھانا کھلانا چاہے چنانچہ ساٹھ فقیر دسترس میں ہوں تو دو افراد کا حصہ ایک فرد کو نہیں دے سکتا بلکہ لازمی ہے کہ ساٹھ فقیروں میں سے ہر ایک کو اس کے حصے کے برابر کھانا دے۔ البتہ فقیر کے گھر والوں کا حصہ اس کے حوالے کرسکتا ہے تا کہ وہ ان پر خرچ کرے اور فقیر میں بچہ اور بزرگ یا مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں ہے۔

مسئلہ895۔ اگر روزہ دار ایک دن میں ایک دفعہ سے زیادہ مبطلات روزہ کو انجام دے توصرف ایک کفارہ واجب ہے۔ البتہ اگرجماع یا استمناء کے ذریعے روزہ باطل کرے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ جماع یا استمنا کی تعداد کے مطابق کفارہ دے۔

مسئلہ896۔ اگر کوئی شخص حرام طریقے سے جماع کر کے یا حرام چیز کھا کر یا پی کر ماہ رمضان میں اپنا روزہ باطل کرلے تو تین کفاروں میں سے ایک کافی ہے، اگرچہ احتیاط مستحب ہے کہ تینوں کفارے (ایک غلام کو آزاد کرنا، ساٹھ دن روزے رکھنا اور ساٹھ فقیروں کو کھانا کھلانا) دے۔

مسئلہ897۔ اگر کسی شخص پر کفارہ واجب ہو تواس کو فوراً دینا لازمی نہیں ہے لیکن اتنی تاخیر نہیں کرنی چاہئے کہ واجب کی ادائیگی میں تاخیر شمار ہو۔

مسئلہ898۔ اگر کسی شخص پر کفارہ واجب ہو اور وہ کئی سال تک نہ دے تو کفارے میں کوئی اضافہ نہیں ہوگیا۔

مسئلہ899۔ روزے کی قضا اور کفارہ کی ادائیگی میں کوئی ترتیب نہیں ہے اور جس کو چاہے پہلے بجالاسکتا ہے۔

وہ صورتیں جن میں روزے کی صرف قضا واجب ہے

مسئلہ900۔ اگر کوئی ماہ رمضان میں روزے کی نیت نہ کرے یا ریا کرے یا روزہ نہ رکھنے کا قصد کرے لیکن روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دے تو اس دن کے روزے کی قضا واجب ہے لیکن کفارہ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ901۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان کی رات میں جنب ہوجائے اور اس تفصیل کے مطابق جو مسئلہ843 میں بیان کی گئی ہے اذان صبح تک دوسری نیند سے بیدار نہ ہو تو اس پر صرف قضا واجب ہے، البتہ مغرب تک روزے کو باطل کرنے والے کاموں سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ902۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں غسل جنابت کرنا بھول جائے اور کئی دن روزہ رکھے تو ان دنوں کی اس پر صرف قضا واجب ہے۔

مسئلہ903۔ ماہ رمضان میں سحری کے دوران جب تک طلوع فجر کا یقین نہ ہوجائے روزے کو باطل کرنے والے کام انجام دے سکتا ہے۔

مسئلہ904۔ اگر ماہ رمضان کی سحری کے دوران صبح ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں تحقیق کئے بغیر ایسا کام انجام دے جو روزے کو باطل کرتا ہے اور بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہوگئی تھی تو ضروری ہے کہ اس دن کی قضا بجالائے لیکن اگر تحقیق اور صبح نہ ہونے پر علم ہونے کے بعد یہ کام انجام دیا ہو اور بعد میں پتہ چلے کہ صبح ہوگئی تھی تو اس دن کی قضا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ905۔ ماہ رمضان کے دن میں انسان کو جب تک مغرب ہونے کا یقین نہ ہوجائے افطار نہیں کرسکتا۔

مسئلہ906۔ اگرکسی شخص کو ماہ رمضان کے دن میں فضا تاریک ہونے کی وجہ سے یقین ہوجائے کہ مغرب ہوگئی ہے یا وہ لوگ جن کی بات شرعی طورپر حجت ہے کہیں کہ مغرب ہوگئی ہے اور افطار کرلے، پھر اس کے بعد پتہ چلے کہ مغرب نہیں ہوئی تھی تو ضروری ہے کہ اس دن کے روزے کی قضا بجالائے۔

مسئلہ907۔ اگر کوئی شخص مطلع ابرآلود ہونے کی وجہ سے گمان کرے کہ مغرب ہوگئی ہے اور افطار کرلے اور بعد میں معلوم ہو کہ مغرب نہیں ہوئی تھی تو اس دن کی قضا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ908۔ اگر کسی وجہ سے روزے کو توڑنا جائز یا واجب ہوجائے مثلا کوئی اس کو روزہ باطل کرنے والا کوئی کام کرنے پر مجبور کرے یا ڈوبنے والے کو بچانے کے لئے پانی میں کود پڑے تو اس صورت میں کفارہ واجب نہیں ہے لیکن اس دن کے روزے کی قضا کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ909۔ اگر روزہ دار وضو کے دوران (کہ جب منہ میں تھوڑا پانی گھمانا اور کلی کرنا مستحب ہے) اس اطمینان کے ساتھ کہ پانی حلق تک نہیں پہنچے گا، کلی کرے اور بے اختیار پانی حلق میں چلا جائے تو چنانچہ واجب نماز کے وضو کے لئے یہ کام انجام دیا ہو تو روزہ صحیح ہے لیکن اگر غیر واجب نماز کے وضو کے لئے یا وضو کے علاوہ کسی اور کام مثلاً ٹھنڈک پہنچانے کے لئے پانی ڈالا ہو اور بے اختیار پانی حلق میں چلا جائے تو احتیاط کی بنا پر اس دن کی قضا بجالانا ضروری ہے۔

مسئلہ910۔ اگر روزہ دار کو علم ہو کہ کلی کرنے سے بے اختیار یا بھولے سے پانی حلق میں چلاجائے گا تو ضروری ہے کہ کلی نہ کرے۔

قضا روزے کے احکام

مسئلہ911۔ اگر کوئی شخص ایک دن یا کئی دن بے ہوش یا کومے میں رہے تو جتنے روزے چھوٹ گئے ہیں ان کی قضا رکھنا لازمی نہیں ہے۔

مسئلہ912۔ اگر مست ہونے کی وجہ سے کسی کا روزہ چھوٹ جائے تو گویا اس نے روزے کی نیت نہیں کی اگرچہ پورا دن مبطلات سے پرہیز کی ہو پھر بھی اس کا روزہ صحیح نہیں ہے اور اس کی قضا واجب ہے۔

مسئلہ913۔ اگر کوئی شخص نیت کرے اور اس کے بعد مست ہوجائے اور پورا دن یا دن کا کچھ حصہ مستی کی حالت میں گزارے تو احتیاط واجب کی بناپر اس دن کے روزے کی قضا کرنا ضروری ہے مخصوصاً شدید مستی میں جو عقل زائل ہونے کا باعث ہے۔

مسئلہ914۔ گذشتہ دونوں مسئلوں میں کوئی فرق نہیں ہے کہ مست کرنے والی چیز کھانا اس کے لئے حرام ہو یا بیماری کی وجہ سے ہو یا اس حرام کے موضوع[1] سے بے خبر ہو۔

مسئلہ915۔ جن دنوں میں عورت نے حیض یا وضع حمل کی وجہ سے روزہ نہیں رکھا ہو ضروری ہے کہ ماہ رمضان کے بعد ان کی قضا کرے۔

مسئلہ916۔ اگر کوئی شخص بیماری،حیض یا نفاس کی وجہ سے ماہ رمضان کے روزے نہ رکھے اور ماہ رمضان ختم ہونے سے پہلے فوت ہوجائے تو جو روزے نہیں رکھے ہیں، اس کی نیابت میں ان کی قضا رکھنا لازمی نہیں ہے۔

مسئلہ917۔ اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے ماہ رمضان کے کچھ روزے نہ رکھے اور ان کی تعداد معلوم نہ ہو چنانچہ عذر کے آغاز کے بارے میں نہ جانتا ہو مثلاً ماہ رمضان کی پچیسویں تاریخ کو سفر کیا تھا تا کہ چھوٹ جانے والے روزوں کی تعداد چھے ہو یا چھبیسویں تاریخ کو سفر کیا تھا تا کہ تعداد پانچ ہو تو کم دنوں کی قضا کرسکتا ہے تاہم اگر عذر شروع ہونے کا وقت جانتا ہو مثلاً مہینے کی پانچویں تاریخ کو سفر کیا تھا لیکن دسویں کی رات کو واپس آیا تھا تا کہ چھوٹ جانے والے روزوں کی تعداد پانچ ہو یا گیارہویں کی رات کو واپس آیا تھا تا کہ چھے روزے چھوٹ گئے ہوں تو اس صورت میں احتیاط واجب یہ ہے کہ زیادہ دنوں کی قضا کرے۔

مسئلہ918۔ اگر کسی شخص پر چند سالوں کے روزوں کی قضا واجب ہو تو جس سال کے روزوں کی قضا پہلے کرنا چاہے صحیح ہے تاہم اگر آخری رمضان کی قضا کا وقت تنگ ہو مثلاً آخری رمضان کے پانچ روزوں کی قضا واجب ہو اور آئندہ رمضان شروع ہونے میں پانچ ہی دن باقی ہوں تو اس صورت میں احتیاط واجب یہ ہے کہ آخری رمضان کے روزوں کی قضا کرے۔

مسئلہ919۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان کے روزوں کی قضا بجالائے چنانچہ قضا کا وقت تنگ نہ ہو تو ظہر سے پہلے روزے کو توڑ سکتا ہے اور اگر وقت تنگ ہو یعنی آئندہ رمضان شروع ہونے میں قضا روزوں کی تعداد کے برابر ہی دن باقی ہوں تو احتیاط یہ ہے کہ ظہر سے پہلے بھی روزے کو نہ توڑے۔

مسئلہ920۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان کے روزے کی قضا رکھے اور ظہر کے بعد عمداً روزے کو توڑدے تو ضروری ہے کہ دس فقیروں کو کھانا کھلائے اور اگر یہ نہیں کرسکتا ہو تو تین دن روزہ رکھے۔

مسئلہ921۔ اگر کسی شخص پر چند سالوں کے روزے کی قضا واجب ہو اور نیت میں معین نہ کرے کہ کس سال کا روزہ ہے تو پہلے سال کی قضا شمار ہوگی۔

مسئلہ922۔ اگر کسی نے کوئی عذر (مثلاً بیماری اور سفر) کی وجہ سے روزہ نہ رکھا ہو چنانچہ آئندہ رمضان سے پہلے عذر برطرف ہوجائے تو ضروری ہے کہ قضا کرے۔

مسئلہ923۔ اگر کسی نے بیماری کی وجہ سے ماہ رمضان کا روزہ نہ رکھا ہو چنانچہ آئندہ رمضان تک اس کی بیماری طول پکڑ لے تو روزوں کی قضا ساقط ہے اور ضروری ہے کہ ہر دن کے لئے ایک مد کھانا فقیر کو دے۔

مسئلہ924۔ اگر کوئی شخص بیماری کی وجہ سے ماہ رمضان کے روزے نہ رکھے اور ماہ رمضان کے بعد اس کی بیماری برطرف ہوجائے لیکن فوراً کوئی اور عذر پیش آجائے اور آئندہ رمضان تک قضا بجا نہ لاسکے تو ضروری ہے کہ بعد کے سالوں میں ان روزوں کی قضا کرے۔ اسی طرح اگر ماہ رمضان میں بیماری کے علاوہ کوئی اور عذر پیش آئے اور رمضان کے بعد برطرف ہوجائے لیکن آئندہ رمضان تک بیماری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے تو ضروری ہے کہ ان روزوں کی قضا بجالائے۔

مسئلہ925۔ اگر کوئی شخص سفر کی وجہ سے ماہ رمضان کے روزے نہ رکھ سکے چنانچہ آئندہ رمضان تک سفر کی حالت میں رہے تو گذشتہ رمضان کی قضا ساقط نہیں ہوگی اور ضروری ہے کہ بعد میں اسے بجالائے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ تاخیر کا کفارہ بھی دے۔

مسئلہ926۔ اگر کوئی شخص جسمانی کمزوری کی وجہ سے ماہ رمضان کے روزے اور آئندہ رمضان تک اس کی قضا رکھنے پر بھی قادر نہ ہو تو قضا ساقط نہیں ہوگی اور جب بھی قادر ہوجائے ضروری ہے کہ قضا بجالائے۔ اسی طرح اگر کسی شخص نے چند سال روزہ نہ رکھا ہو اور توبہ کرکے ان کو ازالہ کرنے کا مصمم ارادہ رکھتا ہو تو واجب ہے کہ چھوٹ جانے والے تمام روزوں کی قضا کرے اور چنانچہ قضا نہ کرسکے تو روزوں کی قضا ساقط نہیں ہوگی بلکہ اس کے

ذمے باقی رہے گے۔

[1] ۔ یعنی نہ جانتا ہو کہ جو مشروب پی رہا ہے وہ شراب ہے۔

دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

روزے کی قضا میں تاخیر کا کفارہ[1]

مسئلہ927۔ اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے ماہ رمضان میں روزے نہ رکھے اور رمضان کے بعد عذر برطرف ہوجائے، اس کے باوجود آئندہ رمضان پہنچنے تک روزے کی قضا نہ کرے تو ضروری ہے کہ روزوں کی قضا کے ساتھ ساتھ ہر دن کے لئے ایک مد کھانا فقیر کو دے۔

مسئلہ928۔ اگر کوئی شخص عمداً ماہ رمضان میں روزہ نہ رکھے اور آئندہ رمضان تک بغیر کسی عذر کے قضا بھی بجا نہ لائے تو ضروری ہے کہ قضا اور عمداً افطار کرنے کا کفارہ دینے کے ساتھ ساتھ ہر دن کے لئے ایک کفارہ تاخیر (چنانچہ گذشتہ مسئلے میں بیان کیا گیا) فقیر کو دے۔

مسئلہ929۔ کفارہ تاخیر ایک مد کھانا ہے یعنی 750 گرام گندم، آٹا، روٹی، چاول یا دیگر غذائی اجناس جو فقیر کو دینا ضروری ہے۔

مسئلہ930۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان کے روزوں کی قضا بجالانے میں کئی سال کی تاخیر کرے تو روزوں کی قضا کے ساتھ ساتھ وہی ایک مد کھانا فقیر کو دینا ہوگا اور اضافی سالوں کی تاخیر کے لئے اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہے۔

مسئلہ931۔ جس شخص کے لئے ہر دن کے عوض ایک مد کھانا فقیر کو دینا ضروری ہووہ چند دنوں کا کفارہ ایک ہی فقیر کو دے سکتا ہے۔

مسئلہ932۔ اگر کوئی شخص نہ جانتا ہو کہ آئندہ رمضان سے پہلے روزوں کی قضا بجالانا واجب ہے تو تاخیر کا کفارہ ساقط نہیں ہوگا۔

[1] ۔ یعنی وہ کفارہ جو ماہ رمضان کے روزے کی قضا بجالانے میں آئندہ سال کے ماہ رمضان کے پہنچنے تک تاخیر کرنے کی وجہ سے واجب ہوتا ہے۔

والدین کے قضا روزوں کے احکام

مسئلہ933۔ اگر باپ نےاور نیز احتیاط واجب کی بنا پر ماں نے سفر کے علاوہ کسی اور عذر کی وجہ سے اپنے روزے نہ رکھے ہوں اور قضا کرنے پر قادر ہوتے ہوئے قضا نہ کی ہو تو بڑے بیٹے پر واجب ہے کہ ان کی وفات کے بعد خود یا کسی کو اجیر بنا کر ان روزوں کی قضا بجالائے لیکن سفر کی وجہ سے جو روزے نہ رکھے ہوں ان کی قضا بڑے بیٹے پر واجب ہے اگرچہ والدین قضا بجالانے کی فرصت نہیں رکھتے تھے یا ممکن نہیں تھا۔

مسئلہ934۔ والدین نے جو روزے عمداً نہیں رکھے ہیں احتیاط واجب کی بناپر بڑے بیٹے پر واجب ہیں۔

مسافر کے روزے کے احکام

مسئلہ935۔ ماہ رمضان میں سفر کرنا اگرچہ روزے سے بچنے کے لئے ہی کیوں نہ ہوجائز ہے۔ البتہ بہتر ہے کہ سفر نہ کرے مگر اس صورت میں کہ جب سفر کسی ضروری یا نیک کام کے لئے ہو۔

مسئلہ936۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں سفر کرے تو روزہ نہیں رکھ سکتا اور اس پر واجب نہیں ہے کہ روزہ رکھنے کے لئے کسی جگہ دس دن قیام کا قصد کرے۔

مسئلہ937۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں سفر کرے چنانچہ اس کی نماز قصر ہو تو ضروری ہے کہ روزہ نہ رکھے اور اگر وہ سفر میں چار رکعتی نماز پڑھتا ہو (مثلاً وہ مسافر جس نے کسی جگہ دس دن قیام کا قصد کیا ہو یا سفر اس کا پیشہ ہو) تو روزہ رکھنا واجب ہے۔

مسئلہ938۔ اگر کوئی شخص ظہر کے بعد سفر کرے تو ضروری ہے کہ روزے کو برقرار رکھے تاہم اگر ظہر سے پہلے سفر کرے چنانچہ رات سے ہی سفر کا قصد رکھتا ہو تو اس کا روزہ باطل ہے لیکن اگر دن میں سفر کا قصد کیا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر روزہ رکھنا ضروری ہے اور ماہ رمضان کے بعد اس کی قضا بھی کرے۔

مسئلہ939۔ جو شخص رات سے ہی سفر کا قصد رکھتا ہو اور ظہر سے پہلے سفر کرے تو حد ترخص تک پہنچنے سے پہلے روزہ افطار نہیں کرسکتا ہے اور اگر اس سے پہلے افطار کرلے تو احتیاط کی بناپر ماہ رمضان میں عمداً افطار کرنے کا کفارہ اس پر واجب ہے، البتہ اگر اس مسئلے کے حکم سے غافل ہو تو کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ940۔ اگر مسافر ظہر سے پہلے اپنے وطن یا ایسی جگہ پہنچ جائے جہاں دس دن قیام کا قصد ہو چنانچہ روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دیا ہو تو ضروری ہے کہ روزہ رکھے اور اگر روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام دیا ہو تو ضروری ہے کہ بعد میں قضا کرے لیکن اگر ظہر کے بعد پہنچے تو روزہ نہیں رکھ سکتا۔

مسئلہ941۔ اگر کوئی شخص نذر کرے کہ کسی مخصوص دن مثلاً رجب کی پہلی تاریخ کو سفر میں ہو تو بھی روزہ رکھے گا چنانچہ اس دس سفر میں ہو تو اسے اس دن کا روزہ رکھنا ہوگا اور دس دن قیام کا قصد کرنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ942۔ اگر کوئی شخص نذر کرے کہ کسی مخصوص دن مستحب روزہ رکھے گا تاہم اپنی نذر کو مقید نہ کرے کہ سفر میں ہو تو بھی روزہ رکھے گا چنانچہ سفر کرے تو اس دن روزہ نہیں رکھ سکتا اور لازمی نہیں ہے کہ کسی جگہ دس دن قیام کا قصد کرے لیکن بعد میں اس کی قضا بجالانا ضروری ہے۔

مسئلہ943۔ چار مقامات (مکہ، مدینہ، روضہ امام حسین علیہ السلام اور مسجد کوفہ) میں اختیار کے حکم میں روزہ شامل نہیں ہے۔ بنابر این، ان مقامات پر مسافر کو نماز پوری یا قصر پڑھنے میں اختیار ہے لیکن ماہ رمضان کے روزے نہیں رکھ سکتا۔

مسئلہ944۔ سفر میں مستحب روزے رکھنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ945۔ مسافر مدینہ منورہ میں دس دن قیام کا قصد کئے بغیر طلب حاجت کے لئے تین دن مستحب روزے رکھ سکتا ہے۔

مسئلہ946۔ حرام سفر میں نماز پوری ہوگی اور روزہ صحیح ہے خواہ واجب روزہ مثلاً ماہ رمضان کا روزہ ہو یا مستحب۔

مسئلہ947۔ اگر کوئی شخص حرام سفر میں ظہر سے پہلے اپنے ارادے سے پھر جائے اور مباح کام کے لئے سفر کو جاری رکھے چنانچہ باقی ماندہ سفر اگرچہ واپسی کا سفر بھی ملا کر شرعی مسافت کے برابر ہوتو اس کی نماز قصر ہے اور روزے کو افطار کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ948۔ اگر کوئی شخص حرام سفر میں ظہر کے بعد نیت سے پھرجائے تو اس کا روزہ صحیح ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ روزے کو پورا کرے اور بعد میں قضا بھی بجالائے۔

اس مسافر کا حکم جس نے اپنے فریضے کے برعکس روزہ رکھا ہو

مسئلہ949۔ وہ مسافر جس کے لئے ضروری ہو کہ روزہ نہ رکھے چنانچہ جانتے ہوئے اور عمداً اپنے فریضے کے برعکس روزہ رکھ لے تو اس کا روزہ باطل ہے اوراگر ماہ رمضان ہو تو اس کی قضا واجب ہے لیکن اگر خود حکم[1] نہ جاننے کی وجہ سے روزہ رکھا ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ950۔ گذشتہ مسئلے میں چنانچہ روزے کے حکم کی خصوصیات معلوم نہ ہونے کی وجہ سے روزہ رکھ لے تو اس کا روزہ باطل ہے مثلاً کوئی شخص جانتا ہو کہ سفر میں روزہ نہیں رکھنا چاہئے لیکن یہ نہ جانتا ہو کہ دس دن قیام کا قصد کرنے والا چنانچہ ایک چار رکعتی نماز پڑھنے سے پہلے اپنے ارادے سے پھرجائے تو دس دن قیام کا حکم جاری نہیں ہوگا اور روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔

مسئلہ951۔ اگر کوئی مسافر موضوع (اپنا مخصوص مسئلہ) نہ جاننے کی وجہ سے روزہ رکھ لے مثلاً کسی جگہ جانے کا قصد کرے جو حقیقت میں مسافت شرعی کے برابر ہو لیکن مسافت کی مقدار معلوم نہ ہونے کی وجہ سے روزہ رکھ لے تو اس کا روزہ باطل ہے۔

مسئلہ952۔ اگر کوئی شخص بھول جائے کہ وہ سفر میں ہے یا بھول جائے کہ مسافر کا روزہ باطل ہے چنانچہ سفر میں روزہ رکھ لے تو اس کا روزہ باطل ہے۔

---

[1] ۔ یعنی نہیں جانتا کہ سفر میں روزہ باطل ہے۔

وہ لوگ جن پر روزہ واجب نہیں ہے

مسئلہ953۔ اگر حاملہ عورت کے وضع حمل کا وقت قریب ہو چنانچہ روزہ رکھنا بچے کے لئے یا خود اس کے لئے مضر ہونے کا خوف ہو تو روزہ واجب نہیں ہے اور پہلی صورت میں (جب بچے کے لئے مضرہو) ہر دن کے لئے ایک مد کھانا یعنی گندم یا جو وغیرہ (فدیہ کے طور پر) فقیر کو دینا ضروری ہے اور ماہ رمضان کے بعد اس کی قضا بھی بجالائے اور دوسری صورت میں جب خود اس کے لئے مضر ہو تو ضروری ہے کہ جو روزے نہیں رکھے ہیں ان کی قضا کرے اور احتیاط کی بنا پر فدیہ بھی دے۔ جس عورت کا وضع حمل قریب نہ ہو اس کے لئے مذکورہ احکام احتیاط واجب پر مبنی ہیں۔

مسئلہ954۔ اگر بچے کو دودھ پلانے والی عورت (بچے کی ماں ہو یا دایہ، اجرت کے ساتھ دودھ پلائے یا اجرت کے بغیر) دودھ خشک ہونے یا کم ہونے کے خوف سے روزہ رکھنے کو بچے کے لئے مضر سمجھتی ہو تو اس پر روزہ واجب نہیں ہے اور ضروری ہے کہ ہر دن کے لئے فدیہ دے اور بعد میں روزوں کی قضا بھی بجالائے لیکن روزہ خود اس کے لئے مضر ہو تو احتیاط کی بنا پر فدیہ واجب ہے۔

مسئلہ955۔ گذشتہ دونوں مسئلوں میں اگر آئندہ ماہ رمضان تک روزہ نہ رکھے چنانچہ کوتاہی کی ہو تو قضا کے علاوہ تاخیر کا کفارہ بھی واجب ہے تاہم اگر کسی عذر کی وجہ سے قضا بجا نہ لائے تو تاخیر کا کفارہ نہیں ہے اور اگر عذر بچے کے لئے ضرر کی صورت میں ہو تو جب بھی ممکن ہو روزوں کی قضا بجالانا ضروری ہے اور اگر عذر خود عورت کے لئے ضرر کی صورت میں ہو تو قضا ساقط ہوگی اور ہر دن کے لئے ایک فدیہ دینا ضروری ہے۔

مسئلہ956۔ عورت کا فدیہ یا کفارہ اس کے شوہر پر نہیں بلکہ خود پر واجب ہے اگرچہ حمل یا دودھ دینے کی وجہ سے روزہ نہ رکھا ہو۔ اسی طرح اولاد کا کفارہ یا فدیہ باپ کے ذمے نہیں ہے البتہ شوہر یا باپ بیوی یا اولاد کا وکیل بن کر ان کا فدیہ یا کفارہ ادا کرسکتے ہیں۔

مسئلہ957۔ بڑھاپے کی وجہ سے مرد یا عورت کے لئے روزہ رکھنا مشقت کا باعث ہو تو ان پر روزہ واجب نہیں ہے اور ضروری ہے کہ ہر دن کے لئے ایک مد کھانا (مثلاً گندم، جو یا چاول) فقیر کو فدیہ دیں اور اگر روزہ رکھنے کی بالکل طاقت نہیں رکھتے ہوں تو احتیاط کی بنا پر فدیہ دینا ضروری ہے اور دونوں صورتوں میں چنانچہ رمضان کے بعد روزہ رکھ سکیں تو احتیاط مستحب کی بناپر روزوں کی قضا کریں۔

مسئلہ958۔ اگر کوئی شخص ایسی بیماری میں مبتلا ہو کہ جس میں پیاس زیادہ لگتی ہو اور جس کو تحمل نہیں کرسکتا ہو یا پیاس کو تحمل کرنا اس کے لئے مشقت رکھتا ہو تو اس پر روزہ واجب نہیں ہے۔ البتہ دوسری صورت میں (جب مشقت ہو) ضروری ہے کہ ہر دن کے لئے ایک مد کھانا فقیر کو دے اور احتیاط واجب کی بناپر پہلی صورت میں بھی یہی فدیہ دے اور چنانچہ ماہ رمضان کے بعد روزہ رکھ سکے تو احتیاط مستحب کی بناپر روزوں کی قضا بجالائے۔

مسئلہ959۔ فدیہ کی مقدار تاخیر کے کفارے کی مقدار کے برابر ہے یعنی 750 گرام گندم، آٹا، روٹی، چاول یا دیگر غذائی اجناس فقیر کو دینا ضروری ہے۔

پہلی تاریخ ثابت ہونے کے طریقے

مسئلہ960۔ پانچ طریقوں سے پہلی تاریخ ثابت ہوتی ہے:

1۔ مکلف خود چاند دیکھے ؛

2۔ دو عادل افراد گواہی دیں، اس صورت میں کہ جب لوگوں کی بڑی تعداد رؤیت سے انکار نہ کرے اور ان دو عادل افراد میں غلطی کا گمان تقویت نہ پکڑے ؛

3۔ ایسی شہرت جو علم یا اطمینان کا باعث ہو ؛

4۔ گذشتہ مہینے کے تیس دن گذر جائیں ؛

5۔ حاکم شرع حکم دے۔

مسئلہ961۔ عصر کے وقت چاند نظر آنے سے قمری مہینے کی رؤیت ہلال ثابت ہوتی ہے اور رؤیت ہلال کے بعد والی رات چاند رات ہوگی۔

مسئلہ962۔ رؤیت ہلال کے لئے طبیعی (غیر مسلح) آنکھ اور جدید ٹیکنالوجی (مسلح آنکھ) کے ذریعے دیکھنے میں کوئی فرق نہیں ہے، لہذا جس طرح طبیعی آنکھ سے چاند نظر آئے تو پہلی تاریخ کا حکم آتا ہے اسی طرح عینک، دوربین اور ٹیلی سکوپ کے ذریعے چاند دکھائی دے تو بھی پہلی تاریخ ثابت ہوگی لیکن کمپیوٹر کے ذریعے تصویر لینے سے چونکہ رؤیت کہلانا معلوم نہیں ہے لہذا پہلی تاریخ ثابت ہونا محل اشکال ہے۔

مسئلہ963۔ چاند کا صرف چھوٹا ہونا یا بڑا ہونا، اوپر ہونا یا نیچے ہونا اور باریک ہونا یا پھیلاہوا ہونا وغیرہ شرعی لحاظ سے پہلی رات یا دوسری رات ہونے پر دلیل نہیں ہے لیکن اگر مکلف کو اس سے علم ہوجائے تو ضروری ہے کہ اس حوالے سے اپنے علم کے مطابق عمل کرے۔

مسئلہ964۔ کیلنڈر اور نجومیوں کے علمی اعداد و شمار کے ذریعے پہلی تاریخ ثابت نہیں ہوتی مگر اس صورت میں کہ جب ان کے کہنے سے یقین حاصل ہوجائے۔

مسئلہ965۔ اگر کسی شہر میں پہلی تاریخ ثابت ہوجائے تو دوسرے شہروں کے لئے جن کا افق اس شہر کے ساتھ برابر ہو کافی ہے۔ افق متحد ہونے سے مراد وہ مقامات ہیں جو چاند کی رویت کے احتمال اور اس کی رویت کے عدم احتمال میں یکساں ہوں۔

مسئلہ966۔ حاکم کے نزدیک صرف چاند کا ثابت ہونا جب تک کہ وہ رؤیت کا حکم جاری نہ کردے، دوسروں کے لئے اس کی پیروی کرنے کے سلسلے میں کافی نہیں ہے مگر اس صورت میں کہ جب چاند نظر آنے کا اطمینان حاصل ہوجائے۔

مسئلہ967۔ اگر حاکم حکم کرے کہ کل پہلی تاریخ ہے اور یہ حکم پورے ملک کو شامل ہوتا ہو تو اس ملک کے تمام شہروں کے لئے اس کا حکم شرعی طور پر معتبر ہے۔

مسئلہ968۔ اگر کسی غیر مسلم اور ظالم و فاجر حکومت کی جانب سے رؤیت ہلال کا اعلان ہو اور مکلف کو اس سے پہلی تاریخ کا یقین یا اطمینان ہوجائے تو کافی ہے۔

مسئلہ969۔ اگر کسی شہر میں چاند نظر نہ آئے لیکن ریڈیو اور ٹی وی پر چاند نظر آنے کی خبر دی جائے چنانچہ یہ خبر چاند نظر آنے کے بارے میں یقین یا اطمینان کا باعث ہو تو کافی ہے اور تحقیق کی کوئی ضرورت نہیں۔

مسئلہ970۔ اگر ماہ رمضان کی پہلی تاریخ ثابت نہ ہو تو روزہ رکھنا واجب نہیں ہے لیکن اگر بعد میں ثابت ہوجائے کہ پہلی تاریخ تھی تو اس دن کے روزے کی قضا کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ971۔ اگر ماہ شوال کی پہلی تاریخ ثابت نہ ہو یہاں تک کہ قریبی شہروں میں بھی چاند نظر نہ آئے کہ جن کا افق برابر ہو یا دو عادل افراد کی گواہی یا حاکم کے حکم سے پہلی تاریخ ثابت نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس دن روزہ رکھے۔

مسئلہ972۔ جس دن کے بارے میں انسان کو شک ہوکہ ماہ رمضان کی آخری تاریخ ہے یا شوال کی پہلی تاریخ تو ضروری ہے کہ روزہ رکھے لیکن اگر دن میں ثابت ہوجائے کہ پہلی شوال ہے تو ضروری ہے کہ افطار کرے اگرچہ مغرب نزدیک ہو۔

روزے کی قسمیں

مسئلہ973۔ روزے کی چار قسمیں ہیں ؛ واجب، حرام، مستحب اور مکروہ۔

مسئلہ974۔ واجب روزے مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ ماہ مبارک رمضان کا روزہ ؛

2۔ قضا روزہ ؛

3۔ کفارے کا روزہ ؛

4۔ اعتکاف کے تیسرے دن کا روزہ ؛

5۔ حج تمتع میں قربانی کے بدلے کا روزہ ؛ [1]

6۔ وہ مستحب روزہ جو نذر، عہد اور قسم کی وجہ سے واجب ہوا ہو ؛ [2]

7۔ باپ اور احتیاط واجب کی بناپر ماں کے روزوں کی قضا بڑے بیٹے پر واجب ہے۔

مسئلہ975۔ بعض حرام روزے مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ عید فطر کا روزہ ؛

2۔ عید قربان کا روزہ ؛

3۔ ماہ رمضان کی نیت سے روزہ رکھنا جبکہ معلوم نہ ہو شعبان کی آخری تاریخ ہے یا رمضان کی پہلی تاریخ ؛

4۔ بیوی کا مستحب روزہ جب شوہر کی حق تلفی ہو ؛

5۔ اس شخص کا روزہ جس کے لئے روزہ مضر ہو ؛

6۔ مسافر کا روزہ، مگر ان صورتوں میں جن کو استثنی کیا گیا ہے۔

مسئلہ976۔ جن دنوں میں روزہ رکھنا حرام یا مکروہ ہے ان کے علاوہ پورے سال کے دنوں میں روزہ مستحب ہے لیکن بعض دنوں میں مستحب موکد ہے، منجملہ:

1۔ ہر مہینے کی پہلی اور آخری جمعرات اور ہر مہینے کے دوسرے عشرے کا پہلا بدھ ؛

2۔ ہر مہینے کی تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں تاریخ (ایام البیض) ؛

3۔ ماہ رجب اور ماہ شعبان (پورا مہینہ یا بعض دن حتی ایک دن) ؛

4۔ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (17 ربیع الاول) ؛

5۔ عید مبعث (27 رجب) ؛

6۔ عید غدیر (18 ذی الحجہ) ؛

7۔ یوم دحوالارض (25 ذی القعدہ) ؛

مسئلہ977۔ مکروہ روزے مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ میزبان کی اجازت کے بغیر یا منع کرنے کے باوجود مہمان کا روزہ رکھنا ؛

2۔ عرفہ کے دن روزہ رکھنا جبکہ کمزوری کے باعث عرفہ کے اعمال میں رکاوٹ بن جائے۔

---

[1]۔ اگر حاجی حج میں قربانی کرنے پر قدرت نہ رکھتا ہو اور قرض بھی نہ لے سکے تو ضروری ہے کہ اس کے بدلے میں دس دن روزہ رکھے کہ جن میں سے تین روزے حج کے سفر کے دوران اور بقیہ سات دن اپنے وطن میں ہوں۔

[2] ۔ حقیقت میں جو چیز واجب ہوئی ہے وہ نذر اور بقیہ امور پر عمل کرنا ہے، ایسا نہیں کہ مستحب روزہ واجب روزے میں تبدیل ہوگیا ہو۔

خاتمہ: روزے اور ماہ رمضان مبارک کے آداب

مسئلہ978۔ اگر کوئی شخص مستحب روزہ رکھے تو اس کو اختتام تک پہنچانا واجب نہیں اور جب چاہے اپنا روزہ افطار کرسکتا ہے بلکہ اگر کوئی مومن کھانے کی دعوت دے تو شرعی لحاظ سے اچھا ہے کہ دعوت کو قبول کرکے افطار کرے۔

مسئلہ979۔ مستحب ہے کہ روزہ دار افطار سے پہلے نماز مغرب پڑھے لیکن اگر کوئی انتظار کررہا ہو یا خود اس قدر بھوکا ہو کہ نماز کو حضور قلب کے ساتھ ادا نہ کرسکے تو بہتر ہے کہ پہلے افطار کرے لیکن ممکن ہو تو نماز کو وقت فضیلت میں پڑھے۔

مسئلہ980۔ ماہ رمضان مبارک کے احترام اور آداب کی رعایت کرتے ہوئے مستحب ہے کہ مندرجہ ذیل افراد مبطلات روزہ سے پرہیز کریں، اگرچہ روزے سے نہ بھی ہوں:

1۔ اگر مسافر سفر میں روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام دے اور ظہر سے پہلے وطن میں یا ایسی جگہ پہنچے جہاں دس دن قیام کا قصد رکھتا ہو۔

2۔ اگر مسافر ظہر کے بعد وطن میں یا ایسی جگہ پہنچے جہاں دس دن قیام کا قصد رکھتا ہو۔

3۔ اگر بیمار مبطلات روزہ میں سے کسی کو انجام دے اور ظہر سے پہلے ٹھیک ہوجائے۔

4۔ اگر بیمار ظہر کے بعد ٹھیک ہوجائے۔

5۔ اگر عورت دن میں حیض یا نفاس سے پاک ہوجائے۔

6۔ اگر کافر ماہ رمضان کے دوران دن میں مسلمان ہوجائے۔

7۔ اگر بچہ ماہ رمضان کے دوران دن میں بالغ ہوجائے۔

اعتکاف

روزمرہ زندگی کے معمولات اور دنیوی مصروفیات کی کثرت سے بعض اوقات انسان خود سے اور اپنے خدا سے غافل ہوجاتا ہے، اسی دوران کچھ انتہائی قیمتی لمحات ہوتے ہیں جن میں انسان اپنے نفس کا محاسبہ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی حقیقت کو ڈھونڈ لیتا ہے۔ اعتکاف فرصت کے انہی لمحات میں سے ہے جس میں انسان مسلسل کئی دن دنیوی تعلقات سے منہ موڑ کر دعا اور عبادت میں مشغول ہوجاتا ہے اور خلوت نشینی اختیار کرکے اپنی روح اور جان کو صیقل دے کر اس میں نکھار پیدا کرتا ہے۔

مسئلہ981۔ اعتکاف یہ ہے کہ انسان عبادت اور خدا کی بندگی کے قصد کے ساتھ مسجد میں رہے اور وہاں سے خارج نہ ہو۔

مسئلہ982۔ اعتکاف درحقیقت مستحب ہے لیکن بعض اوقات نذر، عہد، قسم یا اجارے کی وجہ سے واجب ہوجاتا ہے۔

مسئلہ983۔ جب بھی روزہ رکھنا صحیح ہواعتکاف بھی صحیح ہے لیکن اعتکاف کا بہترین وقت ماہ رمضان مخصوصا اس کا آخری عشرہ ہے۔

اعتکاف کی شرائط

مسئلہ984۔ اعتکاف صحیح ہونے کی سات شرطیں ہیں:

1۔ عقل

2۔ نیت

3۔ روزہ

4۔ ایک ہی مسجد میں ہو

5۔ کم از کم تین دن مسلسل ہو

6۔ مسجد میں مستقل حاضر رہے

7۔ اعتکاف کی اجازت ہو

مسئلہ985۔ اعتکاف صحیح ہونے کے لئے بالغ ہونا شرط نہیں ہے۔ بنابرایں ممیز (سمجھدار) بچہ بھی اعتکاف میں بیٹھ سکتا ہے۔

1۔ عقل

مسئلہ986۔ اعتکاف میں بیٹھنے والے کو عاقل ہونا چاہئے۔ بنابرایں مست اور دیوانہ وغیرہ کا اعتکاف صحیح نہیں ہے۔

2۔ نیت

مسئلہ987۔ دوسری عبادتوں کی طرح اعتکاف میں بھی نیت اور قصد قربت کا ہونا ضروری ہے یعنی انسان کا مسجد میں ٹھہرنا صرف خداوند متعال کی قربت حاصل کرنے کے لئے اور ہر قسم کے ریا اور خودنمائی سے دور ہونا چاہئے۔

مسئلہ988۔ چونکہ اعتکاف پہلے دن طلوع فجر سے شروع ہوتا ہے لہذا نیت کرنے میں بھی اس سے زیادہ تاخیر نہیں ہونی چاہئے لیکن پہلی رات کی ابتدا یا درمیان میں نیت کر کے اعتکاف شروع کرنا بھی جائز ہے اور تیسرے دن مغرب تک جاری رکھے۔

مسئلہ989۔ اعتکاف میں بیٹھنے والا نیت کے دوران یہ شرط کرسکتا ہے کہ اعتکاف کے دوران کوئی عذر پیش آنے کی صورت میں اعتکاف چھوڑ کر مسجد سے نکل جائے گا، اگرچہ اعتکاف کا تیسرا دن کیوں نہ ہو۔

3۔ روزہ

مسئلہ990۔ اعتکاف روزے کے بغیر صحیح نہیں ہے لیکن اعتکاف کی خاطر ہی روزہ رکھنا لازم نہیں ہے بلکہ اعتکاف کے علاوہ بھی (واجب یا مستحب، اپنے لئے یا دوسرے کی نیابت میں) روزہ رکھا جاسکتا ہے۔

مسئلہ991۔ اگر کوئی شخص روزہ نہیں رکھ سکتا ہو مثلاً بیمار یا مسافر ہو تو اعتکاف صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ992۔ اگر کوئی مسافر اعتکاف کا ارادہ کرے چنانچہ کسی جگہ دس دن قیام کا قصد کرے یا نذرکی ہو کہ سفر میں روزہ رکھے گا تو سفر میں اعتکاف جائز ہے لیکن اگر دس دن قیام کا قصد یا سفر میں روزہ رکھنے کی نذر نہ کی ہو تو سفر میں اس کا روزہ صحیح نہیں ہے اور روزہ صحیح نہ ہونے کی وجہ سے اعتکاف بھی صحیح نہیں ہے۔

4۔ ایک ہی مسجد میں رہنا

مسئلہ993۔ چار مساجد (مسجد الحرام، مسجد نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، مسجد کوفہ اور مسجد بصرہ) میں سے کسی ایک میں اعتکاف کی فضیلت زیادہ ہے لیکن تمام جامع مساجد میں اعتکاف کے لئے بیٹھنا جائز ہے۔ جامع مسجد کے علاوہ باقی مساجد میں اگر نماز جماعت قائم ہوتی ہو اور عادل امام جماعت ہو تو رجا کے قصد سے اعتکاف صحیح ہے۔

5۔ کم از کم تین دن مسلسل ہونا

مسئلہ994۔ اعتکاف مسلسل تین دنوں سے کم نہیں ہونا چاہئے اور دوسرے دن کے اختتام سے پہلے اعتکاف کو ترک کرنا جائز ہے لیکن اگر کوئی شخص دو دن رہے تو تیسرے دن رہنا واجب ہے اور تین دنوں سے (ایک دن یا ایک رات) زیادہ رہنا کوئی اشکال نہیں رکھتا اور کوئی معین حد نہیں ہے لیکن ہر دو دنوں کے بعد تیسرے دن کا اعتکاف واجب ہے۔

مسئلہ995۔ تین دنوں کا شمار پہلے دن کے طلوع فجر سے تیسرے دن کی مغرب تک ہوگا۔ بناپرایں دوسری اور تیسری راتیں اعتکاف کا حصہ ہیں اور مسجد سے خارج نہیں ہونا چاہئے لیکن پہلی اور چوتھی راتیں اعتکاف کا حصہ نہیں ہیں۔

6۔ مسجد میں مستقل حاضر رہنا

مسئلہ996۔ اگر کوئی شخص عمداً اور اختیار کے ساتھ (ضروری مواقع کے علاوہ) مسجد سے باہر جائے تو اعتکاف باطل ہوجاتا ہے خواہ شرعی حکم نہ جاننے کی وجہ سے ہی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ997۔ اگرکوئی شخص بھولے سے یا زبردستی یا کسی کام کے لئے جو عقلی، عرفی یا شرعی لحاظ سے ضروری ہو مسجد سے باہر جائے خواہ واجب ہو یا مستحب، دنیوی ہو یا اخروی، اعتکاف باطل نہیں ہوتا ہے۔

مسئلہ998۔ اگرکوئی شخص ضرورت کی وجہ سے مسجد سے باہر نکلنے پر مجبور ہوجائے تو ضروری ہے کہ بلاضرورت تاخیر مثلاً بیٹھنا یا سائے میں آرام کرنا وغیرہ سے اجتناب کرے اور ضرورت سے زیادہ مسجد سے باہر نہ رہے۔

مسئلہ999۔ ضرورت کے مواقع میں اگر اس قدر مسجد سے باہر زیادہ بیٹھے کہ اعتکاف کی شکل ختم ہوجائے تو اعتکاف باطل ہوجاتا ہے۔

7۔ اعتکاف کے لئے اجازت ہونا

مسئلہ1000۔ اگر اولاد کا اعتکاف میں بیٹھنا والدین کے لئے اذیت کا باعث ہو تو ضروری ہے کہ ان سے اجازت لی جائے بلکہ اگر ان کے لئے اذیت کا باعث نہ ہو تو بھی احتیاط مستحب یہ ہے کہ معتکف ہونے کے لئے اجازت لی جائے۔

مسئلہ1001۔ اگر بیوی کا اعتکاف میں بیٹھنا شوہر کی حق تلفی کا باعث ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر شوہر سے اجازت لینا ضروری ہے۔

اعتکاف کا کفارہ، قضا اور اعتکاف کے دوران حرام چیزیں

مسئلہ1002۔ اعتکاف میں بیٹھنے والے کے لئے مندرجہ ذیل چیزیں حرام ہیں:

1۔ معطر مواد اور خوشبودار پودوں کو لذت حاصل کرنے کے لئے سونگھنا

2۔ جماع کرنا اور احتیاط کی بنا پر بیوی کو شہوت کےساتھ چھونا یا بوسے لینا حرام ہونے کے ساتھ ساتھ اعتکاف باطل ہونے کا باعث بھی ہے۔

3۔ احتیاط واجب کی بناپر استمناء

4۔ خرید و فروخت اور احتیاط واجب کی بناپر ہر قسم کا معاملہ کرنا مثلاً اجارہ

5۔ دینی اور دنیوی امور میں تنازع کرنا اور جھگڑنا (اس صورت میں کہ جب مد مقابل کو شکست دینا اور اپنی برتری ثابت کرنا مقصود ہو) لیکن اگر حق کے اظہار یا مد مقابل کو راہ راست پر لانے کے لئے ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے۔)

مسئلہ1003۔ اعتکاف کے دوران حرام چیزیں دن سے مخصوص نہیں ہیں بلکہ رات میں بھی ان سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ1004۔ اگر معتکف کھانے اور پینے کے لئے خرید و فروخت پر مجبور ہوجائے چنانچہ کسی کو وکیل نہ بنا سکے یا خرید و فروخت کے بغیر ضروری اشیاء مہیا نہ کرسکے تو خرید و فروخت کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ1005۔ اگر اعتکاف باطل ہوجائے تو چنانچہ اعتکاف معین اور واجب ہو تو اس کی قضا بجالانا ضروری ہے اور غیر معین واجب ہو تو ضروری ہے کہ اس کو دوبارہ بجالائے۔

مسئلہ1006۔ اگر مستحب اعتکاف کو دوسرے دن کے بعد باطل کرے تو ضروری ہے کہ اس کی قضا بجالائے لیکن اگر پہلے اور دوسرے دن میں باطل کرے تو اس کی قضا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ1007۔ اعتکاف کی قضا یا اس کو دوبارہ بجالانا (چنانچہ گذشتہ دونوں مسئلوں میں بیان کیا گیا) اس صورت میں واجب ہے کہ جب اعتکاف کے شروع میں یہ شرط نہ کی ہو کہ عذر پیش آنے کی صورت میں اعتکاف کو چھوڑ دے گا۔

مسئلہ1008۔ اعتکاف باطل ہونے کا کفارہ ماہ رمضان میں عمداً افطار کرنے کے کفارے کی طرح ہے یعنی ایک غلام کو آزاد کرنا[1] ، یا دو مہینے روزہ رکھنا جس میں سے اکتیس دن مسلسل ہونے چاہئیں یا ساٹھ فقیروں کو کھانا کھلانا۔

[1] ۔ موجودہ زمانے میں یہ کام منتفی ہے۔